میلادُ النبی ﷺ مسئلہ نور و عدم
سایۂ حضور اور معجزاتِ مصطفیٰ ﷺ
پر علم و تحقیق کا شاہکار مجموعہ

نُور سے ظہور تک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مولود
محمود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نور سے ظہور تک

مولود محمود

marfat.com

Marfat.com

میلادُ النبی ﷺ مسئلہ نور عدم سایۂ حضور اور
معجزاتِ مصطفٰے ﷺ پر علم و تحقیق کا شاہکار مجموعہ

رشحاتِ قلم

زبدۃ العارفین حضرت شاہ محمد رکن الدین الوری رحمۃ اللہ علیہ

عالمِ نبیل فاضلِ شہیر علامہ محمد منشا تابش قصوری مدظلہ

صدر شعبہ فارسی جامع نظامیہ رضویہ۔ لاہور

نوری کتب خانہ نزد جامع مسجد نوری بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور

marfat.com
Marfat.com

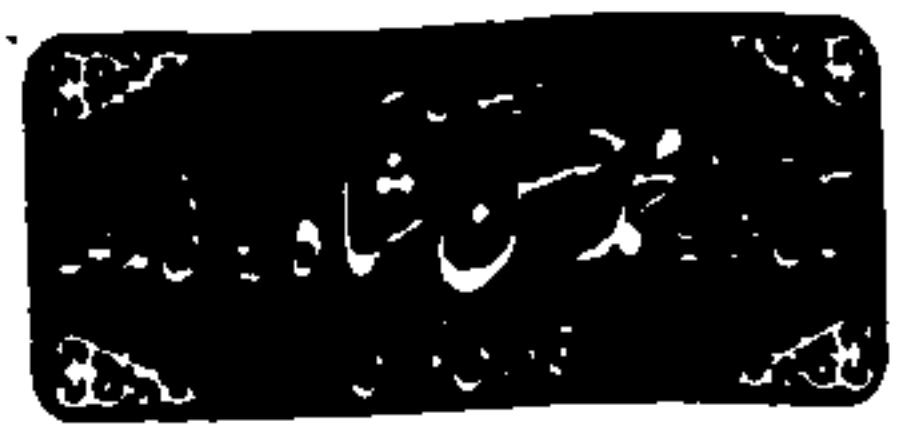

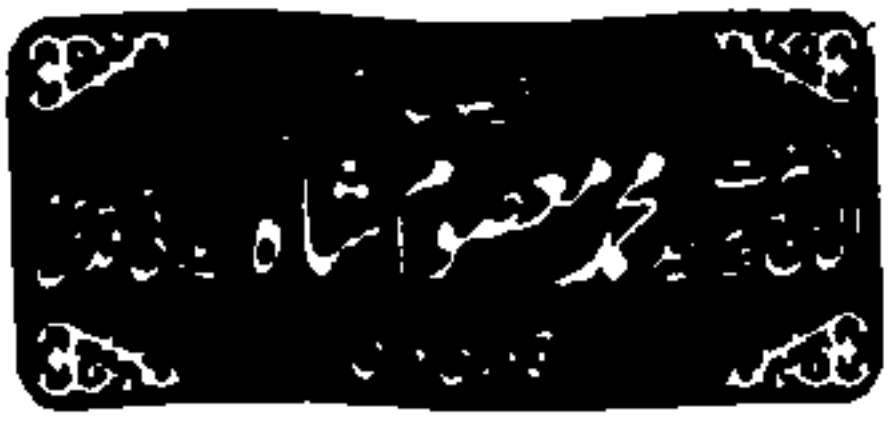

اہتمام اشاعت

پیرزادہ سید محمد عثمان نوری

جملہ حقوق محفوظ

1426ھ/2005ء

نام کتاب: نور ﷺ سے ظہور تک

مصنفین: حضرت علامہ شاہ رکن الدین العلوی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ محمد حنفا تابش قصوری مدظلہ

محرک: پیرزادہ سید محمد فیصل حسنان نوری

صحیح: شہزاد شاہد بی۔اے (مرید کے)

طابع: علی آصف پرنٹرز۔لاہور

ناشر: نوری کتب خانہ لاہور

قیمت 165

تقسیم کار

نوری کتب خانہ

معصوم شاہ روڈ بالمقابل ریلوے اسٹیشن، لاہور

فون: 042-6366385

نوری بک ڈپو

دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، لاہور

فون: 042-7112917

marfat.com

Marfat.com

نشانِ منزل

نُوری کرنیں

الحاج صاحبزادہ پیر سید محمد عثمان نوری مدظلہ کے فرزند ارجمند صاحبزادہ سید محمد فیصل عثمان نوری زید مجدہٗ اپنے اباء و اجداد کی وراثت علمی اور اشاعتی مشن کے امین ہیں۔ بلندیٔ اخلاق اور مہمانوں کی پذیرائی ان کا طرۂ امتیاز ہے۔ بڑے عمدہ سلیقے اور حسین طریقے سے مخاطب کو قائل کرنے کا تجربہ رکھتے ہیں۔ حوصلہ اور جرأت کے مالک ہیں۔ انتہائی تواضع و انکساری سے ملنا، خندہ پیشانی سے پیش آنا اور بعد ہر معاملہ میں بے نیازی کا اظہار کرنا بھی آپ کے اوصاف حمیدہ کا حصہ ہے۔

اس خاندان مُعلیٰ کے مورث اعلیٰ مخدوم اہلسنت حضرت الحاج پیر سید حمد معصوم شاہ صاحب گیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے نوری کتب خانہ کی بنیاد حضرت داتا گنج بخش فیض عالم رحمۃ اللہ علیہ کے عین قدوم میمنت لزوم کی جانب رکھی جہاں آج سونے کا دروازہ اپنی سنہری کرنوں سے حاضرین و زائرین کو دعوتِ نظارہ دے رہا ہے۔ وہاں ولیٔ وقت اپنی ولایت پر نوری کتب خانہ کا حجاب ڈالے شب و روز چلہ کشی میں مصروف تھے۔

بظاہر آپ سادہ سا سفید لباس، سفید دستار سجائے، چھوٹے چھوٹے رسائل (جنہیں امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تحقیق انیق سے تصنیف فرمایا تھا) از خود شائع فرماتے اور خود ہی لوگوں تک پہنچاتے، کیا یہ نوری کتب خانے کے کھوکھے میں جلوہ افروز رہتے۔ مگر اس دور کی عظیم المرتبت شخصیات مزار پُر انوار حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر حاضری کے بعد مخدوم اہلسنت حضرت الحاج پیر سید محمد معصوم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اس خلاصہ نما کتب خانہ پر تشریف لاتیں، حضرت سے والہانہ انداز میں گفتگو فرماتیں، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

marfat.com
Marfat.com

کے رسائل حاصل کر کے بے حد خوشی و مسرت سے نذرانہ پیش کرنے کے ساتھ ساتھ ہدیہ تبریک و تحسین سے بہرہ مند فرماتے۔ ان عالی مرتبت ہستیوں میں امام اہل سنت حضرت قبلہ ابوالبرکات سید احمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ناظم حزب الاحناف لاہور، حضرت مولانا علامہ الحاج ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب چشتی قادری رحمۃ اللہ علیہ مُحدث پاکستان، حکیم الامت مفتی احمد یار نعیمی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت الحاج پیر میاں غلام احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا غلام قادر اشرفی رحمۃ اللہ علیہ، مفتی پاکستان علامہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت حکیم خادم علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت علامہ مفتی محمد حسین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ قاضی عبدالنبی کوکب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مفتی محمد اعجاز ولی خاں رضوی رحمۃ اللہ علیہ خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

مجھے جب بھی دربار گوہر بار حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سعادت نصیب ہوئی تو معمولات حاضری سے فراغت کے بعد مخدوم اہلسنت حضرت الحاج پیر سید محمد معصوم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت سے شاد کام ہوتا اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے رسائل خرید کرتا، جن کا زیادہ سے زیادہ ہدیہ پچیس، پچاس پیسے سے زائد نہ ہوتا، بعض رسائل تو حضرت از راہ کرم یوں ہی عطا فرما دیتے۔

خیال رہے کہ پہلے پہل لاہور میں رسائل اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ حضرت سید ابوالبرکات رحمۃ اللہ علیہ نے شائع کرنے کی طرح ڈالی یا پھر مخدوم اہلسنت حضرت الحاج پیر سید محمد معصوم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے طباعت کی طرف رخ فرمایا۔

راقم اس دور (1960ء) میں مرکزی دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور فقیہ اعظم مولانا الحاج ابوالخیر محمد نوراللہ صاحب النعیمی القادری الاشرفی رحمۃ اللہ علیہ سے علوم و فنون اسلامیہ کے لئے حاضر تھا، وہاں سے آنا ہوتا، مولانا الحاج صوفی باغ علی صاحب نسیم نقشبندی بانی مکتبہ نبویہ، جامع مسجد نبویہ سٹی کوتوالی (لنڈا بازار لاہور) میں تشریف فرما ہوتے، ان سے بھی رسائل نبویہ کے سلسلہ میں میرا رابطہ ہوا اور پھر

marfat.com
Marfat.com

تعلق مستحکم ہوتا چلا گیا۔ تاہم واضح رہے کہ سنی رسائل و کتب کی اشاعت کے اوّلین بانی مذکورہ الصدر شخصیات ہیں۔ جن کی روحانی برکات و کرامات کا مظاہرہ لاہور آنے والا ہر سُنّی اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرسکتا ہے کہ آج سُنّی کتب خانوں کی قطاریں سجی ہوئی ہیں۔

یہ نوری کرنیں، نوری کتب خانے کی حسین ترین کرامتیں ہیں۔ جن میں حضرت الحاج پیر سید محمد حسین شاہ گیلانی مدظلہ، حضرت الحاج پیر سید محمد حسن شاہ صاحب گیلانی مدظلہ کے والد ماجد بانی نوری مسجد ریلوے اسٹیشن لاہور مخدوم اہلسنت حضرت پیر سید محمد معصوم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی قوت کارفرما ہے اور پھر دیکھئے چار پشتوں سے نوری کتب خانہ باقاعدگی سے ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

دعا فرمایئے اللہ تعالیٰ بجاہ حبیبہ الاعلیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اشاعت و طباعت میں مزید استحکام مرحمت فرمائے۔

آمدم برسر مطلب۔ ماضی کی ان چند یادوں کے بعد واضح ہو کہ حسب معمول سالانہ "یوم رضا" منعقدہ نوری مسجد لاہور میں اکثر و بیشتر میری حاضری ہوتی رہتی ہے۔ یہاں حضرت الحاج پیر سید محمد عثمان نوری صاحب بڑی قدر اور عزت افزائی فرماتے ہیں۔ یہیں پر ان کے صاحبزادہ سید محمد فیصل عثمان نوری سے میری واجبی سی ملاقات ہوئی اور پھر یہ سلسلہ بڑھتا چلا گیا۔ نوری کتب خانہ دربار مارکیٹ میں آنا جانا ہوا تو موصوف نے مسئلہ نور پر میری مقبول ترین مختصر مگر جامع تصنیف مُحَمَّدٌ نُوْرٌ کی اشاعت کا عندیہ دیا چونکہ میرے اس خاندان کے اکابر سے ربط و تعلق نہایت خوشگوار بدستور قائم ہیں اور انشاء اللہ العزیز رہیں گے۔ راقم نے صاحبزادہ صاحب کی خواہشات کا احترام کرتے ہوئے کتاب مُحَمَّدٌ نُوْرٌ طباعت کے لئے پیش کردی۔

صاحبزادہ صاحب موصوف نے جب میرے پاس "زبدۃ العارفین حضرت مولانا شاہ رکن الدین الوری رحمہ اللہ تعالیٰ" صاحب رسالہ رکن دین کی میلاد

marfat.com
Marfat.com

مصطفیٰ ﷺ پر نہایت جامع اور ایمان افروز تصنیف ''مولودِ محمود'' جس کا تاریخی نام عیون بخشش (1339ھ) ہے جو تقریباً آج (1426ھ) سے ستاسی 87 سال قبل شائع ہوئی، دیکھی تو فرمایا اسے بھی مُحَمَّدْ نُوْرٌ کے ساتھ شائع کیا جائے تاکہ یہ تاریخی شاہکار زندہ رہے اور آنے والی نسلیں اس سے استفادہ کرسکیں۔ چنانچہ طے پایا کہ ان دونوں رسالوں کو ''نور سے ظہور تک'' کے نام سے شائع کیا جائے۔

قارئین کرام اسے میلاد النبی ﷺ پر ایک عدیم المثال، ایمان افروز اور دلائل و براہین سے مرصع کتاب پائیں گے۔ یہ تحقیقی دستاویز اہل علم و قلم اور عوام و خواص سے یقیناً پسندیدگی کی سند حاصل کرے گی۔ یاد رہے کہ رسالہ مُحَمَّدْ نُوْرٌ ازیں قبل برصغیر پاک و ہند کے مختلف اداروں سے تیس بار اشاعت کا شرف حاصل کرچکا ہے اور اب نوری کتب خانہ کی طرف سے اس کا شائع ہونا مزید قبولیت کا ثبوت ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ''نوری کتب خانہ'' کو زیادہ سے زیادہ سنی کاز کے تحفظ کے لئے توفیق رفیق عطا فرمائے۔ امین ثم آمین

آمین بجاہ طٰہٰ و یٰسٓ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم

طالب دعا
محمد منشا تابش قصوری
مدرس و صدر شعبہ فارسی جامعہ نظامی رضویہ لاہور
3 ذوالحجہ المبارکہ 1425ھ/ 14 جنوری 2005ء
(جمعۃ المبارک)

marfat.com
Marfat.com

آئینہ جمال نور ﷺ

مولود محمود (حصہ اوّل)

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
-1	فضائل درود شریف	17
-2	حکایت متعلقہ درود شریف	23
-3	فوائد دینوی	26
-4	فوائد دینی	26
-5	صلوٰۃ وسلام	28
-6	فضائل ذکر ولادت شریف	29
-7	نعتیہ غزل	38
-8	اوصاف حمیدہ	39
-9	تخلیق وتحویل نور مصطفیٰ ﷺ	48
-10	نسب نامہ پدری حضرت عبداللہ	53
-11	نسب نامہ مادری حضرت عبداللہ	54
-12	نسب نامہ پدری حضرت آمنہ	54
-13	نسبت نامہ مادری حضرت آمنہ	54
-14	تحویل نور از صلب حضرت عبداللہ	56
-15	اشعار مثنوی شریف	59
-16	ولادت باسعادت	63
-17	صلوۃ وسلام (عربی)	66
-18	صلوۃ وسلام (فارسی)	66

marfat.com

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
-19	صلوۃ وسلام (اردو)	67
-20	ثبوت قیام	69
-21	سوال	70
-22	جواب	70
-23	واقعات بعد از ولادت شریف	74
-24	رضاعت شریف	80
-25	نسب نامہ حضرت حلیمہ سعدیہ	82
-26	معجزات مصطفیٰ ﷺ	85
-27	معزات عقلی	86
-28	معجزات حسی	94
-29	نعت شریف (عربی)	97
-30	معجزاتی صفاتی	100
-31	نعت شریف (عربی)	101
-32	معجزات خارجی	103
-33	نعت شریف	108
-34	دعا والتجا	110
-35	شجرہ شریف مبارکہ نقشبندیہ مجددیہ	111

marfat.com

Marfat.com

آئینہ جمال نور ﷺ

نُور ﷺ (حصہ دوم)

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
-1	مان مدحت	115
-2	تحقیق نور	117
-3	نعت شریف مرحبا مرحبا!	133
-4	سایۂ نور	135
-5	سایۂ مصطفیٰ اور کلام شعراء	151
-6	حدیث لولاک (1)	159
-7	حدیث لولاک (2)	171
-8	دامن کو ذرا دیکھ؟	181
-9	میلاد نور ﷺ، صحابہ کرام اور محفل میلاد	184
-10	ستاروں کی بارش	185
-11	نور ہی نور	185
-12	بت سرنگوں ہو گئے	186
-13	یہودی بوکھلا اٹھے	187
-14	جھنڈے لہرانے لگے	188
-15	فرمان ابن جوزی محدث	188
-16	یہودی عورت کا ایمان اور محفل میلاد	189
-17	محقق عظیم کا فیصلہ	191
-18	میلاد کا مفہوم	192
-19	مخصوص رات	192

marfat.com

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
-20	وسیلہ کبریٰ	192
-21	دلائل انعقاد میلاد النبی ﷺ	194
-22	پیر کے دن کا روزہ	195,
-23	فضل و رحمت	196
-24	عاشورہ کا روزہ	196
-25	صلوۃ وسلام	197
-26	معرفت الٰہی	197
-27	حقوق کی ادائیگی	198
-28	تکمیل ایمان	198
-29	فضیلت جمعۃ المبارک	198
-30	حضرت آدم علیہ السلام	198
-31	حضرت عیسیٰ کی جائے میلاد	199
-32	محبوب و مطلوب	199
-33	واقعات انبیاء	200
-34	امرِ خیر	200
-35	اقسام بدعت	201
-36	ہر بدعت حرام نہیں	201
-37	میلاد اور ابن تیمیہ	203
-38	میلاد کا مفہوم	205
-39	معجزات نور ﷺ	206
-40	معجزہ اور کرامت	209
-41	معجزہ شق القمر	211
-42	عام معجزات	212
-43	کنکریاں تسبیح پڑھنے لگیں	214

marfat.com

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
-44	بارش کا فوری برسنا اور بند ہونا	216
-45	دستِ شفا	218
-46	شیطان پکڑا گیا	220
-47	نور علی نور	223
-48	حضرت ابو ہریرہ کی والدہ کا اسلام لانا	224
-49	دور بین نگاہیں	226
-50	بھیڑے کے شہادت	228
-51	انگلیوں سے چشمے جاری ہو گئے	231
-52	شیر کی اطاعت	232
-53	بت بول اٹھے کلمہ تجر بھی	233
-54	جب یاد آ گئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں	235
-55	حضرت عبدالرحمن بن عوف کا اسلام لانا	237
-56	تقریر نور	240
-57	میلاد النبی کا انقلاب آفرین پیغام	240
-58	تجلیات نور	249
-59	علامہ یوسف نبہانی کی گرفتاری اور رہائی	254
-60	شہد کی مکھی	277
-61	محفل میلاد در کاشانہ فاطمہ	279
-62	عجائبات میلاد النبی ﷺ	282
-63	ابو محمد آدم علیہ السلام	282
-64	خوشبو ہی خوشبو	284
-65	مشرق و مغرب کا مالک	284
-66	عبرتناک انجام	285
-67	نور عظیم	289

marfat.com

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
-68	انا ابن ذبیحین	289
-69	جبین منور	291
-70	خوشبودار سانپ	293
-71	وہ شمع کیسے بجھے	294
-72	آئینہ سیرت النبی ﷺ	300
-73	حضور ﷺ کا سلسلہ نسب	304
-74	حضور ﷺ کے دودھ شریک بھائی	304
-75	حضور سید الکونین ﷺ کا سامان زندگی	308
-76	حضور نبی کریم ﷺ کے اخلاق وعادات	309
-77	حضور ﷺ کا عدل انصاف	311
-78	حضور ﷺ کی تحریری تبلیغ	312
-79	غزوات، تاریخی جنگیں	313
-80	پیغمبر انسانیت ﷺ کا عالمی منشور	315
-81	اعزاز ربیع الاول (نعت)	319
-82	عید میلاد النبی ﷺ (نعت)	320
-83	یا صاحب الجمال ﷺ	321
-84	سراپائے رسول کریم	321
-85	حسن مجسم	232
-86	اصحاب فیل اور عظمت کعبہ	328

marfat.com

Marfat.com

تاریخی نام

عیون بخش

۱۳۹۳ھ

مولود محمود

رشحات قلم

زبدۃ العارفین

مولانا شاہ محمد رکن الدین نقشبندی الوری رحمۃ اللہ علیہ

marfat.com

Marfat.com

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئٰاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُضْلِلْہُ فَلَاھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُ نَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاَتِ فِی الْحَیٰوتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط

اے خدا قربان احسانت شوم
ہر چہ احسان است قربانت شوم

اے ہمارے منعم اور اے ہمارے محسن
ہم تیرا شکر اور احسان ادا کریں کہ تو نے محض اپنے فضل و
انسانی سے مکرم فرما کر گوہر اسلام عطا کیا اور بہترین امت کے خطاب۔
اور مفخر کیا پھر بہتر ناری فرقوں سے بچا کر ناجی فرقہ اہل سنت والجماعت
سے تعریف فرمایا۔

marfat.com
Marfat.com

نظم

تیری حمد کس سے ہو اور ثنا تیری شان جل جلالہ
ترا حق ادا ہو بشر سے کیا تیری شان جل جلالہ
تو کریم ہے تو رحیم ہے تو محی و حی و قدیم ہے
تجھے پائے عقل مجال کیا تری شان جل جلالہ
تری کنہ ہے وہ رفیع تر کہ ملائکہ ہیں شکستہ پر
نہیں دخل وہم و گمان کا تیری شان جل جلالہ

اور وہ درود نا محدود اور سلام بااحترام تیرے حبیب پاک محمد رسول اللہ ﷺ پر کہ جن کی ذات مجمع الصفات بے شبیہ و بے نظیر ہے اور ان کے جمیع ازواج و آل اطہار و اصحاب کبار پر

بے سہیم و قسیم و عدیل و مثیل　　جو ہر فرد عزت پہ لاکھوں سلام
ان کے مولیٰ کے ان پر کروروں درود　　ان کی اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام
پارہ ہائے صحف غنچہ ہائے قدس　　اہل بیت نبوت پہ لاکھوں سلام

پس جس طرح ہم حقیقت حمد جناب باری عزاسمہ سے عاجز ہیں اسی طرح حقیقت نعت رسالت پناہی سے بھی قاصر ہیں جیسا کہ کسی بزرگ نے فرمایا ہے۔

یا صاحب الجمال و یاسید البشر
من وجهك المنیر لقد نور القمر
لایمکن الثناء کما کان حقه
بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر

اے حبیب خدا کے جان نثار و اے محبوب کبریا کے ذکر کے فدائیو جانو اور آگاہ ہو کہ ہمارے پیشوا جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا ذکر شریف بھی ذکر الٰہی ہے جیسا کہ شفا شریف میں قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ ابن عطا سی آیہ کریمہ وَرَفَعْنَا لَكَ

marfat.com
Marfat.com

ذِکْرَکَ کی تفسیر میں اس طرح نقل کرتے ہیں۔

جَعَلْتُکَ ذِکْرًا مِنْ ذِکْرِیْ فَمَنْ ذَکَرَاَذْکُرُنِیْ

یعنی اے محبوب میں نے تجھے اپنا ذکر کیا جو تیرا ذکر کرے وہ میرا ذکر کرتا ہے تو بموجب اس تفسیر کے آنحضرت ﷺ کا ذکر اللہ جل جلالہ عم نوالہ کا ہی ذکر ہوا اور اللہ کا ذکر عبادت ہے تو حضور کا بھی ذکر عبادت ہوا اور حدیث شریف میں وارد ہے

ذِکْرُالْاَنْبِیَاءِ مِنَ الْعِبَادَاتِ

یعنی انبیا کا ذکر عبادت ہے تو حضور شریف کا ذکر سب سے زیادہ عبادت ہوا کیونکہ آپ سید الانبیاء ہیں صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور ہم عبادت ہی کے لیے پیدا ہوئے ہیں جیسا کہ ارشاد ہے

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ

یعنی میں نے جن اور انس کو عبادت ہی کے لئے پیدا کیا ہے اور چونکہ عبادت کے انواع ہیں منجملہ ان کے درود خوانی اور ذکر ولادت شریف بھی ہے جن کا بیان کرنا یہاں مقصود ہے اس لئے مناسب ہوا کہ اول درود خوانی کے فضائل بیان کئے جائیں۔

marfat.com
Marfat.com

فضائل درود شریف

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰہ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْ تَسْلِیْمًا

یعنی تحقیق اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی پر اے ایمان والوں تم بھی آپ پر درود بھیجو۔

تفسیر حسینی میں لکھا ہے صلوٰۃ کے معنی حق کی جانب نزول رحمت کے ہیں اور غیر کی جانب سے طلب رحمت کے **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ** نسائی شریف میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو کوئی میرے اوپر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے اور مٹائے جاتے ہیں اس کے دس گناہ اور بڑھائے جاتے ہیں اس کے دس درجے قرب کے اور فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ جس پر کوئی حاجت مشکل ہو جائے اس کو چاہئے کہ بہت درود بھیجے میرے اوپر کہ درود دور کرتا ہے کہ سب رنجوں اور غموں اور سختیوں کو اور زیادہ کرتا ہے روزیوں کو اور روا کرتا ہے حاجتوں کو۔ مشکوٰۃ میں ہے کہ درود پڑھنے والے اس کے ایک درود کے عوض میں خود اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے فرشتے ستر درود بھیجتے ہیں۔ مدارجِ شریف میں ہے حضرت شیخ عبدالحق محقق محدث فرماتے ہیں کہ حدیث شریف میں ہے کہ جب تک بندہ درود شریف پڑھتا رہتا ہے اللہ پاک بھی اس پر رحمت بھیجتا رہتا ہے۔ دیباچہ دلائل الخیرات میں ہے کہ حضور روحی فداہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی

marfat.com

Marfat.com

میرے اوپر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے اور جو دس بار درود بھیجے اس پر اللہ پاک کی طرف سے سو مرتبہ رحمت نازل ہوتی ہے اور جب وہ سو بار میرے اوپر درود بھیجے تو اللہ اس پر ہزار مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے اور جب وہ ہزار مرتبہ درود بھیجے تو یہ ارشاد ہوتا ہے حَرَّمَ اللّٰہُ جَسَدَہٗ عَلَی النَّارِ یعنی تحقیق اللہ تعالیٰ نے اس کے جسم کو دوزخ پر حرام کر دیا اور ثابت رکھے گا کہ اس کو قول ثابت پر دنیا اور آخرت میں (قول ثابت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے) اور ثابت رکھے گا سوال کے وقت قبر پر اور اس کو جنت میں داخل کرے گا اور اس کا درود جو اس نے مجھ پر بھیجا ہے قیامت کے دن پل صراط پر پانچ سو برس کی راہ تک نور ہو کر آوے گیا۔ اور بدلے ہر درود جو اس نے مجھ پر پڑھا ہے ایک بڑا محل جنت میں اللہ تعالیٰ عطا فرما دے گا کم ہو درود یا زیادہ اور فرمایا ہر بندے کا وہ درود جو اس نے مجھ پر بھیجا اس کے منہ سے نکلتے ہی فوراً گزرتا ہے تمام جگہ یہاں تک کہ کوئی میدان کوئی دریا اور کوئی سمت پورب اور پچھم کی باقی نہیں رہتی کہ وہ یہ کہتا ہوا نہ گزرتا ہو کہ میں درود ہوں فلاں بن فلاں کی طرف سے جو اس نے حضرت محمد ﷺ پر بھیجا ہے کہ جو مختار ہیں اللہ پاک کے اور بہتر ہیں خلق اللہ کے پس تمام اشیاء درود بھیجتی ہیں اس درود پڑھنے والے پر اور پیدا کیا جاتا ہے اس درود سے ایک پرند جس کے ستر ہزار بازو ہوتے ہیں ہر بازو میں ستر ہزار پر اور ہر پر میں ستر ہزار چہرے اور ہر چہرے میں ستر ہزار منہ ہر منہ میں ستر ہزار زبان اور ہر زبان سے ستر ہزار لغات کے ساتھ اللہ برتر کی تسبیح بیان کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان سب تسبیحات کا ثواب اس درود خوان کے نامہ اعمال میں درج فرماتا ہے اور اسی میں یہ حدیث بھی ہی کہ عرض کیا گیا رسول اللہ ﷺ سے کہ خبر دیجئے ان لوگوں کے درود سے جن سے آپ غائب ہیں اور جو آویں گے آپ کے بعد کیا حال ہے ان دونوں کا آپ کے نزدیک پس فرمایا میں خود سن لیتا ہوں درود اپنے اہل محبت کا اور پہنچاتا ہوں ان کو

marfat.com
Marfat.com

اور پیش ہوتا ہے میرے اوپر درود غیر محبت والوں کا فرشتوں کے ذریعہ سے۔
مدارج شریف میں ہے کہ جو کوئی کہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّد

اگر بیٹھا ہے تو کھڑا ہونے سے پہلے اگر کھڑا ہے تو بیٹھنے سے پہلے بخش دیا جاتا ہے اور فرمایا کہ جو کوئی پڑھے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

تو میری شفاعت اس پر واجب ہوگئی۔ اشعۃ اللمعات میں اس حدیث کے تحت میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگرچہ شفاعت آنحضرت ﷺ کی تمام مسلمانوں کے حق میں ثابت ہے مگر اس صیغہ کے ساتھ درود پڑھنے والے پر واجب اور متحتم ہے خاص شفاعت اور خاص درجہ جیسا کہ زائرین قبر شریف کے حق میں وارد ہے۔

سَلِّمُوْا يَاقُوْمِ بَلْ صَلُّوْا عَلَى الصَّدْرِ الْاَمِيْن
مُصْطَفٰى مَا جَاءَ اِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْن

❁❁❁

marfat.com
Marfat.com

حکایت متعلقہ درود شریف

معارج النبوت میں حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو طواف میں دیکھا کہ جب تک درود شریف نہیں پڑھ لیتا تھا قدم نہیں اٹھاتا تھا میں نے اس سے پوچھا کہ کیا حالت ہے کہ تجھ کو تسبیح و تحلیل کے ساتھ وہ اہتمام نہیں جو درود شریف کے ساتھ ہے حالانکہ ہر مقام کے لئے ایک دعا معین ہے تو سوائے درود شریف کے کسی ورد کی طرف مبادرت..... نہیں کرتا اس نے میرا نام دریافت کرنے کے بعد کہا کہ اگر کوئی اور ہوتا تو میں اس بھید کو افشا نہیں کرتا جاں اے شیخ کہ میں اور میرا باپ اپنے شہر سے حج کے لئے نکلے راستے میں میرا باپ بیمار ہوگیا ہر معالجہ میں اس کے کوشش کی مگر مفید نہیں ہوئی آخر اس نے انتقال کیا بعد انتقال کے میں نے اپنے باپ کا چہرہ دیکھا تو سیاہ ہوگیا تھا آنکھیں نیلی اور سر اس کا مثل سور کے ہوگیا تھا۔ میں اس حال پر بہت ہی مکدر ہوا اور میں نے جان لیا کہ میرا باپ منافق تھا اس کے چہرے کو ڈھانک دیا اسی حالت غم و اندوہ میں آنکھ لگ گئی کہ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک مرد ایسے حسین کہ میں نے ان سے زیادہ خوبصورت کوئی نہیں دیکھا اور ان سے زیادہ خوشبو کسی کے اندر نہیں سونگھی اور ان سے بہتر کپڑے کسی کے پاس نہیں دیکھے نہایت وقار اور تمکین کے ساتھ تشریف فرما ہوئے اور سرہانے بیٹھ کہ میرے باپ کے چہرہ پر سے پردہ اٹھایا اور دست مبارک اس کے چہرہ پر پھیرا تو وہ چہرہ تو سیاہ سور کا تھا یا انسانی نورانی ہوگیا جیسے ہی وہ صاحب دولت سرہانے سے اٹھے میں نے دامن مبارک پکڑ کر دریافت کیا کہ اے اللہ کے بندے آپ کون ہیں کہ میرے باپ پر یہ حق

marfat.com
Marfat.com

ثابت فرمایا۔ اور اس حالت غربت میں اس بلا سے نجات عطا کی فرمایا تو نہیں پہنچانتا میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن عبد مناف صاحب قرآن ہوں ﷺ جان تو کہ یہ تیرا باپ اعلیٰ درجہ کا نافرمان اور گنہگار اور پرلے درجے کا گستاخ تھا لیکن میرے اوپر درود کی بھی کثرت رکھتا تھا جب فرشتے عذاب کے عذاب کرنے کے لئے اس کے پاس آئے تو ان فرشتوں نے جو درود پر موکل ہیں ان کے حال سے مجھ کو مطلع کیا اس لئے میں آیا اور اس بلا سے اس کو نجات دلوائی پھر میں بیدار ہوا تو میں نے اس کے منہ کو سفید اور اس کی آنکھوں کو سیاہ اور اس کے چہرہ کو مثل آدمیوں کے پایا۔ اب جب تک زندہ رہوں گا صلوۃ محمد اپنی زبان پر رکھوں گا اور آپ سے امید شفاعت کی رکھوں گا۔ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تو سچ کہتا ہے اور اپنے شاگردوں کو حکم دیا کہ اس واقعہ کو امت محمد ﷺ پر پہنچا دیں اور کتابوں میں اس حکایت کو لکھ دیں تاکہ لوگ درود شریف کی برکت سے دنیا و آخرت کے عذاب سے نجات حاصل کریں۔ (تنبیہ الغافلین)

اسی طرح ایک حکایت اور لکھی ہے کہ ایک بزرگ کے ذمہ پانچ سو روپیہ قرض تھا۔ حضور ﷺ اس زاہد کے خواب میں تشریف لائے اور فرمایا کہ نیشا پور میں ایک شخص ہے اس کا نام ابوالحسن کسائی ہے وہ ہر سال دس ہزار روپیہ کا، خیرات اللہ واسطے کیا کرتا ہے اس کو سلام پہنچاؤ اور کہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرا قرضہ پانچ سو روپیہ کا آپ اپنے پاس سے ادا کریں اگر وہ اس واقعہ کے صدق پر نشان تجھ سے طلب کرے تو کہنا کہ رات کو جو آپ سو مرتبہ درود شریف رسول اللہ ﷺ پر بھیجا کرتے ہیں وہ کل رات کو آپ بھول گئے اور پڑھ نہیں کیں وہ آنکھ کھلتے ہی حضرت ابوالحسن کسائی کے پاس پہنچا اور اپنا حال عرض کیا حضرت ابوالحسن نے اس کے معروضہ پر کچھ التفات نہیں کیا جب اس نے یہ بیان کیا کہ مجھ کو جناب رسالت مآب ﷺ نے اس نشانی کے ساتھ بھیجا ہے تو ابوالحسن تخت پر سے اتر پڑے اور سجدہ میں شکر الٰہی بجا لائے اور کہا کہ اے درویش یہ ایک بھید تھا

marfat.com
Marfat.com

جو میرے اور میرے پروردگار کے درمیان کوئی افریدہ اس سے مطلع نہ تھا لیجئے یہ ڈھائی ہزار روپیہ آپ کی نظر ہیں ایک ہزار تو اس بشارت کی خوشی میں اور ایک ہزار آپ کے قدم رنجہ فرمانے کے ہے اور پانچ سو حضور ﷺ کی اطاعت کے لئے ہیں اور آئندہ جب کوئی حاجت پیش آوے بلاتکلف تشریف لے آیا کیجئے۔

اور بہت سی حکایات اور واقعات ہیں جن سے کتب قوم پر ہیں۔ غرض فضائل اور فوائد نتائج اور ثمرات درود خوانی کے حد حصر اور بیان سے خارج ہیں چند فوائد دینی اور دنیوی مختصر طور سے بیان کئے جاتے ہیں۔

❁ ❁ ❁

marfat.com
Marfat.com

فوائد دنیوی

درود شریف بھیجنے والے پر اللہ پاک کا دس مرتبہ درود و سلام نازل کرنا اور حضور علیہ التحیہ والتسلیم کی جانب سے بھی جواب سلام عطا ہونا۔

بہر سلام مکن رنجہ در جواب آن لب
کہ صدائے سلام مرا بس یکے جواب از تو
بس بودہ جاہ و احترام مرا
یک علیک از تو صد سلام مرا

درود خوان کے مال اور اولاد میں برکت کا ہونا چنانچہ مدارج النبوۃ میں لکھا ہے کہ درود خوان کی اولاد میں چار پشت تک برکات رہتی ہیں۔ اس کو دشمنوں پر نصرت ملنا۔ تنگی' تنگدستی' بیماری' کرب بلا سے نجات حاصل ہونا بخیلی سے نام دور ہو جانا۔ حضور ﷺ کی زیارت سے خواب میں مشرف ہونا۔ حضور ﷺ کی محبت کا دل میں پیدا ہونا۔ تین دن تک گناہ کا درج اعمال نامہ نہ ہونا۔ جان کنی کی سختی سے آسانی ہونا وغیرہ وغیرہ۔

فوائد دینی

حضور ﷺ کی شفاعت کا واجب ہونا۔ حضور ﷺ سے مصافحہ کا ہونا۔ حضور ﷺ کی زیارت سے مشرف ہونا۔ باب جنت پر حضور سے دوش بدوش ہونا حضور العال سے قرب و اتصال ہونا۔ قیامت کو حضور کا اس کے جمیع امور کا متولی ہونا۔ دروزخ کا اس پر حرام ہونا۔ پل صراط پر سے باآسانی گزر جانا۔ پل صراط پر درود

marfat.com
Marfat.com

شریف کا نور ہوکر آنا۔ درود شریف کا دس غلام آزاد کرنے اور بیس جہاد کرنے اور صدقہ دینے کے برابر ثواب حاصل ہونا۔ حضور ﷺ کا اس کے ایمان اور اعمال صالحہ کی گواہی دینا۔ فرشتوں کا اس سے محبت کرنا اور اس کو استغفار کا ثواب دینا۔ عرش کا سایہ ملنا۔ پیاس سے امن میں رہنا۔ اعمال نامہ کا وزن گراں ہونا۔ جنت میں کثرت سے حوروں کے ساتھ نکاح ہونا وغیرہ وغیرہ۔

❁ ❁ ❁

marfat.com
Marfat.com

صلوٰۃ وسلام

ذات والا پہ بار بار درود　　بار بار اور بیشمار درود
روئے انور پہ نور بار سلام　　زلف اطہر پہ مشکبار درود
ان کے ہر جلوہ پر ہزار بار سلام　　ان کی ہر لحہ پر ہزار بار درود
ان کی طلعت پر جلوہ ریز سلام　　ان کی نکہت پہ عطر بار درود
سر سے پا تک کروربار سلام　　اور سراپا پہ بیشمار درود
دل کے ہمراہ ہوں سلام فدا　　جان کے ساتھ ہوں نثار درود
بیٹھے اٹھتے جاگتے سوتے　　ہو الٰہی مرا شعار درود
شہر یار رسل کی نذر کروں　　سب درودوں کی تاجدار درود
گور بیکس کو شمع سے کیا کام　　ہو چراغ سر مزار درود
قبر میں خوب کام آتی ہے　　بیکسوں کی ہے یار غار درود
انہیں کس کی درود کی پروا　　بھیجے جب ان کا کردگار درود
ہے کرم ہی کرم کہ سنتے ہیں　　آپ خوش ہو کے بار بار درود
جان نکلے تو اس طرح نکلے　　تجھ پر اے غمزدوں کے یار درود
دل میں جلوے بسے تیرے　　لب سے جاری ہو بار بار درود

سَلِّمُوْا قَوْم بَلْ صَلُّوْا عَلَى الصَدرِ الامين
مُصْطَفٰى مَا جَا اِلَّا رَحْمَةَ اِلْلعالَمِيْن
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ

marfat.com
Marfat.com

فضائل در ذکر ولادت شریف

ذکر ولادت آنحضرت ﷺ وہ ذکر محبوب اور مرغوب اور مطلوب ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ طرح طرح جابجا قرآن مجید میں بیان فرما رہا ہے۔

چنانچہ فرماتا ہے۔

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ ط

یعنی البتہ تحقیق آ پہنچا تمہارے پاس بڑی عظمت و شان والا رسول تمہارے میں سے (یعنی بشر) شاق ہے اس پر یہ کہ ایذا میں پڑو تم حریص ہے تمہارے ایمان و سلام پر مومنوں کے ساتھ شفقت کرنے والا رحمت کرنے والا ہے۔

دوسری جگہ فرماتا ہے۔

هُوَالَّذِىْ بَعَثَ فِى الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيَاتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنَ ط

یعنی وہ اللہ ایسا ہے جس نے جاہلوں کے اندر انہیں میں سے ایک رسول بھیجا ہے جو ان کو اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور کتاب اور حکم کی ان کو تعلیم دیتا ہے اور بیشک ان سے پہلے وہ صریح گمراہی کے اندر تھے۔

تیسری جگہ ارشاد ہے۔

هُوَالَّذِىْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ط

marfat.com
Marfat.com

یعنی وہ اللہ ایسا ہے جس نے بھیجا رسول ہدایت کے ساتھ اور دین حق کے ساتھ تا کہ غالب کرے دین اسلام کو کل دینوں پر۔

چوتھی جگہ فرماتا ہے۔

يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ط

یعنی اے نبی ہم نے تحقیق تجھ کو بھیجا ہے گواہ اور خوشخبری دینے والا اور بلانے والا اللہ کی طرف اس کے حکم سے چراغ روشن۔ اسی طرح اس کا حبیب معظم اور محبوب و مکرم بھی اپنے ذکر ولادت کی طرح طرح خود بیان فرما رہا ہے اور اس ذکر خیر کے کرنے والوں کے حق میں دعا کی جارہی ہے اور شفاعت اور نجات کا وعدہ فرمایا جارہا ہے۔ چنانچہ بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے

بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِيْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقُرُوْنِ الَّذِيْ كُنْتُ مِنْهُ

یعنی میں پیدا کیا گیا ہوں بہترین طبقات فرزند آدم سے قرن بعد قرن یہاں تک کہ ہوا میں اس قرن سے کہ ہوں میں اس سے۔ مشکوٰۃ شریف میں حضرت عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے

اِنِّيْ عِنْدَ اللّٰهِ مَكْتُوْبٌ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِيْ طِيْنَتِهٖ وَسَاُخْبِرُكُمْ بِاَوَّلِ اَمْرِيْ دَعْوَةُ اِبْرَاهِيْمَ وَبِشَارَةُ عِيْسٰى وَرُؤْيَا اُمِّيَ الَّتِيْ رَاَتْ حِيْنَ وَضَعَتْنِيْ وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نُوْرٌ اَضَاءَ لَهَا مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ

یعنی تحقیق میں اللہ کے نزدیک لکھا ہوا تھا ختم کرنے والا نبیوں کا اس حال میں کہ تحقیق آدم پڑے ہوئے تھے زمین پر اپنی مٹی گندھی ہوئی میں اور خبر دیتا ہوں کہ تم کو اپنے اول امر کی کہ وہ دعا ہے ابراہیم کی اور

marfat.com

Marfat.com

خوشخبری ہے عیسیٰ کی اور عجائبات دیکھنا میری والدہ کا جب جنا مجھ کو اور تحقیق نکلا اس کے لئے ایک نور کہ چمک گئے اس سے محل شام کے۔

ترمذی شریف میں مطلب بن ابی دواعہ سے روایت ہے

جَاءَ الْعَبَاسُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہ ﷺ وَکَاَنَّہٗ سَمِعَ شَیْئًا فَقَامَ النَّبِیُّ ﷺ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالُوْا اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ السَّلَامُ قَالَ اَنَا مُحَمَّدِ بن عبدُاللّٰہِ اِنَّ اللّٰہِ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِمْ ثُمَّ جَعَلَھُمْ فِرْقَتَیْنِ فَجَعَلَنِیْ خَیْرِھِمْ ..... ثُمَّ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِمْ قَبِیْلَۃً ثُمَّ جَعَلَھُمْ بُیُوْتًا فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِمْ بَیْتًا وَ خَیْرِھِمْ نَفْسًا وَقَالَ التِرمذِیْ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ

یعنی حضرت عباس ؓ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں اس طرح غصہ میں بھرے حاضر ہوئے گویا کچھ طعن حضور کی شان میں سنی ہو۔ سو حضرت منبر پر چڑھے اور فرمایا کہ میں کون ہوں لوگوں نے عرض کیا کہ آپ رسول اللہ ﷺ ہیں آپ نے فرمایا کہ میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں تحقیق اللہ تعالیٰ نے خلقت کو پیدا کیا اور بہترین خلق سے مجھ کو بنایا پھر دو گروہ کئے سو مجھ کو بہترین گروہ میں رکھا پھر قبائل بنائے اور مجھ کو افضل قبیلہ میں پیدا فرمایا پھر گھرانے جدا کئے سو مجھ کو اللہ تعالیٰ نے باعبار گھرانے کے اور باعبار شرافت ذاتی کے افضل کیا۔ حاکم اور طبرانی نے حزیم بن اوس سے روایت کی ہے کہ میں ہجرت کر کے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ غزوہ تبوک سے تشریف لائے تھے تو میں نے سنا کہ حضرت عباس جناب رسول اللہ ﷺ سے عرض کر رہے تھے کہ یا رسول اللہ ﷺ میرا دل چاہتا ہے کہ میں آپ کی مدح میں نظم کہوں آپ نے فرمایا کہو اللہ تمہارے منہ کو ہر آفت سے بچاوے۔ سو انہوں نے آپ کی مدح میں ایک قصیدہ پڑھا جس کے اشعار یہ ہیں:

marfat.com
Marfat.com

وَمِنْ قَبْلِهَا طِبْتَ فِیْ الظِلالِ وَفِیْ
مُسْتَوْدَعٍ حَیْثُ یُخْصَفُ الْوَرَقُ

آپ دنیا کی ہر پیدائش سے پہلے ہی پاک تھے جنت کے درختوں کے سایہ میں' اور پشت آدم میں جبکہ آدم وحوا اپنے ستر چھپانے کے لئے پتے لپیٹتے تھے

ثُمَّ هَبَطْتَ الْبِلَادَ لَا بَشَرٌ
اَنْتَ وَلَا مُضْغَةٌ وَلَا عَلَقٌ

پھر آپ زمین پر اترے (صلب آدم میں آدم کے ساتھ) اس وقت نہ آپ بشر تھے' اور نہ گوشت کے ٹکڑے اور نہ خون جما ہوا۔

بَلْ نُطْفَةٌ تَرْكَبُ السَّفِیْنَ وَقَدْ
اَلْجَمَ نَسْراً وَّاَهْلَهٗ الْغَرَقُ

بلکہ نطفہ تھے (سام بن نوح کے اندر) کہ سوار ہوئے کشتی میں' درآں حالیکہ نسریت اور اس کے پوجنے والوں کے لبوں تک غرقی پہنچ گئی

مُنْتَقِلٌ مِنْ صَالِبٍ اِلٰی رَحِمٍ
اِذَا مَضٰی عَالَمٌ بَدَاءَ طَبَقٌ

آپ باپوں کی پشت سے ماؤں کے رحم کے اندر منتقل ہوتے رہے' جب گزرا ایک عالم دوسرا شروع ہوا

وَرَدْتَ نَارَ الْخَلِیْلِ مُكْتَتِمًا
فِیْ صُلْبِهٖ اَنْتَ كَیْفَ یَحْتَرِقُ

آپ وارد ہوئے آتش خلیل میں پوشیدہ' صلب خلیل کے اندر پھر وہ کس طرح جلتے

حَتّٰی اِحْتَوٰی بَیْتُكَ الْمُهَیْمِنُ مِنْ
خِنْدِفِ عَلْیَاءَ تَحْتَهَا الطُّبَقُ

marfat.com
Marfat.com

یہاں تک کہ حاوی ہوگیا آپ کا شرف' خندف بلند نسب سے کہ بچے اس کے طبقات تھے

وَاَنْتَ لَمَّا وَلِدتْ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ
وَضَاءَتْ بِنُوْرِكَ الْاُفُقُ

اور آپ جب پیدا ہوئے چمک گئی زمین' اور روشن ہوگئے آپ کے نور سے اطراف عالم

فَنَحْنُ فِیْ ذَالِكَ الضِّیَاءِ فِی النُّوْرِ
سُبُلَ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ

ہم اب اسی روشنی اور نور کے اندر' اور راستے ہدایت کے طے کرتے جاتے ہیں

تنویر میں ہے

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّهٗ كَانَ يُحَدِّثُ ذَاتَ يَوْمٍ فِیْ بَيْتِهٖ وَقَائِعَ وِلَادَتِهٖ ﷺ لِقَوْمٍ فَيَسْتَبْشِرُوْنَ وَيَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ فَاِذَا جَاءَ النَّبِیُّ ﷺ قَالَ حَلَّتْ لَكُمْ شَفَاعَتِیْ۔

یعنی ابن عباس ؓ سے مروی ہے کہ وہ بیان کر رہے تھے اپنے گھر میں آنحضرت ﷺ کے واقعات ولادت باسعادت اپنی قوم میں بس خوش ہوتے تھے وہ اپنی قوم میں اور اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے تھے اور درود شریف پڑھتے تھے کہ ناگاہ تشریف لائے رسول اللہ ﷺ فرمایا تمہارے واسطے میری شفاعت حلال ہوگئی۔

اور نیز مروی ہے ابوالدرداء سے

مَرَّ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ اِلٰی بَيْتِ عَامِرِ الْاَنْصَارِیْ وَكَانَ يُعَلِّمُ وَقَائِعَ وِلَادَتِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِاَبْنَائِهٖ وَعَشِيْرَتِهٖ وَيَقُوْلُ هٰذَا الْيَوْمَ فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِنَّ اللّٰهَ فَتَحَ لَكَ اَبْوَابَ الرَّحْمَةِ وَمَلٰئِكَتُهٗ كُلُّهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ لَكَ مَنْ فَعَلَ

marfat.com
Marfat.com

نحیٰ ..... لَکَ۔

یعنی ابودردا آنحضرت ﷺ کے ہمراہ عامر انصاری کے مکان پر تشریف لے گئے اور وہ اپنے گھر میں اپنی قوم اور اولاد کو واقعات ولادت حضور کی تعلیم کررہے تھے اور کہتے تھے کہ آج کا دن ہے آج کا دن ہے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے تیرے واسطے کھولے ہیں رحمت کے دروازے اور تیرے واسطے ملائکہ استغفار کرتے اور جو تیرا کام کرے گا وہ نجات پاوے گا۔

الحمد للہ علی ذلک اور بہت سی احادیث صحیحہ اسی مضمون کی کتب احادیث میں موجود ہیں کہ جن میں حضور کا ذکر ولادت شریف پڑھنا پڑھوانا سننا سنوانا سب ہی کچھ ثابت ہے یہی وجہ ہے کہ ہمیشہ سے مسلمان اس ذکر شریف کی مجلسیں منعقد کرتے رہے ہیں اور اس کو ذریعہ حصول سعادت و برکات دارین سمجھتے رہے ہیں خصوصاً ماہ مبارک ربیع الاول میں تصدق و اطعام و تکثیر خیرات و اظہار فرحت و سرور میں سعی بلیغ عمل میں لاتے رہے ہیں جیسا کہ شیخ محقق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ماثبت بالسنہ کے اندر لکھا ہے۔

وَلَا زَالَ اَهْلُ الْاِسْلَامِ يَحْتَفِلُوْنَ بِشَهْرِ مَوْلِدِهٖ ﷺ وَ يَعْمَلُوْنَ الْوَلَائِمَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ فِی ..... بِاَنْوَاعِ الصَّدَقَاتِ وَ يَظْهَرُوْنَ السُّرُرَ وَيَزِيْدُوْنَ فِی الْمَبَرَّاتِ وَيَعْتَنُوْنَ بِقِرَاءَةِ مَوْلِدِهِ الْكَرِيْمِ وَيَظْهَرُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَرَكَاتِهٖ كُلُّ فَضْلٍ عَمِيْمٍ

یعنی ہمیشہ اہل اسلام محفلیں کرتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کی پیدائش کے مہینہ میں اور کھانے پکاتے ہیں اور خوشیاں مناتے ہیں اور اچھے اچھے کاروبار میں زیادتی پکڑتے ہیں اور مولود شریف پڑھنے میں اہتمام کرتے ہیں اور ان میں مولود شریف کی برکات سے پورا پورا فضل ظاہر ہوتا ہے اور مواہب اللدنیہ میں امام قسطلانی کی عبارت میں اس معنی میں ہے۔ شیخ القرا امام ابوالخیر بن جزری فرماتے ہیں۔

marfat.com

Marfat.com

وَمِنْ خَوَاصِهٖ اَنَّهٗ اَمَانٌ فِیْ ذٰلِكَ الْعَامِ وَ بُشْرٰی عَاجِلٌ بِلَیْلِ الْبُغْیَةِ وَالْمَرَامِ

یعنی اس مجلس شریف کے خواص سے ہے کہ اس سال تمام بلاؤں میں امن و امان ہے اور حاجت روائی اور مقصود براری کے ساتھ بڑی بشارت ہے اور یہی امام یہ بھی فرماتے ہیں

لَمْ یَكُنْ فِیْ ذَالِكَ اِلَّا ..... الشَّیْطَانِ وَ سُرُوْرُ اَهْلِ الْاِیْمَانِ

یعنی مولود شریف کرنے میں شیطان کی تذلیل اور مومن کی خوشی کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ مولانا جلال الدین سیوطی حسن المقصد فی عمل المولد میں فرماتے ہیں۔

یَنْجِبُ لَنَا اِظْهَارُ الشُّكْرِ لِمَوْلِدِهٖ ﷺ بِالاجتماعِ وَالْاِطْعَامِ وَ نَحْوِ ذَالِكَ مِنْ وُجُوْهِ الْقُرُبَاتِ وَالْمَسَرَّاتِ

یعنی مستحب ہے کہ حضور ﷺ کی ولادت کا شکر مجمع کر کے اور کھانا کھلا کر اور اس کے مثل دیگر اعمال قرب و اظہار سرور و فرحت سے بجا لاویں اور فرماتے ہیں

یُثَابُ عَلَیْهَا صَاحِبُهَا لِمَافِیْهِ مِنْ تَعْظِیْمِ قَدْرِ النَّبِیِّ ﷺ وَاِظْهَارِ الْفَرَحِ وَالْاِسْتِبْشَارِ لِمَوْلِدِهِ الشَّرِیْفِ ﷺ

یعنی مولود کرنے والا ثواب پاتا ہے اس لئے کہ اس میں تعظیم قدر آنحضرت ﷺ کی ہے اور ولادت شریف پر اظہار فرحت و مسرت ہے۔

حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب والد ماجد حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ فیوض الحرمین میں اپنا واقعہ اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ میں اس مجلس میں جو خاص مولد اقدس میں بروز ولادت شریف مکہ معظمہ میں منعقد تھی حاضر تھا لوگ درود شریف پڑھتے تھے اور ان واقعات کا ذکر کرتے تھے جو قبل از ولادت شریف ظہور میں آئے تھے۔ ناگاہ میں نے دیکھا کہ دفعتاً کچھ انوار بلند ہوئے نہیں کہتا کہ میں نے ان کو بدن کی آنکھ سے دیکھا یا روح کی نظر سے خداوند کو معلوم ہے

marfat.com
Marfat.com

کہ کیا کیفیت تھی اس کی اور اس کے درمیان پھر میں نے ان انوار میں تامل کیا تو وہ انوار ان فرشتوں کی طرف سے پائے جو ایسی مجالس اور مشاہد پر موکل ہیں اور انوار ملائکہ انوار رحمت سے ملے ہوئے ہیں میں نے دیکھے۔ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فیصلہ ہفت مسئلہ کے اندر تحریر فرما رہے ہیں کہ میں محفل میلاد میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف ولذت پاتا ہوں۔

مشکوٰۃ شریف میں حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے کہ تحقیق اللہ کے فرشتے ہیں کہ راستوں میں اللہ کے ذکر کرنے والوں کو ڈھونڈتے پھرا کرتے ہیں جب کسی قوم کو ذکر اللہ کرتے پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو آواز دے کر پکارتے ہیں کہ آؤ اپنی حاجت کی طرف کہ جس مجلس کی تلاش میں تھے پھر گھیر لیتے ہیں اپنے بازوؤں سے اہل مجلس کو آسمان دنیا تک پھر فرمایا حضور ﷺ نے کہ جب حاضر ہوتے ہیں وہ فرشتے بارگاہ عزت میں تو پروردگار عالم ان فرشتوں سے دریافت کرتا ہے حالانکہ وہ داناتر ہے ان سے ان کے حال پر کیا بیان کرتے ہیں میرے بندے فرشتے بیان کرتے ہیں کہ تیری پاکی اور بزرگی اور ثناء اور عظمت بیان کرتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا انہوں نے مجھے دکھا ہے وہ کہتے ہیں نہیں دیکھا خدا کی قسم پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر وہ مجھے دیکھتے تو ان کا کیا حال ہوتا فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اگر تجھ کو دیکھتے تو اور زیادہ تیری عبادت کرتے اور بہت پاکی اور بزرگی بیان کرتے پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے فرشتے کہتے ہیں خدا کی قسم نہیں دیکھا یعنی جنت پر ایمان بالغیب رکھتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر وہ جنت کو دیکھیں تو ان کا حال کیونکر ہو تو فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اگر دیکھیں تو ان کی طلب اور رغبت پر زیادہ ان کی حرص اور زیادہ ہو پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں۔ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ دوزخ سے پھر جس طرح اللہ

Marfat.com

تعالیٰ نے جنت کے متعلق سوال کیا تھا اسی طرح دوزخ کے متعلق سوال ہوتا ہے اور فرشتے اسی طرح کا جواب عرض کرتے ہیں پھر ارشاد ہوتا ہے کہ اے فرشتوں میں نے تم کو گواہ کیا میں نے ان سب اہل مجلس کو بخش دیا پھر فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ عرض کرتا ہے کہ فلاں شخص ان میں سے نہیں ہے وہ تو کسی حاجت کے سبب آیا تھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس قوم کا ہم نشین بدبخت نہیں ہوتا اگرچہ یہ ذاکرین میں نہیں دوسرے کام کے لئے آیا مگر اس کو میں نے بخش دیا۔ اس حدیث شریف سے کئی باتیں ثابت ہوئیں ایک یہ کہ ایسی مجالس میں فرشتوں کا اژدھام ہوتا ہے جیسا کہ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے مواقف اسی حدیث شریف کے اپنا کشف مجلس میلاد شریف میں بیان کیا۔ دوسرے یہ کہ فرشتے ایسی مجالس کے متلاشی رہتے ہیں اور معلوم ہونے پر ایک دوسرے کو اس میں شرکت کے لئے بلاتے ہیں۔ تیسرے یہ کہ کل اہل مجلس کو اللہ تعالیٰ بخش دیتا ہے۔ بس اے مسلمانوں تم پر بھی لازم ہے کہ اس جامع الاذکار میلاد شریف کی مجلسیں خوب منعقد اور آراستہ کیا کرو اور جس طرح فرشتے فرشتوں کو طلب کرتے ہیں تم بھی اپنے عزیزوں دوستوں کو دعوت شرکت دیا کرو تاکہ داعی اور مدعو سب اللہ تعالیٰ کی بشارت مغفرت میں داخل ہو جائیں۔ حدیث شریف میں وارد ہے۔

مَنْ دَعٰی اِلٰی هُدًی کَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْئًا

یعنی جو شخص ہدایت کی طرف کسی کو بلاوے تو اس کو اس قدر اجر ملے گا جس قدر کہ ان تمام لوگوں کو ملا ہے جنھوں نے اس کی اتباع کی اور ان لوگوں کے اجروں سے کچھ کم نہ ہوگا۔

marfat.com
Marfat.com

نعتیہ غزل

ذکر محبوب شہ کون و مکاں ہونے تو دو
آج محفل کو مری رشک جناں ہونے تو دو

وصف محبوب خدائے دو جہاں ہونے تو دو
ہاں زمین شعر کو اب آسمان ہونے تو دو

دفتر عصیاں مرے دہلتے نظر آجائیں گے
آج کے دن ذکر شاہ انس و جاں ہونے تو دو

کس علو پر ہے تمنا کس ترقی پر امید
شافع محشر شفاعت کو میاں ہونے تو دو

خلد سے آئیں گے مجھ کو دمبدم جام طہور
ساقی کوثر کو مجھ پر مہرباں ہونے تو دو

میری بیتابی تڑپ جائیں گی حورین دیکھ کر
خلد میں یاد مدینہ سے طپاں ہونے تو دو

فخر سمجھیں گے میری خدمت کو شاہ بادقار
اس در عالی کا مجھ کو پاسباں ہونے تو دو

اے سخنور سب فسانے عشق کے مٹ جائیں گے
شہرۂ آفاق میری داستاں ہونے تو دو

سَلِّمُوْا یَا قَوْمِیْ بَلْ صَلُّوْا عَلَی الصدر الامین
مُصْطَفٰی مَا جَاءَ اِلَّا رَحْمَتًہ لِلْعَالَمِیْنَ

marfat.com
Marfat.com

اوصاف حمیدہ واخلاق عظیمہ

اے عاشقانِ روئے احمدی ﷺ یہ بیان تو حسن ظاہری کا ہوا اب تھوڑا سا بیان حسن باطنی کا بھی سن لو جس کو سیرت اور اخلاق سے تعبیر کیا جاتا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جس طرح دن کی روشنی میں دیکھتے تھے اسی طرح رات کے اندھیرے میں بھی دیکھتے تھے آپ نے ثریا کے اندر گیارہ ستارے دیکھے اور سہیل میں بارہ بہ سبب غایت حضور اور حیا کے اکثر نظر مبارک زمین کی طرف رہتی تھی اور وہ جو بعض احادیث میں آیا ہے کہ آپ آسمان کی طرف دیکھا کرتے تھے شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ بسبب انتظار وحی کے ہوا کرتا تھا اور جس طرح آپ سامنے سے دیکھا کرتے تھے پیچھے سے بھی ویسے ہی دیکھتے تھے غرض پس و پیش غائب و حاضر تاریکی و روشنائی سب آپ کے نزدیک یکساں تھی چنانچہ خود حضور فرماتے ہیں کہ میں دیکھتا ہوں اس چیز کو کہ تم نہیں دیکھتے ہو اور سنتا ہوں اس چیز کو کہ تم نہیں سنتے ہو۔ میں آسمان کے چرچرانے کی آواز سنتا ہوں اور آسمان کو سزاوار ہے کہ وہ چرچراوے کیونکہ آسمان پر چار انگل جگہ نہیں ہے کہ فرشتے اپنی پیشانی اس پر رکھ کر سجدہ ادا کریں۔ ایک روز حضور نے چاہا کہ ایک عورت کو اپنے نکاح میں لاویں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس عورت کو دیکھنے کے لیے بھیجا حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جو دیکھا تو آپ کی نظر میں نہایت خوبصورت دکھلائی دی مگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے چاہا کہ اس کی خوبی حضور کے روبرو بیان کریں۔ آنحضرت ﷺ سے یہ کہا کہ میں نے اس عورت کے اندر صفائی مشاہدہ نہیں کی حضرت نے فرمایا ﷺ سبحان اللہ اے عائشہ کیا تو

marfat.com
Marfat.com

نے اس کے بائیں رخسار پر خال نہیں دیکھا کہ اس کے سبب سے تعجب میں آئی اور تیرے بدن پر بال کھڑے ہوگئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ واللہ کوئی بھید آپ پر اللہ کے بھیدوں سے پوشیدہ نہیں ہے۔ حضور کبھی قہقہ کے ساتھ نہیں ہنسے اکثر تبسم اور گاہ گاہ ضحک فرمایا۔ تبسم لب شیریں کرنے کو کہتے ہیں اور ضحک خفیف آواز کے ساتھ جس میں دانت نظر آجادیں اور قہقہ بلند آواز سے ہنسنے کو کہتے ہیں۔ مدارج میں ہے کہ آپ بکا یعنی گریہ جس ضحک سے تھا آنسو آنکھ سے جاری ہو جایا کرتے تھے اس وقت سینہ شریف سے ایک آواز مثل دیگ کے جوش ہونے کی سی آیا کرتی تھی یہ گریہ کبھی تجلی صفات جلالی کی وجہ سے اور کبھی امت پر شفقت کی وجہ سے کبھی میت پر رحمت کی وجہ سے ہوتا تھا اکثر قرآن مجید سننے کے وقت میں ہوتا تھا۔ کبھی حضور ﷺ کو جمائی نہیں آئی آپ فرماتے ہیں کہ چھینک رحمان کی طرف سے ہے اور جمائی شیطان کی طرف سے۔ حضور ﷺ کو کبھی احتلام بھی نہیں ہوا کبھی آپ ﷺ کے جسم شریف پر مکھی نہیں بیٹھی۔ جسم شریف کا سایہ نہ تھا آپ کی آواز میں نہایت ہی حلاوت تھی وعظ اور نصیحت کے وقت سب آدمیوں کو برابر پہنچا کرتی تھی ایک روز آنحضرت ﷺ نے منی میں خطبہ پڑھا سب ہی دور و نزدیک کے آدمیوں نے سنا۔ ادائیگی مخارج حروف کے اندر آپ کے برابر کوئی بھی قادر نہ تھا فصاحت و بلاغت تو آپ کی وہ ہے کہ نہ کسی کے فکر کو رسائی اور نہ کسی کے اندیشہ کو۔ ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کبھی ہمارے درمیان سے نہ کہیں باہر تشریف لے گئے اور نہ ملکوں میں پھرے پھر یہ فصاحت اور بلاغت آپ کو کہاں سے آئی تو آپ نے فرمایا

اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَادِیْبِیْ

یعنی میرے رب نے مجھے ادب سکھلایا۔

علم ادب اس کو کہتے ہیں کہ جو زبان عرب میں فصاحت اور بلاغت سے تعلق رکھے۔ صحیحین میں ہے میں بھیجا گیا ہوں ساتھ جامع کلمات کے یعنی میری

marfat.com
Marfat.com

ایک بات سے بہت سی باتیں سمجھی جاسکتی ہیں ۔

ان کی پیاری فصاحت پہ لاکھوں درود
ان کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام
ان کی باتوں کی لذت پہ بے حد درود
ان کے خطبہ کی ہیبت پہ لاکھوں سلام

آپ کے تمام جسم میں وہ خوشبو آتی تھی کہ نہ کسی عطر میں تھی اور نہ عنبر اور مشک میں حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی اصحاب میں سے حضور کی ملازمت کا قصد کرتا اور حضور کو دولت خانہ پر نہیں پاتا تو خوشبو کے نشان کے ساتھ پہنچ جاتا کیونکہ جہاں سے حضور ﷺ گزرتے تھے وہ گلی اور راستہ مہک جایا کرتا تھا۔ حضور کے تمام ہی فضلات پاک اور طیب ہیں جیسا کہ کتب فقہ میں درج ہے۔ مدارج میں ہے کہ ایک عورت نے حضور کا پیشاب شریف پی لیا تھا آپ نے فرمایا کہ اب تو کبھی بیمار نہ ہوگی، چنانچہ وہ مرض الموت کے سوا کبھی بیمار نہ ہوئی ایک شخص نے آپ کا بول شریف پی لیا تھا چند پشت تک اس کی اولاد میں سے خوشبو آتی رہی۔ ایک صحابی نے حضور ﷺ کا خون جبکہ آپ نے پچھنے لگوائے تھے پی لیا تھا تو حضور نے فرمایا کہ جو کوئی چاہے کہ دنیا میں اہل بہشت سے دیکھے وہ اس آدمی کو دیکھ لے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے والد ماجد سے دریافت کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب باہر تشریف لاتے تھے تو کیا کرتے تھے اور جب گھر میں رہتے تھے تو کیا کرتے تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بیان کیا کہ آپ کے اوقات کے تین حصے تھے ایک حصہ عبادت کا کہ جو بے مداخلتِ خلق اور نفس کے تھا، دوسرا حصہ اہل و عیال کے حقوق میں اور ان کی مخالطت اور مباشرت میں صرف ہوتا تھا، تیسرا حصہ واسطے ادائیگی حقوق نفس کے مثل استراحت خواب وغیرہ کے تھا۔ حضور اپنے دست مبارک سے پیوند لگا لیا کرتے تھے اور کپڑے دھو لیا کرتے تھے۔ دوستوں کی تیمار داری اور غمخواری میں مشغول

marfat.com
Marfat.com

رہتے تھے غضب کے وقت کسی کو آپ کے پاس کھڑے ہونے کی تاب نہیں ہوتی تھی اچھی چیز کی تعریف فرماتے اور بری چیز کی برائی ظاہر فرما دیتے تھے سوائے کھانے کے۔ اگر مرغوب خاطر شریف نہ ہوتا تو آپ اٹھ کھڑے ہوتے یا تناول نہ فرماتے۔ بیٹھنے میں کوئی جگہ تعین نہ فرماتے تھے کہ جس سے امتیاز حاصل ہو اشارہ کے وقت میں پوری ہتھیلی سے اشارہ فرمایا کرتے تھے تعجب کے وقت میں داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر مارا کرتے تھے خوبصورت شئے کے دیکھنے کے وقت میں آنکھیں بند کر کے تلذذ حاصل کیا کرتے تھے غرض آپ کے ہر ایک اوصاف عادتی میں وہ ادائے محبوبانہ اور جذبات دلربایانہ تھے کہ کسی معشوق اور محبوب کی اداؤں سے مماثلت و مشارکت ممکن نہیں ۔

ہر ادا میں ہے دل ربائی خاص
جس کو دل جانے یا خدا جانے

اخلاق عظیمہ کا تو ذکر ہی کیا ہے اللہ تعالیٰ قرآن میں ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ

یعنی اے حبیب آپ بہت بڑے خلق پر ہیں۔ جس کو خود رب العزت بڑا فرماوے اس کے اعلیٰ عظیم، اکمل، احسن، اجمل واتوائے ہونے کا کیا ٹھکانہ ہے۔

حدیث شریف میں وارد ہے۔

بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ۔

یعنی میں اخلاق کی خوبیوں کو پورا کرنے کے واسطے پیدا کیا گیا ہوں پس جو کچھ خزانہ قدرت اور مرتبہ امکان میں کمالات سے متصور ہے وہ سب حضور ﷺ کو حاصل ہے۔ تمام انبیاء و رسل اقمار آفتاب کمال اور مظاہر انوار جمال محبوب خدا ہیں ۔

سَلِّمُوْا يَا قَوْمِ بَلْ صَلُّوْا عَلَى الصَّدْرِ الْاَمِيْنِ مُصْطَفٰى
مَا جَاءَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

marfat.com
Marfat.com

وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ قَدْرَ حُسْنِهٖ وَجَمَالِهٖ وَكَمَالِهٖ۔

مشکوۃ شریف میں ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے صحابہ نے دریافت کیا کہ حضور کے اخلاق کی بابت کچھ فرمایئے فرمایا آپ کا خلق قرآن تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ ہے کہ قرآن مجید میں جس قدر مکارم اخلاق اور محامدِ صفات مذکور ہیں آنحضرت ﷺ ان سب ہی صفات کے ساتھ متصف تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ خادم خاص سرکار بارگاہ نبوی ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کی دس برس خدمت کی اس عرصہ میں مجھ سے کبھی اُف نہیں فرمایا نہ کبھی یہ فرمایا کہ تو نے یہ کام کس واسطے کیا اور نہ یہ کہ تو نے یہ کام کیوں نہیں کیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نقصان ہونے پر بھی حضور ﷺ نے ہرگز کسی خادم اور خادمہ کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا اور نہ کبھی کسی سے انتقام لیا۔ صحیحین میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جا رہا تھا، حضور نجرانی چادر اوڑھے ہوئے تھے (نجران ایک گاؤں کا نام ہے) جس کے کنارے سخت اور موٹے تھے پیچھے سے ایک اعرابی نے اس چادر کو پکڑ کر ایسا کھینچا کہ حضور کے کندھے مبارک پر نشان پیدا ہوگیا اس بدوی نے کہا اے محمد حکم دیجئے تاکہ مال خدا سے جو آپ کے پاس ہے کچھ مجھ کو دیں.....

پس حضور ﷺ نے اعرابی کی طرف دیکھا اور ہنسے پھر حکم دیا اس کے لیے بخشش کا صحیحین میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کبھی آنحضرت ﷺ نے کسی سائل کے جواب میں لا نہیں فرمایا اسی مضمون حدیث کو کسی شاعر نے شعر کے انداز ادا کیا ہے۔

نہ رفت کلمہ لا برزباں او ہرگز
مگر بہ شہد اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ

مسلم شریف میں ہے کہ ایک شخص نے بکثرت بکریاں طلب کیں حضور ﷺ نے اس قدر عطا کیں کہ وہ اپنی قوم میں جا کر کہنے لگا کہ اے قوم مسلمان ہو

marfat.com
Marfat.com

جاؤ خدا کی قسم محمد ﷺ اتنی بخشش کرتے ہیں کہ فقر سے نہیں ڈرتے ہیں۔

جھولیاں کھول کے بے سمجھے نہیں دوڑائے
ہم کو معلوم ہے دولت تیری عادت تیری
تو ہی ہے ملک خدا ملک خدا کا مالک
راج تیرا ہے زمانہ میں حکومت تیری
گٹھریاں بندھ گئیں پر ہاتھ ترا بند نہیں
بھر گئے دل نہ بھری دینے سے نیت تیری
دونوں عالم کے سب ارماں نکالے تو نے
نکلی اس شان کرم پر بھی نہ حسرت تیری

آپ کی داد دہش جب حد سے بڑھ گئی تو خود اللہ تبارک وتعالیٰ نے منع فرمایا۔

فَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَحْسُوْرًا۔

اے پیارے اتنا مت دو کہ ملوم اور محسور ہو کر بیٹھ جاؤ تفسیر حسینی میں اس آیۃ شریفہ کا شان نزول لکھا ہے کہ ایک عورت مسلمہ نے ایک یہودیہ عورت سے کہا کہ ہمارے آقائے نامدار ﷺ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ سخی ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سخاوت یہ تھی کہ جو چیز آپ کے خرچ سے بچ رہتی تھی اس میں آپ نے کسی سائل کو دردنہیں کیا اور اگر کچھ نہ ہوتا تو اچھی بات سے سائل کو خوش کر دیتے تھے القصہ یہودیہ عورت نے آزمائش کے لیے اپنی لڑکی کو حضوری میں بھیجا اس نے حضوری میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میری ماں اس پیرہن شریف کو جس کو حضور زیب تن کیے ہوئے ہیں طلب کرتی ہے آپ نے فرمایا پھر آئیو جب وہ پھر حاضر ہوئی اور پیرہن شریف طلب کیا تو آپ حجرہ مقدسہ میں تشریف لے گئے اور پیراہن شریف اتار کر اس لڑکی کے حوالے کیا اور آپ برہنہ حجرہ کے اندر بیٹھ گئے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت نماز شروع کی تمام صحابہ تشریف آوری کے

Marfat.com

منتظر رہے حضور برہنگی کے سبب باہر تشریف نہیں لائے کہ آیۃ مذکورۃ الصدر نازل ہوئی مشکوۃ شریف میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی بڑا عالم تھا حضور ﷺ پر اس کے کچھ دینار قرض آتے تھے اس نے قرضہ کا تقاضہ کیا فرمایا میرے پاس کچھ نہیں ہے اس نے کہا میں آپ سے جدا نہیں ہوں گا جب تک میرا قرضہ نہیں ادا کر دیا جائے گا آپ نے فرمایا میں بھی تیرے پاس بیٹھتا ہوں چنانچہ آپ اس یہودی کے پاس بیٹھ گئے اور پانچ نمازیں آپ نے وہاں ادا کیں ظہر سے فجر تک گویا تمام رات اور آدھے دن اس کے پاس تشریف فرما رہے صحابہ اس یہودی کو ڈراتے تھے پھر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہودی قید کرے گا اور آپ کو باہر نکلنے سے منع کرے گا تو آپ نے فرمایا کہ مجھ کو میرے پروردگار نے ظلم سے منع کیا ہے اور یہ ظلم ہے کہ اس کا دین ادا نہ کروں اور اس سے جدا ہو جاؤں جب دن نکلا تو یہودی نے کہا۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۔

اور عرض کیا کہ آدھا مال میرا اللہ کی راہ میں تصدق ہے آگاہ ہو قسم خدا کی جو کچھ میں نے کیا اس لیے کیا کہ دیکھوں آپ کی صفت جو توریت میں لکھی ہے اور وہ صفت یہ ہے کہ محمد بن عبداللہ مکہ میں ان کی ولادت ہے۔ مدینہ میں ان کی ہجرت اور شام ان کا ملک ہے وہ درشت خو اور سخت کلام نہیں ہیں بازاروں میں چیخنے چلانے والے نہیں ہے۔ بیہودہ بات اور حد ادب سے گزرنے والے نہیں ہے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۔

یہ میرا مال ہے جو آپ کی رائے مبارک میں آوے کیجئے۔ حیا کی یہ کیفیت تھی کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ باکرہ لڑکی اپنے پردہ میں ہو آنحضرت ﷺ اس سے بھی زیادہ شرمیلے تھے (مشکوۃ) غضو کی یہ کیفیت کہ غزوہ احد میں کفار نابکار سے جو کچھ مظالم محاربہ اور مقاتلہ میں ظہور میں آئے وہ سب

marfat.com
Marfat.com

کچھ اٹھائے یہاں تک کہ دندان مبارک کے شہادت کی بھی نوبت پہنچی اس وقت صبر اور عفو ہی نہیں بلکہ شفقت اور رحمت کے تقاضہ سے ان کو اس جہل اور ظلم میں معذور جان کر ان کے حق میں دعا فرمائی۔

اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْن۔

یعنی اے اللہ میری قوم کو ہدایت کر کہ وہ مجھ کو نہیں جانتے۔ ایک روایت میں ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمْ۔

بھی آیا ہے یعنی اے اللہ ان کو بخش دے۔ صحابہ پر یہ شاق گزرا عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کاش کہ حضور بددعا فرماتے تا کہ یہ سب ہلاک ہو جاتے فرمایا میں لعنت اور بددعا کرنے والا نہیں پیدا ہوا ہوں بلکہ داعی بحق اور رحمت عالم ہو کر آیا ہوں۔ سبحان اللہ کیا حلم اور صبر اور رحمت ہے کیوں نہ ہو اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کی شان میں ارشاد فرما رہا ہے۔

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْن۔

یعنی ہم نے تم کو اے حبیب عالم کے لیے رحمت کر کے بھیجا ہے اور فرماتا ہے۔

وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ فِیْھِمْ۔

یعنی اللہ تو ایسا نہیں کہ ان کو عذاب دے حالانکہ آپ ان میں موجود ہیں الغرض آپ کے اوصاف اور اخلاق سب معجزات کی قسم سے ہیں کہ جن سے قوت بشری عاجز ہے لہٰذا اس جگہ اسی قدر کافی ہیں باقی کچھ معجزات میں بیان کیے جائیں گے۔

تری صورت تیری سیرت زمانہ سے نرالی ہے
تری ہر ہر ادا پیاری دلیل بے مثالی ہے
تجھی کو خلعت یکتائی عالم ملا حق سے
ترے ہی جسم پر موزوں قبائے بے مثالی ہے

Marfat.com

سَلِّمُوْا یَا قَوْمِ بَلْ صَلُّوْا عَلَی الصَّدرِ الْاَمِیْن مُصْطَفٰے
مَاجَاءَ اِلَّارَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّةٍ وِمَائَةَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّة۔

اے مظہر ذات خدا مشرق نور خدا
اے منبع نور وضیاء اے معدن جو دوسخا
اے خواجۂ ہر دوسرا اے پیشوائے انبیا
اے رہنمائے اتقیا اے مقتدائے اصفیا
اے مجتبیٰ اے مصطفیٰ اے مرتضیٰ اے مقتدا
اے ملتجا اے منتجا اے مبتغےٰ اے مرتضیٰ
خیر الورا اے نجم الہدیٰ شمس الضحےٰ عین التقےٰ
بحر العطےٰ غیث الندیٰ اے طور العلا نور السما
ہم مبدء عالم توئی ہم منشاء آدم توئی
ہم مظہر اعظم توئی ہم مصباح کنز اخفا
اے حسن تو آرام جان عشاق رویت انس و جان
دیدہ زمین و آسماں از حسن رویت اُنجلا۔
انوار تو محبوب حق اظہار تو مطلوب حق
دیدار تو دیدار حق اے مظہر نور خدا
دارم ہوا رے روئے تو افتادہ ام در کوئے تو
جان مید ہم بر بوئے تو اے بررخت صدجاں فدا
اے جان من جانان من دین من ایمان من
اے جان من اے جان من صد جان جان بر تو فدا
اے جان حقی رام تو مرغ دلش دردام تو
جان می دہد بہ نامِ تو ایں است ایں رامدعا

marfat.com
Marfat.com

تخلیق وتحویل نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
وتحویل نور مبارک از آدم علیہ السلام تا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ

مشکوۃ شریف میں حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اس چیز سے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے ساری ہی مخلوقات سے پہلے پیدا کیا تو آپ نے فرمایا وہ نور تیرے نبی کا ہے۔ مسند عبدالرزاق میں حضرت جابر سے اس طرح روایت ہے کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں اپنے ماں باپ کو آپ پر سے فدا کروں یہ تو فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کیا چیز پیدا کی تو حضور نے فرمایا کہ اے جابر سب سے اول اللہ تعالیٰ نے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا کیا پھر یہ نور قدرت الٰہی سے پھرتا رہا جب تک اللہ نے چاہا اور اس وقت لوح و قلم اور جنت اور دوزخ اور فرشتے اور زمین اور آسمان اور سورج اور چاند اور انس و جن سے کچھ نہیں تھا۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو اس نور کے یعنی اس پر کچھ زاید کر کے اس زائد نور کے چار جز کیے ایک جز سے قلم اور دوسرے سے لوح تیسرے سے عرش بنایا پھر چوتھے جز کے چار حصہ بنائے پس اول سے عرش کے اٹھانے والے یعنی آٹھ فرشتے اور دوسرے سے کرسی اور تیسرے سے باقی ملائکہ پیدا کیے پھر چوتھے جزو کے چار اجزا کیے اول سے آسمانوں کو دوسرے سے زمینوں کو تیسرے جز سے جنت و دوزخ کو پیدا کیا پھر چوتھے جز سے مومنوں کی آنکھوں کی بینائی اور مومنوں کے دلوں میں نور معرفت کو اور ان کی زبانوں کا نور

marfat.com
Marfat.com

کہ وہ کلمہ توحید ہے۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

پیدا کیا یہ حدیث مواہب لدنیہ میں ہے جس کی شرح علامہ زرقانی یوں کرتے ہیں کہ من نورہ میں جو اضافت نور کی ذات خداوندی کی طرف ہے وہ اضافت تشریفی ہے جیسے آیۃ وَنُفِخَ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِہٖ میں ہے اس سے ظاہر کرنا اس بات کا مقصود ہے کہ آپ کی پیدائش ایک عجیب چیز ہے اور آپ کی خاص شان ہے اور آپ کو بارگاہ الٰہی میں خاص مناسبت ہے اور یہ بھی بیان کرنا منظور ہے کہ آپ کے نور کو اپنے نور سے پیدا کیا پھر زرقانی لکھتے ہیں۔

لَا بِمَعْنٰی اَنَّھَا مَادَّۃٌ خُلِقَ نُوْرُہٗ مِنْھَا بَلْ بِمَعْنٰی تَعَلَّقَ الْاِرَادَۃُ بِہٖ بِلَاوَاسْطَۃِ شَیْءٍ فِیْ وُجُوْدِہٖ۔

یعنی اس اضافت سے یہ مراد نہیں ہے کہ اللہ کا نور مثل مادہ کے ہے جس سے آپ کا نور پیدا ہوا بلکہ اس اضافت سے یہ مراد ہے کہ ارادہ الٰہی کا تعلق آپ کے وجود سے بلاواسطہ کسی شئے کے ہوا صوفیائے کرام اسی نور کو جو سب سے اول و اقدم ہے حقیقت محمدیہ کہتے ہیں اور یہی تعینات میں اول تعین ہے کہ جو محیط تمام تعینات کو ہے اور سبب ظہور جملہ موجودات کا ہے اور یہی مرتبہ مظہر اتم مرتبہ اسم اللہ کا ہے پس جس طرح کہ اسم اللہ کہ رب محمد ﷺ ہے (ﷺ) مرتبہ وجوب میں اول واشمل تمام اسمائے واجبہ کا ہے اسی طرح یہ حقیقت محمدیہ جو مربوب اسم اللہ کی ہے (جل شانہ) مرتبہ امکان میں اول واشمل تمام ظہورات اسمائیہ کی ہے جو مسمّٰی عالم سے ہے۔ الغرض آپ کی اولیت تمام ہی امت کے نزدیک مسلم ہے اور اسی نور سے تمام مخلوقات علوی سفلی ارواح اشباح عرش کرسی لوح قلم بہشت دوزخ فلک ملک جن انس زمین آسمان دریا پہاڑ درخت وغیرہ سب ہی کچھ پیدا ہوئے۔

وَصَلَّ اللّٰہُ عَلٰی نُوْرٍ کزو شد نور ہا پیدا
زمیں از حب اوسا کن فلک در عشق او شیدا

marfat.com
Marfat.com

محمد احمد و محمود دے راخا لقش بستود
کزو شد بود ہرموجود و زو شد دیدہا بینا
اگر ذات محمدؐ رانیا ور دے شفیع آدم
نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجینا
نہ ایوب از بلا راحت نہ یوسف حشمت و شوکت
نہ عیسیٰ آن مسیحا دم نہ موسیٰ آن ید بیضا
زشرح سینہ اش جای الم نشرح لک برخواں
زمعراجش چہ میپرسی کہ سبحان الذی اسرای

مواہب میں لکھا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کے نور کو پیدا کیا اور اس سے انوار انبیا علیہم الصلوۃ والسلام ظاہر ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے حضور کے نور سے فرمایا کہ ان انوار کو ملاحظہ کیجئے پس آپ کے نور نے سب کے نوروں کو ڈھانپ لیا اس وقت سب نے عرض کیا کہ الٰہی یہ نور کس کا ہے جس کے نور نے ہمارے نوروں کو چھپا دیا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ نور محمد بن عبداللہ کا ہے اگر اس پر ایمان لاؤ تو تم کو انبیا کرتا ہوں سب نے عرض کیا کہ یا رب ہم سب اس کی نبوت پر ایمان لائے پس رب العزت جل وعلا نے فرمایا کہ میں گواہ ہوا تمہارے اوپر یہ ہیں معنی قول سبحانہ تعالیٰ کہ جو ارشاد ہے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَا اٰتَیْتُکُمْ مِنْ کِتَابٍ وَحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَاءَکُمْ رَسُوْلٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ قَالَ اَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ قَالُوْا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْہَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِنَ الشّٰہِدِیْنَ ۝

اس سے ثابت ہوا کہ حضور نبی الانبیا ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ نے شب اسرا میں تمام انبیا کی امامت فرمائی اور قیامت میں تمام ہی انبیا آپ کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے حدیث شریف میں وارد ہے۔

marfat.com
Marfat.com

كُنْتُ نَبِيًّا وَاٰدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ والْجَسَدِ۔

یعنی میں نبی تھا اور آدم درمیان روح اور جسد کے تھے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ آپ کی نبوت ملائکہ اور ارواح انبیاء میں ظاہر تھی بلکہ روح مبارک اس عالم میں مربی اور مفیض ارواح انبیا تھی۔

نظم

از فروغ تست روشن دین و دنیا ہر دوجا
برتو بادا از خدا صلوٰۃ یا بدر الدجیٰ
کے ملک کر دے بہ پیش آدمِ خاکی سجود
نور تو دروے نبودی گر و دیعت ای حدیٰ
از بہار لطف تو سر سبز باغ کائنات
وزنسیم فیض تو شاداب تر روض الصفا
بے نہ بردے ہیچ کس تا منزل حق الیقین
گر نبودے ذات پاکت اندریں رہ مقتدا

صَلَواةُ اللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَاَنْبِيَاءِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجَمِيْعِ خَلْقِهٖ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

مدارج میں ہے کہ جب حق سبحانہ نے حضرت آدم صفی اللہ کو پیدا کیا تو اس نور کامل السرور کو حضرت ابوالبشر علیہ السلام کی پیشانی مبارک میں رکھا ایک روایت میں آیا ہے کہ پشت میں رکھا اور پیشانی مبارک میں رکھا۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ پشت میں رکھا اور پیشانی سے وہ نور چمکتا تھا پھر تمام ہی بدن میں وہ سرایت کر گیا حق تعالیٰ نے اس نور کی برکت سے حضرت آدم علیہ السلام کو جمیع مخلوقات

marfat.com
Marfat.com

کے اسماء تعلیم فرمائے اور ملائکہ کا مسجود گردانا بعد ازاں حضرت شیث علیہ السلام پر منتقل ہوا پھر اسی طرح اصلاب طاہرہ اور ارحام فاخرہ میں انتقال فرماتا ہوا حضرت عبدالمطلب کی صلب مبارک میں نزول اجلال فرمایا مواہب لدنیہ میں ہے کہ نور مبارک جب حضرت عبدالمطلب میں منتقل ہوا اور وہ جوان ہوگئے تو ایک دن حطیم میں سو گئے۔ جب آنکھ کھلی تو دیکھا کہ آنکھ میں سرمہ لگا ہوا ہے سر میں تیل پڑا ہوا ہے اور حسن و جمال کا لباس زیب ہے اس حال کو دیکھ کر ان کو سخت حیرت ہوئی ان کے والد ان کو کانہان قریش کے پاس لے گئے اور سارا واقعہ بیان کیا انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا نکاح کا حکم فرمایا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اول قیلہ سے نکاح کیا اور جب ان کی وفات ہوگئی تو فاطمہ سے نکاح کیا جن سے حضرت عبداللہ پیدا ہوئے۔ حضرت عبدالمطلب کے بدن سے مشک کی خوشبو آتی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور آپ کی پیشانی میں چمکتا تھا جب قریش میں سخت قحط پڑتا تھا تو عبدالمطلب کا ہاتھ پکڑ کر جبل ثبیر کی جانب جاتے تھے اور ان کے ذریعہ حق تعالیٰ کے ساتھ تقرب ڈھونڈتے تھے اور بارش کی دعا کرتے تھے پس اللہ تعالیٰ نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ان کو باران عظیم مرحمت فرماتا تھا۔ شواہد النبوۃ اور معارج النبوۃ میں لکھا ہے کہ جب نور پر سرور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم عبدالمطلب کی پشت سے آپ کی دادی فاطمہ کے رحم میں منتقل ہوا اور آپ کے والد حضرت عبداللہ پیدا ہوئے تو اہل کتاب نے فوراً حدود شام کے اندر ایک دوسرے کو مطلع کیا کہ پیغمبر آخر الزمان کے والد ماجد مکہ معظمہ کے اندر ظاہر ہوگئے ہیں۔ ان لوگوں نے کتب آسمانی کے ذریعہ معلوم کرلیا تھا کہ جس وقت جبہ خونی حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کا جو ان کے ہاں تبرکاً رکھا ہوا تھا پھر تازہ خون آلود ہو جاوے وہ وقت نبی آخر الزمان کے والد کی پیدائش کا ہوگا چنانچہ بعد معائنہ اس علامت کے سب نے حضرت عبداللہ کی ولادت پر اتفاق کیا اب آتش حسد کا نون سینہ کے اندر مشتعل ہونے لگی عداوت اور دشمنی سے قتل کی فکر میں رات دن رہنے

marfat.com

Marfat.com

لگے چند بار اسی ناپاک ارادہ سے مکہ میں آئے گئے یہ برکت نور محمد ﷺ حضرت عبداللہ پر قابو نہ پایا ایک روز دلاوران یہود نے آپس میں بیعت کی کہ جب تک اپنے ارادہ میں کامیاب نہ ہوں ہرگز شام کو واپس نہ لوٹیں آخر روانہ مکہ مکرمہ ہوئے اور راتوں خفیہ خفیہ منزل طے کرتے ہوئے مکہ معظمہ پہنچے اور منتظر فرصت اور موقع کے رہے حضرت عبداللہ ایک دن شکار کے واسطے تنہا جنگل میں تشریف لے گئے یہودیوں نے اس وقت کو غنیمت جان کر حضرت عبداللہ پر حملہ کیا اتفاقاً اسی دن اسی جنگل میں وہب بن عبدمناف حضرت آمنہ خاتون کے والد بھی شکار کے لیے جا نکلے دیکھتے کیا ہیں کہ یہود سراپا غنود تلوار زہر آلود کھنچ کر حضرت عبداللہ کی طرف بقصد ہلاکت متوجہ ہوئے با قتضائے حمیت عرب انہوں نے چاہا کہ یہودیوں کے حملہ کو دفع کریں کہ اچانک ایک جماعت غیب سے ابلق گھوڑوں پر سوار آمود ہوئی اور ان سب کو آپ سے جدا کر دیا۔ وہب بن عبد مناف نے جو یہ کیفیت دیکھی متحیر ہو گئے اور دل میں ٹھان لی کہ اپنی بیٹی آمنہ کا نکاح ان کے ساتھ کروں گا گھر میں پہنچ کر اپنی بیوی سے تمام قصہ بیان کیا اور ان کو عبدالمطلب کی خدمت میں اس مطلب کے لیے بھیجا۔ مادر آمنہ نے صورت حال عبدالمطلب سے بیان کی عبدالمطلب پہلے ہی اپنی بیوی سے کو کہ حضرت آمنہ کے چچا کی بیٹی اور حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی ماں تھیں ان کی خوبصورت اور پاکیزگی طینت سن چکے تھے نیز دیگر عورت قبیلہ نے بھی اس امر پر اتفاق کیا کہ فی الواقعہ اس زمانہ میں آمنہ خاتون سے بڑھ کر کوئی عورت اطیب و اشرف و عاقلہ نہیں ہے پس عبدالمطلب اس امر پر راضی ہو گئے۔

نسب نامہ پدری حضرت عبداللہ ؓ

حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن

marfat.com
Marfat.com

مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان یہاں تک تو تمام محدثین اور مورخین کا اتفاق ہے اس کے آگے حضرت اسماعیل ذبیح اللہ تک اور ان سے آگے حضرت آدم صفی اللہ علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام تک تکثیر اور تقلیل تقدیم اور تاخیر اسماء کے اندر اختلاف ہے۔

نسب نامہ مادری حضرتُ عبداللہ رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن فاطمہ بنت عمرو بن عمران بن مخزوم بن یقظہ بن مرہ پھر اس کے آگے وہ ہی جو حضور ﷺ کا نسب شریف ہے۔ (معارج)

نسب نامہ پدری حضرت آمنہ خاتون رضی اللہ عنہا

حضرت آمنہ بنت وہب بن عبدمناف بن زہرہ بن کلاب پھر آگے وہ ہے جو حضور ﷺ کے نسب نامہ میں ہے۔ (معارج النبوۃ)

نسب نامہ مادری حضرت آمنہ خاتون رضی اللہ عنہا

حضرت آمنہ بنت مرہ بنت ام حبیبہ بنت قلادہ بنت امیہ بنت وہب بنت عاتکہ بنت عوف بن لوی پھر آگے وہ ہے جو حضور کا نسب نامہ ہے۔ (معارج)

حضرت عبداللہ کی عمر اس وقت پچیس یا تیس برس کی تھی حضرت عبداللہ کی صورت اور صفائی سیرت سارے قریش میں ممتاز اور مشہور تھی بوجہ اس کے کہ نور محمدی ﷺ کی شعاعیں ان کی طلعت زیبا سے نمودار تھیں اقارب واجانب آپ کی دامادی کی دل سے خواہش رکھتے تھے بت خانہ میں اگر جا نکلتے تو بتوں کے اندر سے فریاد پیدا ہوتی کہ اے عبداللہ ہرگز ہمارے پاس نہ آنا کہ آپ کی پیشانی میں نور رسول آخرالزمان ہے کہ ہلاکت بتوں اور بت پرستوں کی اس کے ہاتھ ہے۔

صَلِّ یَارَبِّ عَلٰی رَأسِ فَرِیقِ النَّاسِ
مِنْہُ لِلْخَلْقِ اَمَانٌ بِزَمَانِ الْبَاسِ

marfat.com
Marfat.com

رحمت بھیج اے پروردگار آدمیوں کے گروہ کے سردار پر
جن سے خلقت کو امن ہے زمانہ شدت میں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ عَلٰی قَلْبِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُلُوْبِ وَصَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ۔

❁ ❁ ❁

marfat.com
Marfat.com

تحویل نور مبارک از صلب حضرت عبداللہ ﷺ در بطنِ شریف آمنہ خاتون رضی اللہ عنہا

کیا مژدۂ جاں بخش سنائے گا قلم آج
کاغذ پہ جو سوناز سے رکھتا ہے قدم آج
آمد ہے یہ کس بادشہ عرش مکاں کی
آتے ہیں فلک سے جو حسیناں ارم آج
کس گل کی ہے آمد کہ خزاں دیدہ چمن میں
آتا ہے نظر نغمۂ گلزار ارم آج
نذرانہ میں سر دینے کو حاضر ہے زمانہ
اس بزم میں کس شاہ کے آتے ہیں قدم آج
کس چاند کی پھیلی ہے ضیا کیا یہ سماں ہے
ہر بام پہ ہے جلوہ نما نور قدم آج
کھلتا نہیں کس جان مسیحا کی ہے دعوت
بت بولتے ہیں قالب بیجاں میں ہے دم آج
بت خانوں میں وہ قہر کا کہرام پڑا ہے
مل مل کے گلے روتے ہیں کفار و صنم آج
کعبہ کا ہے نغمہ کہ ہوا لوث سے میں پاک
بت نکلے کہ آئے مرے مالک کی قدم آج

marfat.com
Marfat.com

تسلیم میں سر وجد میں دل منتظر آنکھیں
کس پھول کے مشتاق میں مرغان حرم آج
ظاہر ہے کہ سلطان دو عالم کی ہے آمد
کعبہ پہ ہوا نصب جو یہ سبز علم آج
ہاں مفلسو خوش ہو کہ ملا دامنِ دولت
تر دامنو مژدہ کہ اٹھا ابر کرم آج

معارج النبوۃ میں لکھا ہے کہ منیٰ میں جمرۃ الوسطیٰ کی قریب حضرت عبداللہ کا نکاح بی بی آمنہ کے ساتھ شب جمعہ کو منعقد ہوا اور اسی منزل میں شب زفاف واقعہ ہوئی اور اسی شب میں۔

بسا علیکہ تفاخر کند بان انجم
بطالعیکہ تولد کند بداں تقویم

نطفہ زکیہ مصطفویہ و درۂ مبارکۂ محمدیہ نے شکم آمنہ کے اندر انتقال فرمایا حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ اس شب کو شب قدر سے افضل تر فرماتے ہیں کہ خیرات و برکات و کرامات و سعادات جیسی شب جمعہ میں مومنوں پر نازل ہوتی ہیں قیامت تک کسی رات میں نہیں ہوتی ہیں اس رات میں دو سو مورتیں رشک کی وجہ سے مر گئیں اور چند خواتین محتشمہ قریش مرض طیش میں مبتلا ہوئیں آسمانوں پر ملائکہ نے فرش ابریشم بچھایا۔ جبریل علیہ السلام نے نزول فرما کر ایک علم سبز بام کعبہ پر نصب کیا اور تمام روئے زمین پر بشارت پہنچائی کہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم آمنہ کے شکم کے اندر داخل ہو گیا تخت ابلیس لعین اوندھا ہو گیا چالیس شبانہ روز وہ لعین دریاؤں میں سر پھوڑتا پھرا پھر بعد ازاں کوہ ابو قبیس کے نیچے آ کر فریاد وزاری کی اس کی تمام اولاد اس کے پاس جمع ہوئی اور حال دریافت کیا کہا کہ اے فرزندو جانو کہ ہلاکت ہماری محقق ہو گئی محمد بن عبداللہ نے رحم آمنہ کی اندر قرار پکڑ لیا۔ نور ساطع اور سیف قاطع کے ساتھ وہ مبعوث ہوگا از لام کو باطل کرے گا بتوں کو توڑے گا

marfat.com
Marfat.com

عدل و انصاف سے زمین کو بھر دے گا۔ زمین کو مساجد سے مانند آسمان کے پرنور و منور کر دے گا۔ تمام دنیا میں توحید ظاہر ہوگی اس کی امت فاضل ترین امم ہوگی۔ تمام بھلائیاں ان کی طرف منسوب ہوں گی۔ کھانے اور پینے میں اول خدا کا نام لیں گے امر معروف و نہی منکر ان کا شعار ہوگا۔ فقیروں اور مسکینوں کے تصدق اور احسان سے دل خوش کرنے والے ہوں گے۔ صلہ رحمی کریں گے ہم کو ان اعمال حسنہ کی وجہ سے ان پر دسترس نہ ہوگی ایک نے شیطان کی اولاد میں سے شیطان کی تسکین خاطر کے لیے کہا کہ اے ہمارے سردار انسان سات طبقے پر ہیں چھ طبقے گزر گئے جن کی عمریں بھی ان سے زیادہ تھیں اور قوت میں بھی ان سے زیادہ تھے جب ان کے ساتھ ہم نے جو چاہا کیا تو ان کے ساتھ بھی ہم جو چاہئیں گے کریں گے ابلیس نے کہا کہ تم کو ان پر کسی طرح بھی قدرت نہ ہوگی انہیں حمیدہ خصائل کے سبب جو اوپر مذکور ہوئے۔ تب سب نے کہا کہ ہم ان کے دلوں پر ان کی آرزوں کو منتشر کریں گے اور ظلم و تعدی کو ان کی مذاق جان میں شیریں کر دکھلا دیں گے تا کہ بسبب اس کے ہلاک ہوں ابلیس لعین کو فی الجملہ بشاشت حاصل ہوئی کہا کہ اب میری آنکھ کو تم سے ٹھنڈک پہنچی۔ صاحب معارج فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کو یہ حکایت یاد رکھنی چاہئے۔

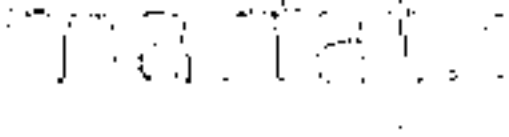

marfat.com
Marfat.com

اشعار مثنوی شریف

طفل جاں از شیر شیطاں بازکن
بعد ازانش با ملک انباز کن
تا تو تاریک و ملول و تیرہ
داں کہ بادیو لعین ہمشیرہ
در گلو ماند خسِ او ، سالہا
چسپت آں خس مہر جاہ و مالہا
مال مار آمد کہ دروے زہر ہاست
واں قبول و سجدۂ خلق اژدہاست
مال خس باشند چوہست اے بے ثبات
در گلوبت مانع آب حیات

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس رات میں تمام ہی کاہنانِ عرب کو آپ کے نقل کیے جانے کی اطلاع ہوگئی تھی آپس میں ایک دوسرے کو اعلام و اطلاع کرتا تھا اور کہتا تھا کہ وہ وقت آگیا کہ دنیا ابوالقاسم ﷺ کے نور سے منور ہو جائے تمام ہی حیوانات قریش اس رات گویا ہوگئے کہ مادر محمد ﷺ حاملہ ہوگئیں۔

خلق میں وہ نور حق جب جلوہ گر ہونے لگا
فضل خالق کا ہمارے حال پر ہونے لگا

marfat.com
Marfat.com

ذکر آمد کا ترے باہم گر ہونے لگا
خیر کی آئی گھڑی کافور شرمانے لگا
عرش کا تارا اتر آیا ہے فرش خاک پر
روکش فردوس عبداللہ کا گھر ہونے لگا

اس رات کی صبح کو تمام دنیا کے بت اوندھے منہ پڑے ہوئے تھے۔ تمام دنیا کے بادشاہوں اور فرمانرواؤں کی زبانیں گونگی ہوگئی تھیں سب کے تخت صبح کو اوندھے پڑے ملے اس رات کو کوئی گھر ایسا نہ تھا جو روشن نہ ہوگیا ہو۔

حضرت آمنہ خاتون رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے اوپر علامات حمل سے کوئی علامت ظاہر نہیں ہوئی نہ ضعف تھا نہ کچھ اور بجز اس کے کہ ایام بند ہو جاویں چھ ماہ تک مجھ کو یہ نہیں معلوم ہوا کہ میں حاملہ ہوں۔ بعد انقضائے چھ ماہ ایک شخص خواب اور بیداری کے درمیان میرے پاس آیا اور اس نے کہا کہ اے آمنہ تجھ کو اپنے حمل سے کچھ خبر ہے میں نے کہا کہ نہیں کہا کہ تم اس امت کے پیغمبر کے ساتھ حاملہ ہو اس سے مجھ کو یقین ہوا۔

شکم مادر جو وہ گوہر یکتا آیا
مرحبا صل علی سب کی بناتا آیا
کام لاکھوں کا بناتا ہوا آتا ہے حبیب
یہ وہ ہے آگ میں اب باغ لگاتا آیا

جب وضع حمل کا وقت نزدیک آیا تو اسی کہنے والے نے مجھ سے کہا

أُعِيذُكَ بِالصَّمَدِ الْوَاحِدِ مِنْ شَرِّ كُلِّ حَاسِدٍ

اور کہا کہ جب تیرے فرزند پیدا ہو تو اس کا نام محمدؐ رکھنا میں نے اس کلمہ کی تکرار کر کے یاد رکھا۔ عورتوں سے میں نے بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ اے آمنہ اپنے کانوں میں اور گردن میں دو حلقے لوہے کے ڈال لو میں نے ان عورتوں کے کہنے سے ایسا ہی کیا تھوڑی دیر کے بعد پھر وہی شخص غیبی نمودار ہوا اور اس نے وہ

marfat.com
Marfat.com

حلقے توڑ کر پھینک دیئے اور کہا کہ پھر ایسا مت کرنا حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ اول حمل کے اندر میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک نور مجھ سے ظاہر ہوا جس کی روشنی میں میں نے محل بصرہ کے دیکھ لیے حضرت عمر بن قتیبہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے سنا جو خزانہ علم تھے کہ جب حضرت آمنہ کے وضع حمل کا وقت آیا اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ سب آسمانوں کے دروازے کھول دیں اور جنت کو آراستہ کریں اور اس کے دروازے کھول دیں اور فرشتوں کو حاضر ہونے کا حکم ہوا پس وہ زمین پر ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے تھے پہاڑوں کو سر بلندی حاصل ہوئی اور دریاؤں کو جوش ہوا اور دریائی جانور ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے تھے سب آسمانوں کے فرشتوں نے شیطان کو پکڑ کر ستر طوق گلے میں ڈال کر دریائے اخضر کی تہ میں اوندھے منہ پھینک دیا اور سرکش شیطانوں کو بیڑیوں میں جکڑ دیا۔ آفتاب کو اس دن ایک بہت بڑا نور دیا گیا اس کے سر پر ستر ہزار حوریں ہوا میں محمد ﷺ کی ولادت کے انتظار میں کھڑی تھیں اور اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کی عورتوں کو حکم دیا کہ اس سال میں تمام لڑکے جنیں آنحضرت کی تعظیم و تکریم کے لیے اور تمام دنیا کے درخت باواز ہوئے خوف امن سے مبدل ہوگیا جبکہ آنحضرت ﷺ پیدا ہوئے تمام روئے زمین نور سے پر ہوگئی اور ملائکہ نے آپس میں خوشی کی ہر ایک آسمان پر ایک ستون زبرجد کا اور ایک یاقوت کا بنایا جس سے آسمان روشن ہوگیا اور وہ ستون آسمانوں پر معروف و مشہور ہیں حضور علیہ السلام نے شب معراج میں ان کو ملاحظہ فرمایا فرشتوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ ستون آپ کی ولادت کی مبارکباد میں بنائے گئے ہیں اور جس شب میں حضور پیدا ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے نہر کوثر کے ہر دو جانب ستر ہزار درخت مشک اذفر کے اگائے اور ان کے پہلوں کو جنتیوں کا بخور بنایا تمام آسمان پکارتے تھے اللہ کو ساتھ سلامتی کے اور تمام بت اوندھے گر پڑے مگر لات اور عزیٰ اپنی جگہ سے نکل گئے اور پکارتے تھے تباہی ہے قریش کی آگیا ان کے پاس امین اور صدیق اور

marfat.com
Marfat.com

نہیں خبر قریش کو کہ ان کے ساتھ کیا ہوگا اور کعبہ کے جوف سے چند روز تک یہ آواز آتی رہی کہ اب میرا انور مجھ میں واپس آگیا اب میری زیارت کرنے والے آئیں گے اور اب میں جاہلیت کی نجاستوں سے پاک ہوگیا اے عزیٰ تو ہلاک ہوگیا تین دن تک خانہ کعبہ کو زلزلہ رہا یہ اول علامت ہے جو قریش نے آنحضرت کے پیدا ہونے کے وقت دیکھی (اخرجہ ابونعیم) کتب معتبرہ میں ہے کہ پیش از تحویل نور مبارک آنحضرت ﷺ قریش چند سال سے عذاب قحط میں اس قدر مبتلا تھے کہ کوئی درخت سبز نہیں رہا تھا چوپائے دبلے ہوگئے تھے جب آنحضرت ﷺ کے ساتھ حضرت آمنہ حاملہ ہوئیں مینہ برسا ندیاں جاری ہوگئیں درخت سرسبز ہوگئے پانی سے سیراب ہو کر سب کے حال ٹھیک ہوگئے چنانچہ اس سال کا نام عام الفتح والفرح والاجماج رکھا گیا۔

صَلِّ يَارَبِّ عَلٰى مَنْ هُوَ فِيْ حَرِّ غَلٍ
كُلَّ مَنْ يَظْمَاءُ يَسْقِيْهِ رَحِيْقَ الْكَاسِ

"رحمت بھیج میرے پروردگار اس ذات پر جو قیامت کی گرمی میں جو پیاسا ہوگا اس کو شراب طہور کا پیالہ پلائیں گے۔"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الْمَبْعُوْثِ رَحْمَةً لِكُلِّ الْاَنَامِ وَالْمُخْتَارِ لِلسِّيَادَةِ وَالرِّسَالَةِ قَبْلَ خَلْقِ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

marfat.com
Marfat.com

ولادت باسعادت

مبارک ہو وہ شہ پردہ سے باہر آنے والا ہے
گدائی کو زمانہ جس کے در پر آنے والا ہے
فقیروں سے کہو حاضر ہوں جو مانگیں گے پائیں گے
کہ سلطان جہاں محتاج پرور آنے والا ہے
کہاں ہیں ٹوٹی امیدیں کہاں ہیں بے سہارے دل
کہ وہ فریاد رس بیکس کا یاور آنے والا ہے
ٹھکانا بے ٹھکانوں کا سہارا بے سہاروں کا
غریبوں کی مدد بیکس کا یاور آنے والا ہے
برآئیں گی مرادیں حسرتیں ہو جائیں گی پوری
کہ وہ مختار کل عالم کا سرور آنے والا ہے
مبارک دردمندوں کو ہو مژدہ بے قراروں کو
قرار دل شکیب جان منظر آنے والا ہے
گنہگاروں نہ ہو مایوس تم اپنی رہائی سے
مدد کو وہ شفیع روز محشر آنے والا ہے
جھکائے لا نہ کیوں تاروں کو شوق جلوۂ عارض
کہ وہ ماہ دل آرا اب زمیں پر آنے والا ہے
کہاں ہیں بادشاہان جہاں آئیں سلامی کو
کہ اب فرماں روائے ہفت کشور آنے والا ہے

marfat.com
Marfat.com

سلاطین زمانہ جس کے در پر بھیک مانگیں گے
فقیروں کو مبارک وہ تونگر آنے والا ہے
یہ سامان ہو رہے تھے مدتوں سے جس کی آمد کے
وہ ہی نوشاہ با صد شوکت و فر آنے والا ہے
وہ آتا ہے کہ ہے جس کا فدائی عالم بالا
وہ آتا ہے کہ دل عالم کا جس پر آنے والا ہے

مدارج النبوۃ میں لکھا ہے کہ حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ جب میرے دردِ زہ شروع ہوا تو میں بوجہ تنہائی کے خائف و ہراساں ہوئی اور مہیب اور عظیم آوازوں کے سننے سے پریشان ولرزاں، تو کیا دیکھتی ہوں کہ ایک سفید مرغ نے میرے دل پر اپنے بازو ملے کہ وہ خوف اور ترس سب جاتا رہا۔ پھر دیکھا کہ شربت سفید رکھا ہے میں نے اس کو پیا پیتے ہی دل میں قرار آیا پھر ایک روشنی نمودار ہوئی جس کے اندر کچھ عورتیں حسینہ جمیلہ بلند قامت والی نظر آئیں میں متعجب ہوئی کہ یہ کہاں سے آگئیں۔ میں تو اکیلی تھی تو ان میں سے ایک نے کہا کہ میں آسیہ فرعون کی بیوی ہوں دوسری نے کہا کہ میں مریم بنت عمران ہوں اور یہ عورتیں حوران بہشتی ہیں کہ جو ہمارے ہمراہ ہیں۔ پھر ایک جماعت ہوا میں کھڑی ہوئی نظر آئی جن کے ہاتھوں میں نقرۂ ابریق تھیں ان کی ہیبت سے مجھ کو پسینہ آگیا میرے ہر قطرہ پسینہ میں مشک کی خوشبو آتی تھی اسی حالت میں پردہ میرے آگے سے جو اٹھا تو مشرق اور مغرب سب ہی میرے اوپر کھل گیا تین علم میں نے دیکھے ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں تیسرا بام کعبہ پر الحاصل عہد حضرت آدم علیہ السلام سے چھ ہزار سات سو پچاس اور عہد حضرت نوح علیہ السلام سے چار ہزار ایک سو نوے برس اور عہد حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تین ہزار ستر برس اور واقعہ اصحاب فیل سے پچپن روز بعد جب وہ مجلی حمل پورے نو ماہ کے اندر بدر کامل بن گیا تو بموجب قول مشہور ماہ ربیع الاول کی بارہویں تاریخ یوم دوشنبہ کو صبح صادق کے

marfat.com
Marfat.com

وقت اس آفتاب نبوت اور رسالت نے بہزار جاہ وجلالت وشوکت وابہت برج شکم آمنہ سے طلوع فرمایا یعنی جناب رسول الثقلین و سیلتنا فی الدارین شفیع المذنبین انیس الغربین راحت العاشقین مرادا المشتاقین شمس العارفین سراج السالکین مصباح المتقربین جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ نے اس ظلمت کدہ عالم کو اپنے جمال جہاں آرا سے روشن اور منور فرمایا ۔

اٹھو کہ ذکر ولادت ہے سید آنام
ادب سے شوق سے دل سے پڑھو درود و سلام

marfat.com
Marfat.com

صلوۃ و سلام

يَـانَبِىْ سَلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلْ سَلَامُ عَلَيْكَ يَاحَبِيْبُ سَلَامُ عَلَيْكَ
صَلٰوة اللّٰه عَلَيْكَ اَشْرَقَ الشَّمْسُ عَلَيْنَا وَاخْتَفت منْهُ الْبُدُوْرُ
يَـانَبِىْ سَلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلْ سَلَامُ عَلَيْكَ يَاحَبِيْبُ سَلَامُ عَلَيْكَ
صَلٰوة اللّٰه عَلَيْكَ يَـاحَبِيْبِىْ يـا مُحَمَّد يَـاغُرُوْسَ الـخَافِقَيْنَ
يَـامُـؤَيَّد يَامُمَجَّد يَـاإِمَـامَ الْـقِبْلَتَيْنِ مَنْ يَرىٰ وَجْهَكَ يَسْعَدْ
يَـاكَرِيْمَ الْـوَالِدَيْنِ يَـانَبِىْ سَلَامُ عَلَيْكَ اَنْتَ شَمْسٌ اَنْتَ بَدْرٌ
اَنْـتَ نُـوْرٌ فَوْقَ نُـوْرٍ مِثْلُ حُسْنِكَ مَارَاَيْنَا قَطُّ يَا وَجْهَ السُّرُوْرِ

صَلَـوٰةُ اللّٰه عَلَيْكَ عِدَدَ اَحْرُفِ السُّطُوْرِ

صلوۃ وسلام فارسی

الصلوٰۃ اے رحمۃ للعالمین والسلام اے حقدائے مرسلین
الصلوٰۃ اے بود شاہ انبیا والسلام اے رہنمائے اصفا
الصلوٰۃ اے سید خیر الانام والسلام اے سرور عالی مقام
الصلوٰۃ اے صاحب الکتاب والسلام اے شافع یوم الحساب
الصلوٰۃ اے گوہر درج صفا والسلام اے ماہ برج اصطفا
الصلوٰۃ اے قبلۂ ارباب دیں والسلام اے کعبۂ اہل یقیں
الصلوٰۃ اے افتاب رہبری والسلام اے حجتِ پیغمبری
الصلوٰۃ اے فرش تو عرش بریں والسلام اے چارکرت روح الامیں

marfat.com
Marfat.com

الصلوٰۃ اے معدن فضل و کرم والسلام اے مخزنِ جودِ اتم
الصلوٰۃ اے جلوہ حسنِ ازل والسلام اے نور ذاتِ عالم یزل
الصلوٰۃ اے اسم اعظم اسمِ تو والسلام اے جانِ عالم جسم تو
الصلوٰۃ اے قبلۂ جانم توئی والسلام اے نورِ ایمانم توئی
الصلوٰۃ اے مقصد و مطلوب ما والسلام اے مطلب و محبوب ما
لصلوٰۃ اے سر اللہی توئی والسلام اے شان مولائی توئی

صلوٰۃ وسلام اردو

اے مدینہ کے تاجدار سلام اے غریبوں کے غمگسار سلام
تیری اک اک ادا پہ اے پیارے سودرد دیں فدا ہزار سلام
رب سلم کے کہنے والے پر جان کے ساتھ ہوں نثار سلام
میرے پیارے پہ میرے آقا پر میری جانب سے لاکھ بار سلام
میری بگڑی بنانے والے پر بھیج اے میرے کردگار سلام
اس پناہ گناہ گاراں پر یہ سلام اور کرور بار سلام
اس جواب سلام کے صدقے تاقیامت ہوں بے شمار سلام
ان کی محفل میں ساتھ لے جائیں حسرت جاں بے قرار سلام
پردہ میرا نہ فاش حشر میں ہو اے مرے حق کے راز دار سلام
وہ سلامت رہا قیامت میں
پڑھ لیے جس نے دل سے چار سلام

صلوۃ وسلام اردو

السلام اے نور اول السلام السلام اے صاحب عالی مقام
السلام اے مصدر سر سخن السلام اے کاشف امرا رکن

marfat.com
Marfat.com

السلام اے رحمتہ للعالمین — السلام اے صاحب عین الیقیں
السلام اے مجتبیٰ و مصطفیٰ — السلام اے سرور ہر دوسرا
السلام اے پیشوائے مرسلاں — السلام اے فخر ذات دلبراں
السلام اے درد مندوں کے شفیق — السلام اے متمندوں کے رفیق
السلام اے چارۂ بیچارگاں — السلام اے رہنمائے گمرہاں
السلام اے فخر ہر جن و بشر — السلام اے رونق شمس و قمر
السلام اے مرہم زخم جگر — السلام اے باعثِ نورِ نظر
السلام اے مالک جاں نثار — السلام اے بیقراروں کے قرار
ہم سب ہی کا ہے بس اب یہ مدعا — آپ کی الفت ہو سب کا مشغلہ

زندگی ساری اس دھن میں کٹے
جو مرے بس وہ اسی دھن میں مرے

marfat.com
Marfat.com

ثبوت قیام شریف

اس موقعہ پر مسلمان کھڑے ہو کر آنحضرت ﷺ پر درود سلام پڑھتے ہیں جیسا کہ اب پڑھا گیا۔ اس لیے مناسب ہے کہ کچھ اس کا بھی بیان کر دیا جائے۔ سوچنا چاہئے کہ اس قیام کا نام قیام تعظیمی ہے اور یہ سب مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضور کی وہ تعظیم جو غیر ممنوع طریقہ سے ہو مطلوب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ۔

تو یہ قیام بھی مفید تعظیم شان رسول اللہ ﷺ ہے۔ لہٰذا یہ بھی مطلوب ہے اور جو شئے مطلوب فی الدین ہوتی ہے وہ فرض ہوتی ہے یا واجب یا سنت یا مستحب پس اس قیام کی نسبت چاروں مذاہب کے علما کا مستحب ہونے پر اجماع ہے جیسا کہ عثمان حسن الدمیاطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

قَدِ اجْتَمَعَتِ الْاُمَّةُ الْمُحَمَّدِيَّةُ مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ عَلٰى اِسْتِحْسَانِ الْقِيَامِ وَهِيَ بِدْعَةٌ مُسْتَحَبَّةٌ لِمَا فِيْهِ مِنْ اِظْهَارِ الْفَرَحِ وَالسُّرُوْرِ وَالتَّعْظِيْمِ۔

یعنی جمع ہو گئی امت محمدیہ ﷺ اہل سنت والجماعت نے قیام کے مستحب ہونے پر۔ اس لیے کہ اس میں خوشی اور تعظیم کا اظہار ہے۔ اسی طرح علامہ عبدالرحمٰن سراج مفتی حنفی مکی نے تحریر کیا جب کہ علامہ موصوف سے سوال کیے گئے ان باتوں سے کہ مولود شریف کا دن معین کر کے پڑھنا اور خاص ولادت کے وقت قیام کرنا مکان کو زینت دینا خوشبو کا برتنا کچھ قرآن شریف سے پڑھنا مسلمانوں کو کھانا کھلانا کیسا ہے۔ چنانچہ سوال و جواب بعینہا یہ ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

سوال

مَا قَوْلُكُمْ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ فِیْ اَنَّ ذِكْرَمَوْلِدِ النَّبِیِّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقِيَامَ عِنْدَ ذِكْرِالْوِلَادَةِ خَامَّةً مَعَ تَعْيِيْنِ الْيَوْمِ وَتَزْيِيْنَ الْمَكَانِ وَاِسْتِعْمَالِ لِطِيْبِ وَقِرَائَةِ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ وَاِطْعَامِ الطَّعَامِ لِلْمُسْلِمِيْنَ هَلْ يَجُوْزُوَيُثَابُ فَاعِلُهٗ اَمْ لَا بَلِّيْنُوْا تُوْجِرُوْا۔

الجواب

اِعْلَمْ اَنَّ عَمَلَ الْمَوْلَدِ الشَّرِيْفِ بِهٰذِهِ الْكَيْفِيَةِ الْمَذْكُوْرَةِ مُسْتَحْسَنٌ مُسْتَحَبٌّ فَالْمُنْكِرُ مُبْتَدِعٌ لِاِنْكَارِهٖ عَلٰى شَيْئٍ حَسَنٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَالْمُسْلِمِيْنَ الَّذِيْنَ كَمَّلُوْا الْاِسْلَامَ كَالْعُلَمَاءِ الْعَامِلِيْنَ وَعُلَمَاءِ الْعَرَبِ وَالْمِصْرِ وَالشَّامِ وَالرُّوْمِ وَالْاَنْدُلُسِ كُلُّهُمْ رَأَوْهُ حَسَنًا مِنْ زَمَانِ السَّلَفِ اِلٰى الْاٰنَ فَصَارَاِجْمَاعًا وَالْاَمْرُالَّذِیْ ثَبَتَ بِالْاِجْمَاعِ فَهُوَحَقٌّ لَيْسَ بِضَلَالٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَى الضَّلَالَةِ فَعَلٰى حَاكِمِ الشَّرْعِ تَعْزِيْرُ مُنْكِرِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

یعنی تحقیق مولود شریف کرنا اس کیفیت مذکورہ کے ساتھ مستحسن و مستحب ہے اس کا منکر بدعتی ہے کیونکہ اس نے انکار کیا ایسی چیز کا جو اللہ اور مسلمانوں کے نزدیک اچھی ہے جیسا کہ حدیث ابن مسعود میں آیا ہے کہ جس چیز کو مسلمان اچھا جانیں وہ اللہ کے نزدیک اچھی ہے اور مسلمانوں سے مراد کامل مسلمان ہیں جیسے علمائے عاملین اور عرب اور مصر اور شام اور روم اور اندلس کے سب علماء نے اس کو اچھا جانا ہے۔ سلف سے اب تک پس اجماع ہوگیا اور جو چیز اجماع سے

marfat.com
Marfat.com

ثابت ہے وہ حق ہے گمراہی نہیں ہے رسول ﷺ نے فرمایا ہے کہ میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی۔ پس حاکم شرع پر لازم ہے کہ اس کے منکر کو تعزیر دے اور اللہ بہتر جاننے والا ہے اس فتوے پر علاوہ عبدالرحمٰن سراج حنفی مفتی مکی کے چاروں مذہب کے علماء کے (94) مہریں بالاتفاق رائے ثبت ہیں۔ یہ علامہ عبدالرحمٰن وہ بزرگ ہیں جن کی نسبت مولانا الحاج مہاجر فی اللہ مولانا رحمۃ اللہ قدس سرہ جو مخاطب بخطاب پایہ حرمین شریفین ہیں۔ جن کی حقانیت اور تبحر علمی مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی وہابی اور خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی وہابی کو بھی اقرار ہے۔ چنانچہ براہین کے صفحہ 18 میں ان کی نسبت شیخ العلما اور صفحہ 226 کے اندر تمام علما مکہ پر فایق ہونا تحریر کیا ہے وہ تقدیس کے صفحہ 310 میں یوں تحریر فرماتے ہیں کہ شیخ عبدالرحمان سراج نے بیس برس منصب قضا پر قیام کیا اس بیس برس میں صغیر اور کبیر موافق مخالف ان کی دیانت کے قائل ہیں۔ اسی طرح شاہ احمد سعید نقشبندی اور مولانا عبدالحق شیخ الدلائل رحمہا اللہ نے بھی اپنے رسائل کے اندر فتوے مرتبہ علمائے حرمین الشریفین درج کیے ہیں جن میں استحسان اور استحباب قیام کا درج ہے جس کا جی چاہے وہ ان فتووں کو انوار ساطعہ والد راالمعظم فی حکم عمل مولود النبی الاعظم وغیرہ میں دیکھ لے علامہ عبدالرحمٰن سراج مفتی کے والد بزرگوار علامہ عبداللہ سراج مفتی حنفی حرم شریف بھی اس قیام کی نسبت یہ تحریر فرماتے ہیں۔

أَمَّا الْقِيَامُ اِذَا جَاءَ ذِكْرُ وِلَادَتِهٖ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْمَوْلِدِ الشَّرِيْفِ تَوَارَثَهُ الْاَئِمَّةُ الْاَعْلَام وَاَقَرَّهُ الْاَئِمَّةُ الْحُكَّامُ مِنْ غَيْرِ تَكْيِيْرِ مُنْكِرٍ وَزَدْرَادٍ۔

یعنی اس قیام پر ائمہ اعلام اور ائمہ حکام میں سے کسی نے ردا اور انکار نہیں کیا بلکہ سب نے مقرر رکھا ہے اور سب نے جاری رکھا ہے یہ عبداللہ سراج ایسے وحید العصر اور علامۃ الدہر ہیں جن کی نسبت حضرت مولانا شاہ احمد سعید صاحب

marfat.com
Marfat.com

نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ اس طرح تحریر فرماتے ہیں (مولانا عبداللہ سراج حنفی مفتی محدث حرم شریف یکتائے عہد خویش بودور اس ورئیس فرقہ محدثہ بزانوئے ادب در درس ایشان می نشست و اعتراف بجا معیت مولانا موصوف می نمود) ہندوستان میں کون ایسا ہے جو مولانا شاہ احمد سعید کو نہیں جانتا ہو پھر بقول شاہ صاحب موصوف ایسے علامہ یکتائے روزگار کا قیام کو جائز رکھنا جس کی جامعیت اور کاملیت کا بڑے بڑے محدثین وقت کو اعتراف تھا کیسی بڑی سند ہے پھر خوبی یہ ہے کہ وہ اپنے سے پہلے بڑے بڑے علما اور ائمہ اعلام سے متوارث ہونا بلانکیر تحریر فرما رہے ہیں جیسا کہ ابھی ان کی عبارت تحریر ہو چکی سو اس سے بھی اجماع ثابت ہوا پس اب بعد اجماع ولوارث اس میں کلام کرنا خرق اجماع ہے۔ یہ ہی وجہ ہے جو علمائے حرمین شریفین وغیرہ نے منکر قیام پر تعزیر کا حکم جاری کیا۔ بعض جو یہ کہتے ہیں کہ فاکہانی مغربی نے اس اجماع کا انکار کیا ہے تو قطع نظر اس کے کہ اس کا محققین جواب دے چکے ہیں اگر تنزلاً اجماع کا نہ ہونا تسلیم بھی کر لیا جاوے تب بھی اس پر ایک بڑی جماعت علمائے محققین کے اتفاق سے تو کسی کو بھی انکار نہیں اور علمائے محققین کا اتفاق بھی گو وہ مجتہد نہ ہوں شرع میں حجت ہے اور حق ہونے کی دلیل جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ

مظاہر حق میں اس حدیث کی شرح میں نواب قطب الدین صاحب نے یہ لکھا ہے کہ جو اعتقاد اور قول و فعل اکثر علما کے ہوں ان کی پیروی کرو مسلم الثبوت کے آخر تتمہ میں ہے۔

اِنَّ اِتِّفَاقَ الْعُلَمَاءِ الْمُحَقِّقِیْنَ عَلٰی مَمَرِّ الْاَعْصَارِ حُجَّۃٌ کَالْاِجْمَاعِ۔

یعنی بیشک علما محققین کا اتفاق عرصہ دراز سے حجت ہے مثل اجماع کے شارح بحر العلوم نے اس مقام پر تحت قولہ المحققین یہ لکھا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

وَاِنْ کَانُوْاغَیْرَ مُجْتَھِدِیْنَ

جس کا مطلب یہ ہوا کہ اتفاق علمائے اہل تحقیق کا کسی امر پر جو مدت دراز سے چلا آتا ہو اگرچہ وہ علماء مجتہد نہ ہوں تب بھی حجت ہے مثل اجماع کے مولانا محمد مظہر نقشبندی مجدد صاحبزادہ حضرت مولانا شاہ احمد سعید صاحب نقشبندی رحمتہ اللہ علیہما مقامات سعیدیہ میں اپنے والد ماجد کے حالات میں یوں تحریر فرماتے ہیں۔ حضرت ایشاں می فرمودند کہ خواندن مولود شریف و قیام نزدیک ذکر ولادت باسعادت مستحب است درین باب رسالہ خاص دارند دراں تحقیق فرمودہ اند کہ منع حضرت مجدد الف ثانی از مولود خوانی محمول بر سماع وغناست۔

امام ابن ہمام نے فتح القدیر میں زیارت کے باب میں کلیہ کے طور پر یہ قاعدہ مقرر کر دیا کہ جو بات آنحضرت ﷺ کے ادب و تعظیم میں جس قدر زیادہ دخل رکھے وہ زیادہ مستحسن ہے عبارت ان کی یہ ہے۔

کُلُّ مَا کَانَ اَدْخَلَ فِی الْاَدَبِ وَالْاِجْلَالِ کَانَ حَسَنًا۔

چونکہ یہ قیام بھی ادب اور تعظیم کے اندر پورا دخل رکھتا ہے لہٰذا بموجب قاعدہ مقررہ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ مستحسن ہوا۔ امام برزنجی اپنی مولد میں تحریر فرماتے ہیں۔

وَقَدِ اسْتَحْسَنَ الْقِیَامُ عِنْدَ ذِکْرِ مَوْلِدِ الشَّرِیْفِ اَئِمَّۃُ ذُوْرِ وَایَۃٍ یُطْلَبُ لِمَنْ یَّفْعَلُ تَعْظِیْمَہٗ ﷺ غَایَۃَ صَرَاَمِہٖ وَمَرْمَاہُ۔

یعنی مستحسن رکھا ہے قیام کو ائمہ ذو روایت نے ذکر ولادت شریف کے وقت پس خوشی ہے اس شخص کے لیے جو آپ کی تعظیم نہایت درجہ کی کرے۔ پس جب کہ قرآن و حدیث اور اجماع سب سے استحسان اور استحباب اس فعل کا ثابت ہوگیا تو اب اس میں تردد اور شک کو ہرگز دخل نہیں رہا بلکہ شعار اہل سنت ہوگیا۔ الحمد اللہ علی ذالک۔

marfat.com
Marfat.com

واقعات بعد از ولادت شریف

مدارج النبوت وغیرہ میں حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ جب سردار دو عالم فخر بنی آدم جناب محمد رسول اللہ ﷺ پیدا ہوئے تو میں نے دیکھا کہ آپ سر بسجدہ دونوں ہاتھوں کی کلمہ کی انگلیاں آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے دعا میں مشغول ہیں۔ پھر ایک نور کا ٹکڑا آسمان سے اترا اور آپ کو اس میں لپیٹ کر میری نظروں سے غائب کر دیا۔ پھر اس کے بعد میں نے ایک آواز سنی کہ محمد ﷺ کو تمام عالم کی سیر کراؤ اور تمام خلائق کو آپ کی صورت اور سیرت سے آشنا کرو بعدازاں ایک پلک جھپکانے کے اندر ایک ابر اور نمودار ہوا۔ پھر اس میں سے سفید صوف کے اندر جو دودھ سے زیادہ سیف اور حریر سے زیادہ نازک تھا آپ کو لپٹا ہوا پایا پھر ایک ابر عظیم تر اول سے اور آیا جس کے اندر سے آواز مردوں کی سنائی دیتی تھی اور گھوڑوں کی آواز محسوس ہوتی تھی اور منادی ندا کرتا تھا کہ محمد ﷺ کو ملائکہ اور جن و انس طیور و وحوش پر پیش کرو اور اس کو صفوت آدم معرفت شیث رقت نوح خلت ابراہیم لسان اسماعیل رضائے اسحاق جمال یوسف بشریٰ یعقوب فصاحت صالح حکمت لوط جہاد یوشع صورت داؤد صبر ایوب طاعت یونس تب دانیال وقار الیاس زہد یحییٰ کرم عیسیٰ علیہم السلام عطا کرو پھر ایک چشم زدن میں ابر متجلی ہوا۔

ایک روایت میں حضرت آمنہ خاتون سے یہ بھی آیا ہے کہ بعد ایک لحظہ کے دو شخصوں نے حضور کو اپنے بازوؤں سے نکالا اور آپ کے کان میں بہت سی باتیں کیں کہ مجھ کو ان کی خبر نہیں پھر ان کی دونوں آنکھوں پر بوسہ دے کر کہا

marfat.com
Marfat.com

بشارت ہو جیو آپ کو اے محمد ﷺ کہ آپ کو تمام پیغمبروں کا علم دیا گیا اور آپ کی شجاعت کا علم بلند کیا گیا اور نصرت آپ کے ہمراہ کی گئی اور آپ کی عظمت اور ہیبت آدمیوں کے دلوں میں ڈالی گئی کہ جو کوئی آپ کا ذکر سنے گا دل اس کا لرزاں اور ترساں ہوگا اگرچہ آپ کو نہ دیکھا ہو۔ بعدازاں ایک شخص دیکھا کہ اس نے آپ کے منہ پر منہ رکھا اور جیسے کبوتر اپنے بچوں کے منہ میں ڈالتے ہیں ایسے ہی کوئی چیز آپ کے دہن شریف میں ڈالتا تھا۔ اور میں دیکھ رہی تھی اور حضور انگلی کے اشارہ سے اس کو طلب کرتے تھے پھر اس نے کہا اے محمد ﷺ بشارت ہو آپ کو کہ جمیع اخلاق حسنہ آپ کو دیئے گئے ہیں پھر آپ کے بالوں پر روغن ملا اور کنگھا کیا اور سرمہ لگایا اور میری نظر سے غائب کیا۔ میں اس حال سے نہایت ہی رنجیدہ ہوئی کہ تھوڑی دیر میں وہ ہی شخص محمد ﷺ کو پھر لے آیا کہ آپ کا چہرہ مبارک مثل چاند کے چمک رہا تھا اور آپ کے اندر سے مشک کی خوشبو آرہی تھی اس شخص نے مجھ سے کہا کہ آپ کو تمام زمین کی سیر کرا کر لایا ہوں۔ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس لے گیا تھا۔ حضرت آدم صفی اللہ نے آپ کو سینہ سے لگایا اور آپکے حق میں برکت کی دعا کی اور کہ بشارت ہو جیو آپ کو اے محمد ﷺ کہ آپ اولین و آخرین کے سردار ہیں۔ پھر اس نے آپ کو میرے سپرد کیا اور بشارت دی کہ اے محمد ﷺ جس کسی نے آپ کا دامن پکڑا اور تابعداری اختیار کی وہ گروہ محبوب خدا محشور ہوگا پھر عبدالمطلب آئے۔ ان کو میں نے ان تمام ہی حالات سے آگاہ کیا۔ حضرت عبدالمطلب فرماتے ہیں کہ میں آج کی رات کعبہ شریف میں مناجات کے اندر مشغول تھا ناگاہ کیا دیکھتا ہوں کہ کعبہ شریف مقام ابراہیم میں مسجد کے اندر گر پڑا اور پھر اصلی حالت پر عود کر گیا اور اس کے اندر سے بآواز فصیح یہ آواز آئی۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَلاٰنَ رَبُّ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی قَدْ طَھَّرَنِیْ مِنْ اَنْجَاسِ الْاَصْنَامِ وَاَرْجَاسِ الْمُشْرِکِیْنَ

marfat.com
Marfat.com

یعنی اللہ بہت بڑا ہے اب محمد ﷺ کے رب نے مجھے کو بتوں کی پلیدی اور مشرکوں کی نجاست سے پاک کردیا۔ اور جہل جو سب سے بڑا بت ہے اس کو دیکھا کہ سر کے بل اوندھا پڑا ہوا ہے۔ اس میں سے آواز آئی کہ آمنہ کا لڑکا تولد ہوا اس پر سحاب رحمت نازل ہوا ہے اور ایک طشت قدس سے لائے ہیں اُس میں اس کو دھویا ہے اور کہا کہ محمد ﷺ خلق کو گمراہی کے اندھیرے سے ہدایت کی روشنی پر لاویں گے اور تمام مخلوق کے واسطے مبعوث ہوئے ہیں۔ کل خزانوں کی کنجیاں آپ کو دی گئی ہیں۔ بس اس دن کو عید کا دن گردانوں اور قیامت تک اس کے ساتھ برکت حاصل کرو۔ عبدالمطلب حضرت آمنہ سے کہتے ہیں کہ جب میں نے یہ باتیں سنیں تو مجھ کو بڑی حیرت ہوئی زبان گونگی ہوگئی۔ میں نے خیال کیا کہ شاید یہ خواب دیکھ رہا ہوں۔ آنکھوں پر ہاتھ ملا تو معلوم ہوا کہ بیدار ہوں پھر باب بنی شیبہ سے بطحا کی طرف روانہ ہوا تو کوہ صفا کو اس حال میں پایا کہ کبھی وہ بلند ہوتا ہے اور کبھی نیچا۔ کوہ مروہ کو مضطرب پایا۔ اطراف و جوانب سے ندا آئی کہ اے سید قریش کیا حال ہے کہ تو ترساں ولرزاں ہے۔ میں نے جواب کی قوت اپنے اندر نہیں پائی پھر متوجہ تیرے گھر کی طرف ہوا تا کہ فرزند ارجمند کو دیکھو دروازہ پر پہنچا تو ایک مرغ سفید دیکھا جس نے اپنے بازو سے دروازہ کو ڈھانک رکھا ہے۔ اس کے نور سے تمام پہاڑ مکہ کے روشن ہورہے ہیں اور ایک ابر سفید گھر کے نیچے تھا مجھ کو گھر میں آنے سے منع کیا اور ایک لحظہ بیٹھ گیا اور اپنے دل میں کہا کہ آیا یہ جو کچھ تو دیکھ رہا ہے خواب کے اندر دیکھ رہا ہے یا بیداری کے اندر پھر آخر ہمت کر کے گھر میں گھس آیا اور تجھ کو اس حال میں پایا۔ حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب کہتی ہیں کہ شب ولادت میں حضور کی قابلہ تھی ولادت کے وقت ایسا نور ظہور میں آیا کہ چراغ کے نور پر غالب آ گیا پھر میں نے چھ باتیں مشاہدہ کیں۔ ایک یہ کہ جب محمد ﷺ زمین پر آئے تو آپ نے سجدہ کیا۔ دوسرے یہ کہ سر اٹھایا اور زبان فصیح سے یہ کہا لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ۔

marfat.com
Marfat.com

تیسرے یہ کہ تمام گھر نور سے بھرا ہوا تھا۔ چوتھا میں نے چاہا کہ آپ کو غسل دوں تو ہاتف نے آواز دی کہ اے صفیہ تو اپنے کو زحمت میں نہ ڈال ہم نے اس کو صاف و شستہ بھیجا ہے۔ پانچویں یہ کہ ختنہ کئے ہوئے اور ناف بریدہ تھے۔ چھٹے یہ کہ میں نے چاہا کہ آپ کو لفافہ میں لپیٹوں آپ کی پشت پر مہر نبوت دونوں کندھوں کے درمیان میں نے دیکھی اور بہت سے واقعات ہیں جو فاطمہ مخفیہ مادر عثمان بن ابوالعاص و شفا مادر عبدالرحمٰن بن عوف سے مروی ہیں کہ جس کی اس مختصر میں گنجائش نہیں ہے۔ آخر الامر عبدالمطلب دروازہ مکان پر بیٹھے اور لوگ مبارکبادی ان کو دیتے تھے۔ عبدالمطلب نے ایک اونٹ ذبح کیا اور لوگوں کی دعوت کی لوگوں نے عبدالمطلب سے دریافت کیا کہ آپ نے اس فرزند کا کیا نام رکھا ہے کہا محمد ﷺ۔ حالانکہ آپ کے آباواجداد میں اس نام کا کوئی نہیں ہوا۔ عبدالمطلب نے کہا کہ اس لئے کہ زمین و آسمان میں آپ حمد کئے جاویں پھر عبدالمطلب آپ کو گود میں لے کر کعبہ شریف میں آئے اور آپ کو اپنے ہاتھوں میں لے کر اشعار حمدیہ پڑھے۔ پھر آنحضور ﷺ کو گھر میں لائے اور حضرت آمنہ کے سپرد کیا اور آپ کی محافظت میں حضرت آمنہ سے مبالغہ کیا۔

معارج میں لکھا ہے کہ ایک بڑا عالم یہود کا جس کا نام یوسف تھا مکہ میں رہتا تھا۔ حضور کی ولادت کے دوسرے دن قریش کے مجمع میں آیا اور لوگوں سے دریافت کیا کہ تمہارے درمیان کون ہے جس کے گھر رات کو لڑکا پیدا ہوا ہے۔ جواب دیا کہ عبدالمطلب ہے یوسف نے کہا کہ اس مولود مسعود کو مجھ کو دکھلاؤ پھر یوسف کو گھر لے جا کر آنحضرت ﷺ کی زیارت کرائی وہ دیکھتے ہی زمین پر بے ہوش گر پڑا۔ سب لوگ اس کی حالت پر ہنسنے لگے۔ جب وہ ہوش میں آیا تو کہنے لگا کہ مجھ پر مت ہنسو خدا کی قسم اے قریش یہ شخص وہ صاحب شمشیر ہے کہ تم کو ہلاک کرے گا اور اس کے حملہ کی خبر جو تمہارے اوپر کرے گا تمام مشارق اور مغارب میں پہنچ جائے گی۔ اب نبوت بنی اسرائیل سے منتقل ہوئی اس یوسف کی

marfat.com
Marfat.com

خبر سے تمام ہی اہل مکہ کو آپ کی خبر ولادت ہوگئی تھی۔

مدارج النبوۃ و معارج النبوۃ میں لکھا ہے کہ روز ولادت شریفہ تمام روئے زمین کے بادشاہوں کی قوت ناطقہ ایک رات دن تک سلب ہوگئی تھی کسریٰ کے محل کے چودہ کنگرے کر پڑے تھے۔ تمام روئے زمین کے بت اوندھے ہوگئے تھے دریائے ساوہ کا پانی خشک ہوگیا تھا وادی ساوہ میں پانی جاری ہوگیا تھا کہ جو ہزاروں برس سے منقطع تھا۔ فارسیوں کا آتش کدہ کہ جو ہزار سال سے گرم تھا بجھ گیا۔ الغرض آیات و کرامات کہ جو بروقت ولادت شریف ظاہر ہوئی زیادہ اس سے ہیں کہ حد حصر و احصار میں آویں۔

صَلِّ یَا رَبِّ رُوحِ رَئِیسِ الرُّسُلِ
نَقْتَدِیْ نَحْنُ عَلٰی اَرْجُلِہٖ بِالرَّأْسِ
رحمت بھیج اے پروردگار رئیس الرسل کی روح پر
جن کے قدموں پر ہم سر کے بل چلتے ہیں

marfat.com
Marfat.com

نعت حبیب ﷺ

خیرالوریٰ صدرالاتقیٰ نجم الہدیٰ نورالعلیٰ
شمس الضحیٰ بدرالدجیٰ یعنی محمد مصطفیٰ

آں کاروان سالار دیں واں رحمت اللعالمین
آن مقتدیٰ مرسلین واں پیشوائے انبیاء

جنت نشانِ کوئے تو والشمس ایما روئے تو
واللیل وصفِ موئے تو خوبی رویت والضحیٰ

اسم تو اسم اعظم جسم تو جانِ عالمی
ذاتِ تو فخرِ آدمی شانِ تو شانِ کبریا

دُرِّ ولایت را صدف برجِ نبوت را شرف
ایجاد عالم را سبب مقصود و محبوب خدا

آں سرورِ عالی ہمم واں صاحبِ سیف و قلم
مزالعرب فخرالعجم بحرِ کرم کانِ سخا

ذکرِ تو در ہر منزلے چوں شمع اندر محفلے
ذوقِ تو اندر ہر دلے چوں مشعل ظلمت ربا

مدعو وہم دامی توئی ہادی و مولائی توئی
مقصود الٰہی توئی یا مصطفیٰ یا مجتبیٰ

marfat.com
Marfat.com

رضاعت شریف

اصحاب تواریخ و ارباب سیر متفق ہیں کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے بعد آنحضرت ﷺ نے ثویبہ ابولہب کی کنیز کا دودھ پیا اس کے بیٹے کا نام مسروح تھا اور اسی کنیز ثویبہ کا دودھ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور ابوسلمہ مخزومی اور عبداللہ بن جحش اسدی نے پیا ہے تو ان کے اندر اخوت رضاعت آنحضرت ﷺ ثابت ہے۔

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہ کا شیر صرف سات دن نوش فرمایا اس کے بعد ستائیس دن ثویبہ کا شیر پیا۔ اسی ثویبہ نے ابولہب کو حضور کے پیدا ہونے کی خوشخبری سنائی تھی ابولہب نے اس کے صلہ میں اس کو آزاد کر دیا تھا۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بعد مرنے کے میں نے ابولہب کو خواب میں دیکھا دریافت کیا کہ کیا حال ہے کہا جس دن سے مری حیات کی کشتی گرداب موت کے اندر پڑی ہے تلاطم امواج عذاب اور عقاب میں مبتلا ہوں لیکن شب دوشنبہ کو میرے انگوٹھے اور بیچ کی انگلی سے چند قطرے پانی کے ٹپک پڑتے ہیں جس کی وجہ سے قدرے عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے اور یہ اس وجہ سے کہ میں نے محمد رسول اللہ ﷺ کی ولادت کی خوشی میں ان انگلیوں کے اشارہ سے آزاد کیا تھا۔

ماثبت بالسنہ میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ

ابن جزری فرماتے ہیں کہ جب ابولہب کافر کا جس کی مذمت میں قرآن اترا ہے یہ حال ہو کہ دوزخ کے اندر اندر اس کا عوض ملا کہ وہ نبی کریم ﷺ کی شب پیدائش کو خوش ہوا تھا پھر امت کے مسلمانوں کا حال دیکھنا چاہئے جو حضرت

marfat.com
Marfat.com

محمد ﷺ کی پیدائش سے خوش ہوتے ہیں اور ان کی محبت میں جہاں تک ان کی قدرت پہنچتی ہے خرچ کرتے ہیں میری جوانی کی قسم ہے کہ خدائے کریم کی طرف سے اس کے واسطہ میں جزا ہے کہ اس کو اپنے فضل عمیم سے جنت النعیم میں داخل کرے۔ ثویبہ کے اسلام میں اختلاف ہے پھر ثویبہ کے بعد اس دولت اور شرافت سے حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا مشرف ہوئیں۔

marfat.com
Marfat.com

نسب نامہ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا

حضرت سیدہ حلیمہ بنت عبداللہ ابوذوہیب بن حارث بن شحنہ بن رزام بن ناصرہ بن قصیہ بن نصر بن سعد بن بکر بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن حصفہ بن قیس بن عیلان بن مضر۔ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پستان میں بوجہ قحط سالی اور غربت کے اتنا دودھ نہیں تھا کہ اپنے فرزند کو سیر کرتی جس وقت کہ میں نے سردار دو جہاں ﷺ کو اختیار کیا بمجرد گود میں لینے کے میرے پستانوں میں اس قدر دودھ اتر آیا کہ جس کا بیان نہیں۔ میں نے جوں ہی حضور کو گود میں لیا آپ نے آنکھیں کھول کر مجھ کو دیکھا اور تبسم فرمایا اس تبسم کا لطف اور مزہ میں ہی جانتی ہوں کہ کسی حسین کے اندر نہ دیکھا نہ سنا پھر داہنی پستان میں نے آپ کے منہ کے روبرو رکھی آپ نے خوب سیر ہوکر شیر نوش فرمایا۔ اس کے بعد میں نے بائیں پستان دی تو آپ نے منہ پھیر لیا۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ﷺ اس وقت میں عدالت سے توفیق دے گئے تھے کہ حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ میرا فرزند ہمیشہ بائیں پستان پیتا اور حضور داہنی۔ اول حضور پیتے بعد میں میرا فرزند۔ میرے فرزند نے کبھی آپ پر دودھ پینے میں سبقت نہیں کی اور جب میں چاہتی کہ آپ کا دہن شریف پاک وصاف کروں غیب سے اس امر میں مجھ سے سبقت ہو جاتی تھی الغرض بعد تین روز یا سات روز قیام مکہ کے حضرت حلیمہ اپنے قبیلہ بنی سعد کی طرف متوجہ ہوئیں۔ حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ راستے میں عجیب و غریب واقعات مشاہدہ کئے۔ اول یہ کہ میرا گدھا تھا وہ نہایت ہی لاغر اور کمزور تھا کہ بدقت تمام اس نے

marfat.com
Marfat.com

مجھ کو مکہ تک پہنچایا تھا اب کہ حضور کو لے کر سوار ہوئی تو نہایت ہی چست و چالاک ہوگیا اور مارے خوشی کے رقص کرنے لگا۔ کعبہ شریف کی طرف متوجہ ہوکر تین بار اس نے سجدہ کیا۔ دوسرے یہ کہ وہ عورتیں میرے ہمراہ بچوں کو لینے کے لئے مکہ آئیں تھیں وہ میرے اس گدھے کی رفتار پر تعجب کرتی تھیں تو میں نے گدھے سے سنا وہ کہتا تھا کہ واللہ میری شان بڑی ہے اے بنی سعد کی عورتو تم کو معلوم نہیں کہ میرے اوپر کون سوار ہے کس کا حامل ہوں میں رسول رب العالمین کا حامل ہوں کہ جو دنیا کی خوشی اور آخرت کے نور ہیں ﷺ۔ تیسرے یہ کہ اطراف و جوانب سے میں یہ آواز سنتی تھی کہ اے حلیمہ تو بنی سعد کی عورتوں میں سب سے افضل ہوگئی ہے۔ چوتھے جو گلہ بکریوں کا راستہ میں ملا اس میں سے ایک ایک بکری میرے روبرو آتی تھی اور کہتی تھی کہ اے حلیمہ تو جانتی ہے کہ تیرا رضیع کون ہے محمد رسول اس اللہ کا ہے کہ جو زمین و آسمان کا پروردگار ہے۔ یہ بہترین فرزندان آدم سے ہے ﷺ۔ پانچویں جس منزل میں اترتے وہ جگہ سبزہ زار بن جاتی تھی۔ حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ جب حضور دو ماہ کے ہوئے تو گھٹنوں کے بل چلنے لگے اور تین ماہ کے پاؤں کے بل کھڑے ہونے لگ گئے اور چار ماہ کے دیوار وغیرہ کو پکڑ کر ہر طرف چلتے تھے اور پانچ مہینہ کے پورے پاؤں چلنے لگ گئے تھے اور چھ مہینہ کے تیز رفتاری کے ساتھ چلنے لگے تھے اور ساتویں مہینہ ہر طرف خوش دوڑتے تھے اور آٹھویں مہینہ کام فرمانے لگ گئے۔

مدارج میں حضرت حلیمہ سے منقول ہے کہ اول کلام جو آپ نے کیا وہ یہ تھا۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّ اَصِیْلاً

نو مہینہ کے کلام فصیح کرتے تھے جب دس مہینہ کے ہوئے تو لڑکوں میں تیراندازی سے مفاضلہ فرماتے تھے ان ایام میں اگر کوئی آپ سے دریافت فرماتا کہ آپ کون ہیں تو آپ فرماتے کہ میں سخت ترین عرب ہوں میں دلبر ترین اور

marfat.com
Marfat.com

خوشترین انہوں کا ہوں۔ میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں۔ حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ ابتدائے رضاعت سے مدت دو سال آپ کے تعہد کے اندر ہی اس عرصہ میں کسی وقت سوائے معمول کے آپ نے بول و براز نہیں کیا نہ مجھ کو اس عرصہ میں دھونے کی نوبت پہنچی مجھ سے پہلے غیب کی طرف سے آپ صاف و شستہ ہو جاتے تھے اگر کبھی ستر کھل جاتا تو آپ اس قدر غضب ظاہر فرماتے کہ مجھ کو فوراً ڈھانکنا پڑتا۔ کسی چیز کی طرف ہاتھ دراز نہ فرماتے جب تک کہ اول بسم اللہ نہ پڑھ لیتے کبھی کوئی چیز اس مدت میں حضور نے بائیں ہاتھ سے نہیں لی۔ ہرگز کبھی مثل لڑکوں کے گریہ اور بدخوئی نہیں کی۔ لڑکوں کو کھیل کود سے منع فرماتے اگر کوئی لڑکا کھیلنے کی رغبت دلاتا تو آپ فرماتے کہ ہم کو کھیل اور کود کے لئے نہیں پیدا کیا گیا ہے۔

صَلِّ تَا رَبِّ عَلٰی مُؤْنِسِ کُلِّ الْبَشَرِ
مُبْدِلِ الْوَحْشَۃِ فِی الْقَبْرِ بِاسْتِیْنَاس

رحمت بھیج اے پروردگار تمام لوگوں کے مونس پر۔ جو وحشت قبر کو انس کے ساتھ بدل دیتے ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

معجزات مصطفیٰ ﷺ

جاننا چاہئے کہ انبیاء علیہم السلام سے معجزے ان کے مرتبہ کے اندازہ پر ظاہر ہوئے ہیں بعض انبیاء اعجاز میں درجہ اعلیٰ پر ہیں اور بعض درجہ ادنیٰ پر۔ بعض کو کثرت اور بعض کو قلت ۔ چونکہ ہمارے پیغمبر جناب محمد رسول ﷺ کی افضلیت تمام انبیاء پر مستحق ہے۔ لہٰذا آپ سے معجزات بھی بدرجہ اعلیٰ کثرت سے ظہور میں آئے جن کا حصر اور احصار عدد و شمار سے افزوں ہے ضابطہ اس میں یہ ہی کہ کل معجزے جو آنحضرت ﷺ سے ظہور میں آئے وہ دو قسم پر منقسم ہیں ایک عقلی دوسرے حسی۔ پھر عقلی معجزات بھی بہت انواع پر ہیں منجملہ ان کے چند معجزات بطور اختصار اس مختصر کے اندر درج کئے جاتے ہیں کہ جو بہ بداہت عقل آپ کی نبوت اور رسالت اور اولوالعظمی پر دال ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

معجزات عقلی

اول آنحضرت ﷺ نے کفار و مشرکین کے اندر نشوونما پائی فضلا اور علمائے روزگار میں سے کسی کی مصاحبت اور مجالست کا آپ کو اتفاق نہیں ہوا نہ کسی حکیم سے حکمت سیکھی نہ کسی استاد کے آگے زانوئے ادب تہ کیا باوجود اس کے پھر معرفت ذات و صفات و افعال و اسماء احکام الٰہی اس درجہ کہ تمام روئے زمین کے عقلا اور علماء اور حکما کمال اور حکمت اور زیادتی عقل میں اس کو مسلم رکھ کر دل و جان سے تابع ہوئے اور اسی اطاعت اور فرمانبرداری کی بدولت انہوں نے پایہ جو کچھ کہ پایا۔

نگار من کہ بمکتب نرفت و خط نہ نوشت
بمعجزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد

پس جس کسی کو عقل سلیم اور فہم مستقیم عطا ہوئی ہے وہ بے چوں و چرا یقیناً و جزماً جانے گا کہ اس قسم کی علم و حکمت کا ظہور بے تعلیم الٰہی اور بغیر ہدایت ربانی ایک امی سے ہرگز ممکن نہیں۔ دوم آنحضرت ﷺ کے ساتھ کفار بدکردار اور معاندین بددین نے ہدایت کی رکاوٹ کے لئے کوئی ظلم نہ کیا تھا کہ جو نہ کیا ہو اور کوئی مکر نہ تھا۔ کہ جو اٹھا رکھا ہو پھر اس پر حضور نے کمال صبر اور استقامت اور حلم و علم سے ابلاغ اور تبلیغ کے اندر ذرہ برابر کسی وقت میں فرق نہ آنے دیا اور اپنی نفس کو مال اور جاہ اور آسائش اور فراغت کی طرف مائل نہ ہونے دیا۔ دشمنوں کے طعن اور ضرب اور قتل و حرب کی کچھ پروا نہ کی آخر بنصرت الٰہی واعانت خداوندی جل سلطانہ تمام ہی دشمنوں پر غالب آئے اور کل معاند سرنگوں اور خوار ہوئے اور آپ کا طالع اقبال اس عروج پر پہنچا کہ مشرق سے مغرب تک

marfat.com
Marfat.com

تمام ہی روئے زمین کے اندر آپ کا دین متین منتشر ہوگیا اور آپ کے غلاموں نے ربع مسکون کو گھیر لیا اور آپ کی صدارت نبوت اور رسالت کا نقارہ چار دانگ عالم کے اندر وہ بجا کہ بہرہ سے بہرہ کے گوش ہوش کے اندر بھی یہ صدا عبرت انگیز پہنچ گئی۔ کیا تھوڑی سی عقل والا بھی اس معجزہ کو دیکھ کر آپ کی نبوت اور رسالت کے اندر کلام کرسکتا ہے ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ سوم قرآن مجید جو آپ پر نازل ہوا اور اس جیسی ایک آیت بنانے اور معارضہ میں مقابلتاً پیش کرنے سے اس وقت کے بلغا اور فصحا عاجز رہے اور قیامت تک اسی طرح سے رہیں گے حالانکہ عار اور ننگ بھی مخالفین کو دلائی جاتی ہے کہ لاؤ اس جیسی ایک آیت ہی بنا لاؤ۔ دیگر علوم وفنون کے لحاظ سے نہیں تو صرف تراکیب الفاظ کے ہی لحاظ سے لاؤ مگر ہر زمانہ اور ہر قرن کے اندر سکوت ہی رہا اور اب بھی یہی حال ہے اگر کسی کو دعویٰ ہے تو آوے۔ پھر کی یہ دلیل صریح کہ جو آفتاب سے زیادہ روشن ہے کہ کسی عاقل کے لئے آپ کی نبوت اور رسالت حقہ کو کافی نہیں۔ ضرور ہی ضرور ہے۔ چہارم علمائے اہل کتاب اور متبحران فن تواریخ و حساب نے مشکل سے مشکل مسائل کے اندر بکرات ومرات حضور کا امتحان کیا لیکن کسی صورت میں خطا ثابت نہ کرسکے۔ جو کچھ فرمایا اور جس چیز سے خبر دی سب کو موافق عقل اور نقل کے اور مطابق واقعہ کے پایا چنانچہ عبداللہ بن سلام کا اسلام لانا اسی امتحان کے بعد ہوا۔ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ شریف میں تشریف لائے تو حضرت عبداللہ بن سلام جو احبار یہود سے تھے حضوری میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں آپ سے تین چیزوں کا سوال کرتا ہوں کہ ان کو سوائے نبیوں کے کوئی نہیں جانتا۔ ایک ان میں سے یہ ہے کہ اول علامت قیامت کی کیا ہے، دوسرے جنتیوں کا پہلا کھانا جنت کے اندر کیا ہوگا، تیسرے کیا سبب ہے کہ کبھی اولاد باپ کی شبیہ پر ہوتی ہے کبھی ماں کی۔ آپ نے فرمایا پہلی علامت قیامت کی آگ ہے جو اٹھے گی اور آدمیوں کو جمع کر کے مشرق سے مغرب کی جانب لے جاوے گی اور یہ!!

marfat.com

Marfat.com

کھانا جنت میں جنتیوں کا مچھلی کا جگر ہے اور فرزند کے شبیہ ہونے کی یہ وجہ ہے کہ جب سبقت کرے پانی مرد کا عورت کے پانی پر تو شبیہ باپ کی ہوتی ہے اور سبقت کرے پانی عورت کا تو شبیہ ماں کی ہوتی ہے پس ان جوابات کو سن کر حضرت عبداللہ نے کہا

اشهد ان لا اله الله واشهد انك رسول الله۔

پنجم آپ کا مستجاب الدعوات ہونا اگرچہ اس کی تعداد بہ تفصیل تو مشکل ہے مگر کچھ تھوڑے سے تمثیلاً اس مختصر کے اندر لکھے جاتے ہیں۔ غزوہ خیبر میں جب حضور نے حضرت علی کرم اللہ وجہ کو امیر لشکر بنایا تو آپ کی آنکھیں دکھتی تھیں حضرت علی ؓ نے حاضر ہو کر حضور کے لعاب مبارک کو آنکھ میں لگایا فوراً اچھے ہو گئے پھر اس کے بعد آپ نے حضرت علی ؓ کے واسطے دعا فرمائی۔

اَللّٰهُمَّ اذْهِبْ عَنْهُ الْحَرَّوَالْبَرْدَ

حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ اس روز سے میں گرمی اور سردی سے متاذی نہیں ہوتا ہوں چنانچہ ابی یعلی کہتے ہیں کہ علی سخت گرمیوں میں زیادہ روئی کا کپڑا پہن لیتے تو آپ کو اس سے کچھ باک نہ تھا اور سردی میں باریک کپڑے سے کچھ ضرر نہیں ہوتا تھا۔ دیگر آنحضرت ﷺ نے عتبہ بن ابی لہب کے حق میں دعا کی۔

اَللّٰهُمَّ سَلِّطْ عَلَيْهِ كَلْبًا مِنْ كِلَابِكَ۔

اس کو شیر نے پھاڑ ڈالا دیگر ابو طالب بیمار ہوئے حضور سے دعائے صحت کی خواستگار ہوئے حضور نے شفا کے لیے دعا فرمائی فوراً اس مرض سے صحت حاصل ہوئی تو ابو طالب نے یہ کہا کہ

اِنَّ مَعْبُوْدَكَ يُطِيْعُكَ۔

یعنی تیرا خدا تیری اطاعت کرتا ہے۔ دیگر حضرت علی کرم اللہ وجہ یمن کو جاتے ہوئے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نہیں جانتا کہ قضایا میں حکم کس طرح کرنا چاہیے حضور ﷺ نے حضرت علی ؓ کے سینہ پر ہاتھ رکھا اور دعا دی۔

marfat.com

Marfat.com

کھانا جنت میں جنتیوں کا مچھلی کا جگر ہے اور فرزند کے شبیہ ہونے کی یہ وجہ ہے کہ جب سبقت کرے پانی مرد کا عورت کے پانی پر تو شبیہ باپ کی ہوتی ہے اور سبقت کرے پانی عورت کا تو شبیہ ماں کی ہوتی ہے پس ان جوابات کو سن کر حضرت عبداللہ نے کہا

اشهد ان لا اله الله واشهد انك رسول الله۔

پنجم آپ کا مستجاب الدعوات ہونا اگرچہ اس کی تعداد بہ تفصیل تو مشکل ہے مگر کچھ تھوڑے سے تمثیلاً اس مختصر کے اندر لکھے جاتے ہیں۔ غزوہ خیبر میں جب حضور نے حضرت علی کرم اللہ وجہ کو امیر لشکر بنایا تو آپ کی آنکھیں دکھتی تھیں حضرت علی ؓ نے حاضر ہو کر حضور کے لعاب مبارک کو آنکھ میں لگایا فوراً اچھے ہو گئے پھر اس کے بعد آپ نے حضرت علی ؓ کے واسطے دعا فرمائی۔

اَللّٰهُمَّ اذْهِبْ عَنْهُ الْحَرَّوَالْبَرْدَ

حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ اس روز سے میں گرمی اور سردی سے متاذی نہیں ہوتا ہوں چنانچہ ابی یعلی کہتے ہیں کہ علی سخت گرمیوں میں زیادہ روئی کا کپڑا پہن لیتے تو آپ کو اس سے کچھ باک نہ تھا اور سردی میں باریک کپڑے سے کچھ ضرر نہیں ہوتا تھا۔ دیگر آنحضرت ﷺ نے عتبہ بن ابی لہب کے حق میں دعا کی۔

اَللّٰهُمَّ سَلِّطْ عَلَيْهِ كَلْبًا مِنْ كِلَابِكَ۔

اس کو شیر نے پھاڑ ڈالا دیگر ابو طالب بیمار ہوئے حضور سے دعائے صحت کی خواستگار ہوئے حضور نے شفا کے لیے دعا فرمائی فوراً اس مرض سے صحت حاصل ہوئی تو ابو طالب نے یہ کہا کہ

اِنَّ مَعْبُوْدَكَ يُطِيْعُكَ۔

یعنی تیرا خدا تیری اطاعت کرتا ہے۔ دیگر حضرت علی کرم اللہ وجہ یمن کو جاتے ہوئے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نہیں جانتا کہ قضایا میں حکم کس طرح کرنا چاہیے حضور ﷺ نے حضرت علی ؓ کے سینہ پر ہاتھ رکھا اور دعا دی۔

marfat.com

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اھدِ قَلْبَہٗ وَسَدِدْلِسَانَہٗ۔

حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد پھر مجھ کو کسی قضیہ کے اندر شک اور تردد نہیں رہا اور حقیقت اس کی میرے اوپر مکشوف ہو جاتی تھی۔ دیگر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی پیشانی پر حضور انور نے ہاتھ پھیرا اور دعا کی۔

اَللّٰھُمَّ عَلِّمْہُ الْحِکْمَۃَ وَتَاْوِیْلَ الْقُرْاٰنِ۔

چنانچہ اس کی برکت سے حضرت ابن عباس ملقب بشاہ مفسران ہوئے۔ دیگر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ایک دن حضور ﷺ کے ابریق کو پانی سے بھر دیا تھا ان کے حق میں یہ چار دعائیں فرمائیں۔

اَللّٰھُمَّ اَکْثِرْ مَالَہٗ وَوَلَدَہٗ وَاَطِلْ عُمْرَہٗ وَاَغْفِرْلَہٗ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ برکت اس دعا کے حق تعالیٰ نے مجھ کو اسی ہزار جریب باغ عطا فرمائے اور ان باغوں میں ہر سال دو مرتبہ پھل آتا ہے اور میری اولاد کے اندر یہی بہ برکت دعا ہے آنحضرت ﷺ یہ کثرت ہے کہ ایک سو پچیس لڑکے اور پینتالیس لڑکیاں ہیں اور عمر ایک سو سترہ برس کی عطا ہوئی اب چوتھی دعا مغفرت الٰہی کی قبولیت کی امید رکھتا ہوں چنانچہ لکھا ہے کہ آخر عمر میں وقت انتقال کے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مناجات کی کہ الٰہی چار دعاؤں میں کہ جو تیرے حبیب نے میرے حق میں کی ہیں تین کو میرے حق میں قبول فرمایا میں نہیں جانتا کہ چوتھی دعا کیونکر ہوگی آواز آئی کہ اے انس جب ان تین دعاؤں کو ہم نے قبول کیا تو چوتھی کو کیسے رد کریں گے خاطر جمع رکھ کہ ہم نے تجھ پر رحمت کی۔ غرض بے شمار دعائیں ہیں کہ حضور کی مقرون باجابت ہوئیں کہ کتب احادیث و سیر پر ہیں اب ایک دعا کہ جس میں بشارت ہم گنہگاروں کے لیے ہے لکھ کر اکتفا کی جاتی ہے۔ معارج النبوۃ میں ہے کہ ایک روز حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ واسطے زیارت حضرت اقدس نبوی ﷺ کے حاضر ہوئے اس وقت آپ کو حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نہایت ہی خوش حال اور خوش

marfat.com
Marfat.com

وقت پایا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت ام المومنین سے کہا کہ اے عائشہ حضرت رسالت پناہ ﷺ کو اس وقت میں بہت راضی اور خوش پاتا ہوں حضور سے درخواست کیجئے کہ میری حق میں دعائے خیر فرما دیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آپ نے ہاتھ اٹھا کر یہ دعا فرمائی۔

غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ يَا عَائِشَةُ مَا قَدَّمْتِ وَمَا اَخَّرْتِ وَمَا اَعْلَنْتِ وَمَا اَسْرَرْتِ۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس دعا سے نہایت خوش ہوئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے ابوبکر آپ اس دعا سے کہ جو میں نے عائشہ کے حق میں کی ہے بہت خوش ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ کیونکر خوش نہ ہوں اور کیونکر مجھ کو یہ فخر اور شرف نہ ہو کہ حضور نے میری بیٹی کے حق میں دعائے مغفرت فرمائی حالانکہ آپ کی دعا مقبول ہے حضرت ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس خدا کی جس نے مجھ کو سچا نبی بنا کر مخلوق کی طرف بھیجا کوئی دن اور کوئی رات ایسی نہیں ہے کہ میں ہر مومن مرد اور مومنہ عورت کے لیے مثل اس دعا کے جو عائشہ کے لیے کی ہے نہ کرتا ہوں۔ الحمد للہ علی ذالک

وہ دعا جس کا جو بن بہار قبول
اس نسیم اجابت پہ لاکھوں سلام

اس جگہ مقصد ان حکایات کے لانے سے یہ ہے کہ اجابت دعوات بھی منجملہ معجزات سے ہے جب عاقل اس میں تامل کرے گا صدق نبوت اور رسالت آنحضرت ﷺ پر کوئی شبہ اور شک اس کے دل پر خطور نہیں کرے گا۔ ششم آنحضرت ﷺ کا امور غیبیہ سے مطلع فرمانا یہ اخبار غیبی بعضے متعلق زمانہ ماضیہ سے ہیں اور بعضے زمان مستقبل سے۔ زمان گزشتہ سے متعلق جیسے انبیاء علیہم الصلوٰۃ کے واقعات اور امم سابق کے حالات وغیرہ وغیرہ اور زمانہ مستقبل سے متعلق جیسے حضور کا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت بلا فصل کی نسبت فرمایا۔

marfat.com
Marfat.com

یَا بَی اللّٰہُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا آبَابَکْرَ۔

یعنی خدا تعالیٰ نہیں چاہتا ہے اور انکار کرتا ہے اور مسلمان انکار کرتے ہیں اور نہیں چاہتے ہیں مگر ابوبکر رضی اللہ عنہ کو چنانچہ ایسا ہی ہوا اسی طرح حضور ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نسبت فرمایا۔

اَلْفِتْنَۃُ لَا یَظْھَرُ مَادَامَ عُمَرُ حَیًّا۔

یعنی عالم میں فتنہ پیدا نہ ہوگا جب تک عمر زندہ ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا جب تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ زندہ رہے کوئی فتنہ نہیں اٹھا اسی طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر دی فرمایا کہ لوگ عثمان کو قتل کریں گے حالانکہ وہ قرآن پڑھتا ہوگا اور فرمایا۔

سَیُقْطَرُ دَمُہٗ عَلٰی قَوْلِہٖ فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ۔

یعنی خون عثمان رضی اللہ عنہ کا اس کلمہ پر گرایا جائے گا۔

فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ۔

پھر ویسا ہی ہوا جیسا کہ فرمایا تھا۔ حضور ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہ کو شہادت کی خبر دی اور فرمایا کہ بدبخت ترین مردم دو آدمی ہیں ایک وہ جس نے حضرت صالح علیہ السلام کے ناقہ کو قتل کیا دوسرا وہ کہ جو اے علی تیرے سر پر زخم مارے اور تیری داڑھی سر کے خون سے آلودہ ہو۔ چنانچہ قتل آپ کا اسی طرح ہوا۔ ایک روز حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ جمع تھے حضرت نے فرمایا کہ تمہارے پچھلے کی موت آگ میں ہوگی چنانچہ سب سے پیچھے حضرت سمرہ بن جندب فوت ہوئے یہ نہایت ہی بوڑھے ہوگئے تھے ایک دن آگ جلاتے تھے کہ آگ میں گر پڑے اور حسب فرمودہ جناب مقدس نبوی ﷺ انتقال فرمایا۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تجھ کو اہل بغی قتل کریں گے پھر ان کو اصحاب معاویہ رضی اللہ عنہ نے قتل کیا۔ قتل امام حسین علی رضی اللہ عنہ سے خبر دی اور قبضہ خاک کربلا سے لائے اور فرمایا کہ اس خاک میں حسین لوٹے گا

marfat.com
Marfat.com

پھر ویسا ہی ہوا اور فرمایا کہ خلافت میرے بعد تیس برس ہوگی چنانچہ مقدار خلافت خلفائے راشدین اسی قدر ہے۔

صحیحین میں ہے کہ ایک شخص حضور ﷺ کا کاتب وحی تھا وہ مرتد ہو کر مشرکوں میں جا ملا حضرت شاہ رسالت ﷺ نے فرمایا کہ اس کو خاک قبول نہیں کرے گی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو طلحہ سے سنا رضی اللہ عنہ کہ میں اس سرزمین میں پہنچا جہاں وہ مرا تھا ہر چند اس کو زمین میں دفن کرتے تھے مگر زمین اس کو قبول نہیں کرتی تھی غرض ایسے واقعات اس کثرت سے ہیں کہ تفصیل اس کی ممکن نہیں ہے۔ جیسا کہ صحیحین میں حضرت حذیفہ بن الیمان سے روایت ہے کہ جناب رسول ﷺ نے ایک وعظ میں جتنے امور قیامت تک ہونے والے ہیں سب بیان فرمائے جس نے یاد رکھے اسے یاد رہے اور جو بھول گئے سو بھول گئے اور میرے ان اصحاب کو اس بیان کی خبر ہے اور بعض شے اس میں سے ہوتی ہے کہ میں اسے بھول گیا تھا پھر میں جب اسے دیکھتا ہوں تب یاد آ جاتی ہے۔ پھر کیا ایسے امور خصائص نبوت اور لوازم رسالت سے نہیں ضرور ہیں ضرور ہیں۔ ختم حضور کی امت میں اولیا اللہ کا ہونا جنہوں نے کمال اتباع سے اپنے متبوع و ولی نعمت کی نبوت اور خوان کرم کی وسعت کا ہر ملک بلکہ ہر شہر اور ہر دیہہ کے گوشہ گوشہ کے اندر ایسا ثبوت دے رکھا ہے کہ کسی مخالف کو بھی مجال انکار نہیں دور کیوں جاتے ہو ہندوستان میں بھی مشتی نمونہ از خروارے حضرت خواجہ خواجگان خواجہ غریب نواز اجمیری و حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی دہلوی و حضرت علی احمد صابر کلیری و حضرت خواجہ بیرنگ خواجہ باقی باللہ و ؒ، و حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی سرہندی و حضرت داتا گنج بخش لاہوری وغیرہ وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کو جن کو اس جہان فانی سے گزرے ہوئے صدیاں گزریں پھر اس وقت تک باوجود کثرت مخالفین ان حضرات کے مزار پر انوار زیارت گاہ خلائق و حاجت روائی عالم موجود ہیں مسلمان تو جو کچھ ان حضرات کی عظمت کریں

Marfat.com

وہ بجا ہے لیکن مخالفین اسلام کے دلوں پر بھی وہ سکہ بیٹھا ہوا ہے کہ جو کوئی ان حضرات کے دربار فیض بار میں حاضر ہوتا ہے وہ سرنگوں اور خمیدہ پشت ہی دکھلائی دیتا ہے جس کی نظیر دوسرے مذہب وملت کے اندر نہیں پائی جاتی آخر یہ قبولیت عامہ بعد انتقال یہی کیوں ہے اسی وجہ سے کہ اسی سردار دو عالم محبوب کبریا جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی سچی غلامی کا طوق ان حضرات کے گلے میں پڑا ہوا ہے کیا یہ معجزہ اہل عقل کے لیے آنحضرت ﷺ کی نبوت پر بین نہیں ضرور ہے ضرور ہے پس ارباب دانش کے لیے یہی چند معجزات عقلی آپ کے صدق نبوت اور رسالت کے لیے کافی ہیں۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ مَنْ زَانَتْ بِہِ الْعَصْرُ

❁❁❁

marfat.com
Marfat.com

معجزات حسی

معجزات حسی تین قسم پر منقسم ہیں ایک قسم ذاتی ہے دوسری صفاتی تیسری خارجی ذاتی وہ ہیں کہ جو ذات عالی صفات آنحضرت ﷺ میں داخل تھی، چنانچہ علما نے لکھا ہے کہ فرق ہمایوں سے اقدام میمون تک کوئی عضو ایسا نہیں ہے کہ جو اعجاز سے خالی ہو سر مبارک کا معجزہ تھا کہ کوئی پرندہ آپ کے سر کے اوپر سے پرواز نہیں کرتا تھا جس وقت سر مبارک کے محاذ میں آتا تھا چپ وراست کو منحرف ہو جاتا تھا کبھی سیدھا سر مبارک پر سے نہیں گزرا۔ دوسرا معجزہ یہ تھا کہ حضور کے سر مبارک پر کبھی ابر کا ٹکڑا سایہ فگن رہتا تھا اور کبھی دو مرغ سفید اپنے بازو کو کھول کر تابش آفتاب کے آسیب سے آپ کو نگاہ رکھتے تھے۔ موئے مبارک کا یہ معجزہ تھا کہ آفات سے بچاتے تھے، چنانچہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے چند موئے مبارک اپنی کلاہ کے اندر سلوا لیے تھے اور بروقت محاربہ اس کو سر پر رکھ کر قتال کفار میں مشغول ہوتے تھے بہ برکت موئے مبارک آنحضرت ﷺ جہاں میں ہمیشہ بڑے بڑے پہلوانوں نبرد آما پر فائق آتے تھے چنانچہ ایک روز شام کی لڑائی میں حضرت خالد رضی اللہ عنہ کلاہ شریف کو بھول گئے تھے کفار سے لڑائی شروع ہونے پر یاد آیا اور آپ پر کفار ہر طرف سے ہجوم کر کے گر پڑے اس وقت آپ نے اپنے سر پر کلاہ شریف کو نہ پایا نہایت محزوں اور مغموم خاطر ہوئے بعد انجلی دو تاج آپ کی بیوی نے اسی معرکے میں پہنچایا پہنتے ہی بہ برکت موئے شریف لشکر کفار نا ہنجار پر فتح حاصل ہوئی جس کا قصہ مفصل فتوح الشام کے اندر درج ہے۔ معجزہ روئے مبارک کا یہ تھا کہ اگر بدر کامل مقابلہ میں روئے مبارک کے ہو جاتا تو اس

marfat.com
Marfat.com

کی روشنی مانند معلوم ہوتی تھی اندھیرے میں گم شدہ چیزیں مل جاتی تھیں، چنانچہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسالتمآب ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میرے بازو پکڑ کر حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ شریف میں مجھ کو لے گئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے تبسم فرمایا۔ حضرت رسالتمآب ﷺ نے دریافت فرمایا تو حضرت صدیقہ نے عرض کیا کہ حضور کا خرقہ شریف ایک جگہ سے پھٹا تھا میں نے چاہا کہ اس کو سیدوں سبیلہ انصاری کے ہاں سے عاریتاً سوئی دھاگا لیا تھا وہ سوئی میرے ہاتھ سے گر پڑی گھر میں چراغ نہ تھا ہر چند ڈھونڈی مگر وہ سوئی نہ ملی اب کہ حضور تشریف لائے روئے مبارک کی روشنی سے وہ سوئی گم کردہ مل گئی۔ معجزہ چشم شریف کا یہ تھا کہ جس طرح اشیا سامنے سے دکھلائی دیتی تھیں اسی طرح پس پشت سے بھی اور جس طرح حضور روشنی میں دیکھتے تھے اسی طرح اندھیرے میں دیکھتے تھے اور اسی طرح غیبت میں بھی چنانچہ خود فرماتے ہیں۔

اِنِّیْ اَرٰی مِنْ خَلْفِیْ کَمَا اَرٰی مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَاِنِّیْ اَرٰی الظُّلْمَۃِ کَمَا اَرٰی۔ الضُّوْءِ۔

معجزہ گوش مبارک کا یہ تھا کہ جیسا پاس سے سنائی دیتا تھا ویسا ہی دور سے چنانچہ اسارائے بدر میں سے اپنے چچا حضرت عباس سے زر فدیہ طلب کیا تو عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں کہاں سے لاؤں تو آپ نے فرمایا کہ اس روپیہ میں سے دو کہ جو تم اپنی بیوی ام الفضل کو دے آئے ہو اور تم نے کہا ہے کہ اگر میں بسلامت آگیا تو فبہا ورنہ اس قدر تو تم لے لینا اور بقیہ میرے فرزندوں پر تقسیم کر دینا اس کو سن کر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جس وقت میں نے اپنی بیوی سے یہ بات کہی تھی اس بھید پر کوئی آگاہ نہیں تھا۔

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

marfat.com
Marfat.com

دوسرے آپ نے فرمایا کہ جو محبت سے میرے اوپر درود شریف پڑھتا ہے اس کے درود شریف کو خواہ وہ مشرق میں ہو خواہ مغرب میں میں خود سنتا ہوں۔ آپ جمادات کی آواز سنتے تھے آپ پر شجر و حجر سلام کرتے تھے چنانچہ سنگ مسلم آج تک کعبہ شریف میں زیارتگاہ خلائق موجود ہے بحمد اللہ فقیر مولف بھی اس کی زیارت سے مشرف ہوا ہے۔ مکہ مکرمہ میں اُس کوچہ کا نام زقاق الحجر ہے زقاق کوچہ کو کہتے ہیں۔ (اشعۃ اللمعات)

❁❁❁

marfat.com
Marfat.com

نعت شریف

نَطَقَ الْحَجَرُ بِجَلَالِهٖ حَسَفَ الْقَمَرُ بِجَمَالِهٖ عَجَزَ الْبَشَرُ بِكَمَالِهٖ
صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ مَلَاَ الْخَلَاءُ بِخَيْرِهٖ خَرَقَ السَّمَاءُ بِسَيْرِهٖ
مَاسَاغَ ذَاكَ بِغَيْرِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ هَرَقَ الْمَكَانُ بِنُوْرِهٖ
سَرَّا الزَّمَانُ بِسُوْرِهٖ نَسَخَ الْمِلَلَ بِظُهُوْرِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
كَشَفَ الشُّبَهَ بِبَيَانِهٖ رَفَعَ الْعُلٰى بِمَكَانِهٖ اَكْرَمَ بِرَفْعَتِ شَانِهٖ
صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ فَلِلْتَهْتَدُوْا بِسَرِيْعَتِهٖ لَمِّ اقْتَدُوْا بِطَرِيْقَتِهٖ
فَتَحَقَّقُوْا بِحَقِيْقَتِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

دہن مبارک کا معجزہ یہ تھا کہ لعاب شریف اس قدر شیریں تھا کہ جس شور کنوئیں کے اندر ڈالا گیا اس کا پانی ایسا شیریں ہو جاتا تھا کہ مثل اس کے دوسرا کنواں نہیں ہوتا تھا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے گھر میں کھاری کنواں تھا حضور نے اس کے اندر لعاب شریف ڈالا یا پھر اس کے برابر سارے مدینہ میں کوئی کنواں نہیں تھا۔ ایک مرد کا جنگ احد کے اندر ہاتھ کٹ گیا حضور نے اس کے ہاتھ کٹے ہوئے کو لعاب دہن مبارک سے اس کی جگہ لگا دیا فوراً مبدل بحال اول ہو گیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو غار حرا کے اندر سانپ نے کاٹا حضور ﷺ نے لعاب شریف لگایا دیا فوراً صحت ہو گئی۔ اسی طرح حضرت علی کرم اللہ وجہ کی دکھتی آنکھ کے اندر غزوہ خیبر کے وقت لعاب شریف لگانے سے صحت ہو گئی۔ شیر خوار بچوں کو آپ کی خدمت اقدس میں لاتے آپ ان کے منہ میں لعاب شریف ڈال دیتے سارے دن پھر ان کی دودھ کی حاجت نہیں رہتی

marfat.com
Marfat.com

صاحبزادے سردار کونین یعنی حضرت امام حسن، حسین رضی اللہ عنہما کو جب شکایت پیاس کی ہوتی آپ اپنی زبان مبارک ان کو چسا دیا کرتے تھے فوراً ایسی تسکین ہو جایا کرتی تھی کہ پھر تمام دن پانی کی طلب نہیں رہتی تھی.....

دست مبارک کا یہ معجزہ تھا کہ جس شئے پر آپ کا دست مبارک لگا اس میں سے وہ خیر و برکت ظاہر ہوتی تھی کہ بیان سے باہر ہے۔ چنانچہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز آنحضرت ﷺ معہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے میں بکریاں چرا رہا تھا حضور نے فرمایا کہ اے لڑکے تیرے پاس کچھ دودھ ہے میں نے عرض کیا کہ میں امین ہوں فرمایا کہ ایسی بکری لاؤ جو گابن نہ ہو میں نے ایک بکری کی بچی پکڑ کر پیش کی حضور نے دست مبارک سے اس کے تھنوں کو مس کیا یکبارگی اس کے پستانوں میں اس قدر دودھ بھر آیا کہ خود نوش فرمایا اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو دیا۔

دیگر آپ کے دست مبارک میں سے خوشبو آتی تھی جس کے سر پر پھیرا معطر ہو گیا اور بہت سے معجزات ہیں جیسے انگشتان مبارک سے پانی کا جاری ہونا اور سنگریزوں کا کف مبارک کے اندر تسبیح کا پڑھنا کافروں کے اوپر خاک کا پھینکنا پھر جس کے سر میں وہ خاک پڑی اسی کا جنگ بدر کے اندر مقتول ہونا وغیرہ وغیرہ۔

پشت مبارک کا یہ معجزہ تھا کہ مہر نبوت سے مزین تھی۔

معجزہ قدم مبارک کا یہ تھا کہ جس شئے پر رکھا وہ شئے بابرکت ہو گئی چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے ذمہ قرض بہت ہو گیا تھا میرے باغ میں پھل آیا وہ ایک قرض خواہ کو بھی کافی نہ تھا میں نے اپنا حال زار حضور ﷺ میں عرض کیا حضور ﷺ میرے باغ میں تشریف لائے اور چھواروں کے ڈھیر پر قدم مبارک کو مارا اور پھر اس کے اوپر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ جابر کے قرض خواہ کہاں ہیں آویں پھر کل قرضہ میرا ادا کر دیا اور جتنا پیدا ہوا تھا وہ میرے عیال کے لیے

marfat.com
Marfat.com

چھوڑ دیا۔ الغرض آپ کا تمام بدن اطہر معجزہ تھا یہی وجہ ہے کہ سایہ نہ تھا کیا اچھا کہا ہے میر حسن نے۔

وہ قد اس لیے تھا نہ سایہ فگن — کہ تھا کل وہ ایک معجزہ کا بدن
بنایا سمجھ بوجھ کر خوب اسے — خدا نے کیا اپنا محبوب اسے
محمدؐ کے مانند جگ میں نہیں — نہ ایسا ہوا ہے نہ ہو گا کہیں

marfat.com
Marfat.com

بیان معجزات صفاتی

آپ کے صفات حمیدہ اور خصائل پسندیدہ علم اور حلم وعضو وجود وسخاوت و شجاعت وحسن معاشرت با اقارب و اجانب وشفقت و رحمت و رافت یا جمیع خلائق و وفا بعہد وصلہ رحمی وتواضع وعدل وعفت وصدق ویقین ووقار وزہد و قناعت وغیرہ ذلک ایسے کمال پر واقع تھیں کہ کسی طرح ان پر کسی کے اندر زیادتی متصور نہیں ہوسکتی تفاصیل ان کی کتب بسوطہ کے اندر موجود ہے اور تھوڑا سا بیان شروع میں گزرا اس مختصر میں گنجائش نہیں۔

marfat.com
Marfat.com

نعت شریف

فَاقَ النَّبِیّٖنَ فِیْ خَلْقٍ وَّفِیْ خُلُقٍ
وَلَمْ یُدَانُوْهُ فِیْ عِلْمٍ وَّلَا کَرَمٍ

"وہ رحمت عالم تمام نبیوں سے حسن صورت و سیرت میں بڑھ گیا اور
وہ سب حضرات علم و کرم میں آپ سے لگا نہیں کھاتے"

وَکُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ
غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْرَشْفًا مِّنَ الدِّیَمِ

"اور تمام انبیا رسول اللہ سے طالب ہیں ان کے بحر کرم کے ایک
چلو کے یا فیوض کی بارشوں سے ایک چسکی کے"

وَوَاقِفُوْنَ لَدَیْهِ عِنْدَ حَدِّهِمْ
مِنْ نُّقْطَةِ الْعِلْمِ اَوْمِنْ شَکْلَةِ الْحِکَمِ

"اور تمام انبیا آپ کے حضور میں اپنے اپنے مرتبے پر کھڑے ہیں اور
وہ مرتبہ آپ کے دفتر علم سے مثل نقطہ یا دفتر حکمت سے مثل اعراب
کے ہے۔"

فَهُوَ الَّذِیْ تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُوْرَتُهٗ
ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِیْبًا بَارِئُ النَّسَمِ

"پس آپ فضائل باطنی و ظاہری میں کمال کو پہنچے ہوئے ہیں، پھر خدا
تعالیٰ نے جو خالق کل ہے اپنا حبیب بنالیا۔"

marfat.com
Marfat.com

مَنَزَّهٌ عَنْ شَرِيْكٍ فِيْ مَحَاسِنِهٖ
فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْقَسِمِ

''آپ اس سے پاک ہیں کہ آپ کی خوبیوں میں کوئی دوسرا شریک ہو، پس وہ جو ہر حسن جو آپ میں ہے غیر مشترک ہے۔''

دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰى فِيْ نَبِيِّهِمْ
وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِيْهِ وَاحْتَكِمْ

''وہ دعویٰ تو جو نصاریٰ نے اپنے نبی کے لیے کیا ہے چھوڑ دے، اور اس کے سوا جس وصف کا چاہے حضور کی شان میں حکم لگا دے اور اس پر مستحکم رہ۔''

❁ ❁ ❁

marfat.com
Marfat.com

معجزات خارجی

معجزات خارجیہ کا شمار اور احصار بھی غیر ممکن ہے اس جگہ تبرکاً تھوڑے سے بیان کیے جاتے ہیں۔ از انجملہ ایک شاخ خرما کا تلوار بنا دینا ہے جیسا کہ بیہقی نے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن جحش کی تلوار غزوہ احد میں ٹوٹ گئی تھی جناب رسول ﷺ نے ایک شاخ خرما کی ان کے ہاتھ میں دے دی کہ وہ تلوار ہوگئی پھر وہ تلوار حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس تازیست رہی بعد ان کے انتقال کے ان کے ترکہ میں سے دوسو دینار کو بکی۔

ازانجملہ۔ ستون حنانہ کا آپ کے فراق میں چیخیں مار کر رونا ہے۔ یہ معجزہ حد تواتر کو پہنچ گیا ہے۔ چنانچہ علامہ تاج الدین سبکی فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک یہ حدیث گریہ ستون کی متواتر ہے۔ صحیح بخاری میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ خطبہ کے وقت ایک ستون مسجد سے جو خشک چھوہارے کا تھا۔ تکیہ لگایا کرتے تھے جب منبر شریف بنا تب حضور نے منبر پر خطبہ پڑھنا شروع کر دیا۔ یکبارگی وہ ستون چوہارے کا چلا کے اس زور سے رونے لگا کہ قریب تھا کہ شق ہو جائے حضور ﷺ منبر سے اترے اور اس کو بدن مبارک سے چمٹا لیا وہ ستون ہچکیاں لینے لگا۔ جیسے وہ بچہ کہ رونے سے چپ کرایا جاتا ہے اور وہ ہچکیاں لیتا ہے یہاں تک کہ خاموش ہوگیا آپ نے فرمایا کہ یہ ہمیشہ ذکر سنا کرتا تھا اب جو نہ سنا اس واسطے رونے لگا۔ مثنوی شریف میں بھی مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ اس قصہ کو اس طرح بیان فرماتے ہیں۔ اشعار مثنوی شریف ۔

استن حنانہ از ہجر رسول نالہ می کردے چوار باب عقول

marfat.com
Marfat.com

گفت پیغمبر چہ خواہی اے ستون　　گفت جانم از فراقت گشت خون
مسندت من بودم ازمن تاختی　　برسر منبر تو مسند ساختی
یادران عالم حقت سروے کند　　کہ ترو تازہ بمانی تا ابد
گفت آں خواہم کہ دائم شد بقاش　　بشنو اے غافل کم از چوبے مباش

ازانجملہ۔ پتھروں اور درختوں کا آپ کو سلام کرنا ہے چنانچہ ترمذی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ بعض اطراف مکہ کی جانب نکلے اور میں بھی آپ کی ہمراہ تھا سو جو پہاڑ یا درخت آپ کے سامنے آتا تھا وہ یہ کہتا تھا۔ السلام علیکم یا رسول اللہ ﷺ۔

از انجملہ۔ انگشتان مبارک سے چشمے پانی کے جاری ہونا ہے۔ جیسا کہ صحیحین میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ میں لوگ پیاسے ہوئے حضور ﷺ کے سامنے ایک لوٹا تھا جس سے آپ نے وضو کیا لوگوں نے عرض کیا کہ ہمارے لشکر میں نہ پانی پینے کے لیے ہے نہ وضو کے واسطے۔ مگر اسی قدر کہ آپ کے اس لوٹا میں ہے پس آپ نے اپنے دست مبارک کو لوٹا میں رکھا اور پانی آپ کی انگلیوں سے مانند چشمہ کے جوش مارنے لگا سو ہم سب آدمیوں نے پانی پی لیا اور وضو بھی کیا حضرت جابر سے دریافت کیا کہ آپ کتنے آدمی تھے انہوں نے کہا کہ پندرہ سو آدمی تھے اگر لاکھ بھی ہوتے تو وہ سب کو کفایت کرتا۔

ازنجملہ۔ درخت اور جنوں کا آپ پر ایمان لانا ہے بیہقی نے دلائل النبوۃ میں ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ ایک دن آنحضرت ﷺ نے اصحاب سے فرمایا کہ جس کا دل تم میں سے جنوں کے دیکھنے کو چاہے آج کی رات حاضر ہو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سوائے میرے کوئی حاضر نہ ہوا آپ مجھے سات لے کر چلے یہاں تک کہ جب مکہ کی بلند جانب پہنچے آپ نے اپنے پائے مبارک سے ایک خط میرے واسطے کھینچا اور فرمایا کہ اس میں بیٹھے رہو اور آپ تشریف لے گئے اور ایک جگہ کھڑے ہو کر کلام اللہ پڑھنے لگے پھر آپکو ایک جماعت کثیرہ

marfat.com
Marfat.com

نے گھیر لیا اور میرے اور آپ کے درمیان حائل ہو گئی اور میں نے سنا کہ جنوں نے آپ سے کہا کہ کون گواہی دیتا ہے کہ آپ پیغمبر خدا ہیں وہاں ایک درخت تھا آپ نے فرمایا کہ اگر یہ درخت گواہی دے دے تب تو تم مانو گے، انہوں نے کہا کہ ہاں۔ آپ نے اس درخت کو بلایا او اس درخت نے گواہی دی اس کو دیکھ کر تمام جنوں نے گواہی دی۔

سوائے مسلمانو تم سب بھی تجدید ایمان کیے ساتھ کہو۔

اشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

ازمجملہ۔ آپ کی امداد کے لیے اکثر غزوات میں ملائکہ کا آنا ہے چنانچہ جنگ بدر میں پانچ ہزار فرشتے آپ کی مدد کے واسطے آئے اور جنگ حنین اور احد میں بھی فرشتے آپ کی امداد کے لیے آئے حضرت سعد بن وقاص ﷺ نے حضرت جبرائیل و میکائیل علیہما السلام کو مشاہدہ کیا صحیحین میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے احد کی لڑائی میں جناب رسول خدا ﷺ کے داہنی طرف اور بائیں جانب دو شخص سفید پوش دیکھے کہ خوب قتال کرتے تھے یعنی جبرئیل و میکائیل۔

ازاں جملہ شق القمر ہے جس کو ایک جماعت صحابہ نے روایت کیا پھر اسی طرح جماعت تابعین اور تبع تابعین نے۔ امام تاج الدین سبکی نے شرح مختصر ابن حاجب میں صاف لکھ دیا ہے کہ روایت شق القمر کی متواتر ہے۔ تفصیل اس قصہ کی یہ ہے کہ ہجرت سے پہلے مکہ مکرمہ میں ابوجہل اور ولید بن مغیرہ اور عاص بن وائل وغیرہ کفار قریش نے جمع ہو کر حضور کی خدمت شریف میں عرض کیا کہ اگر تم سچے ہو تو چاند کے دو ٹکڑے کر دو آپ نے فرمایا کہ اگر میں ایسا کروں تو تم ایمان لاؤ گے انہوں نے کہا کہ ہاں آپ نے اللہ جل شانہ سے دعا کی سو چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے آپ نے پکار کر ہر ایک کافر کا نام لے کر فرمایا کہ اے فلاں فلاں گواہ رہو سب لوگوں نے اچھی طرح دیکھا اور دونوں ٹکڑے اتنے فرق سے

marfat.com
Marfat.com

ہو گئے تھے کہ جبل حرا ان دونوں کے درمیان میں نظر پڑتا تھا کافروں نے کہا کہ یہ ان کا سحر ہے پھر ابوجہل نے کہا کہ سحر ہے تو تمہارے اوپر سحر ہوگا یہ بات تو نہیں ہوسکتی کہ ساری زمین والوں پر سحر ہو دوسرے شہر کے لوگ آویں تم ان سے دریافت کرو سو اور آفاق کے آنے والوں سے پوچھا سب نے بیان کیا کہ ہم نے چاند کا شق ہونا دیکھا۔ تاریخ فرشتہ میں ہے کہ ملیبار کے ایک راجہ نے مسلمانوں کی زبانی معجزہ شق القمر کا سنا تو اس نے اپنے برہمنوں سے ان برسوں کے حالات میں کہ جو زمانہ رسول اللہ ﷺ کا تھا اس قصہ کو تلاش کرایا تو برہمنوں نے اپنی کتابوں میں دیکھ کر تصدیق کی اور وہ راجہ مسلمان ہوگیا سوانح الحیر مین میں لکھا ہے کہ ہندوستان کی اندر شہر دھار کہ متصل دریائے چنبل صوبہ مالوہ میں واقع ہے وہاں کا راجہ اپنے محل کی چھت پر بیٹھا تھا یکبارگی اس نے دیکھا کہ چاند دو ٹکڑے ہوگیا اور پھر مل گیا اس نے اپنے یہاں کے پنڈتوں سے دریافت کیا انہوں نے کہا کہ ہماری کتابوں میں لکھا ہے کہ ایک پیغمبر عرب میں پیدا ہوں گے ان کے ہاتھ پر معجزہ شق القمر کا ہوگا چنانچہ راجہ نے ایک ایلچی حضور ﷺ کی خدمت میں بھیجا اور ایمان لایا حضور نے اس کا نام عبداللہ رکھا قبر اس راجہ کی اس شہر کے باہر اب تک زیارت گاہ ہے۔ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب نے بھی اپنے رسالہ شق القمر میں اس قصہ کو تاریخ فضلی سے نقل کیا ہے اور اس راجہ کا نام راجہ بھوج لکھا ہے۔

ازجملہ۔ ردشمس سے حدیث شریف میں وارد ہے کہ جناب رسول ﷺ موضع سہبا میں کہ ایک موضع کا نام ہے جو متصل خیبر کے ہے۔ تشریف رکھتے تھے آپ پر وحی نازل ہوئی اس وقت سر مبارک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زانوں پر رکھ کر سو گئے۔ حضرت علی نے عصر کی نماز نہیں پڑھی تھی یہاں تک کہ آفتاب غروب ہوگیا تب آپ بیدار ہوئے آپ نے حضرت علی سے پوچھا کہ تم نے نماز پڑھ لی عرض کیا نہیں آپ نے دعا کی کہ الٰہی یہ علی تیری اطاعت اور تیرے رسول کی

Marfat.com

اطاعت میں مشغول تھا آفتاب کو پھیر لا۔ اسما راوی کہتے ہیں کہ میں دیکھ رہا تھا کہ آفتاب غروب ہو چکا تھا کہ یکا یک پھر نکل آیا یہاں تک کہ بھوپ زمینوں اور پہاڑوں پر پڑی اس حدیث ردشمس کو اگرچہ ابن جوزی نے اپنی موضوعات میں لکھا ہے مگر محققین محدثین نے تصریح کی ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے چنانچہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک رسالہ اسی حدیث کی صحت کے اندر لکھا ہے جس کا نام **کشف اللبس فی حدیث ردالشمس** ہے۔

ازنجملہ۔ لعاب مبارک کی وجہ سے سانپ کے زہر کا اثر نہ ہوتا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ ہجرت کی رات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غار کی طرف گئے۔ جب غار پر پہنچے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آنحضرت سے عرض کیا کہ آپ غار میں داخل نہ ہوں۔ پہلے میں داخل ہوں تا کہ جو کچھ غار میں ہو اس کا صدمہ مجھے پہنچے۔ سو غار میں گھس گئے اور اس میں جھاڑو دی اور اس کے سب سوراخوں کو اپنا تہ بند پھاڑ کر بند کیا۔ دو سوراخ باقی رہ گئے تھے ان میں اپنے دونوں پاؤں دے دیئے پھر آپ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ اب آپ تشریف لے آیئے حضور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی گود میں سر مبارک رکھ کر سو گئے۔ ایک سوراخ سے سانپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاؤں میں کاٹا۔ آپ نے جنبش تک نہ کی کہ مبادا حضرت جاگ پڑیں مگر یہ سبب صدمہ زہر کے آنسو آنکھ سے نکل کر حضور کے چہرہ مبارک پر گرے آپ بیدار ہوئے اور حال دریافت کیا۔ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ قربان ہوں مجھے سانپ نے کاٹا۔ آپ نے آب دہن شریف اس جگہ پر لگا دیا فوراً اثر زہر کا جاتا رہا۔

marfat.com
Marfat.com

نعت شریف

مولا علی نے واری تری نیند پر نماز — اور وہ بھی عصر سب سے جو اعلیٰ خطر کی ہے
صدیق بلکہ غار میں جان اس پہ دے چکے — اور حفظ جان تو جان فروض عرر کی ہے
ہاں تو نے ان کو جان، انہیں پھیر دی نماز — پر وہ تو کر چکے تھے جو کرنی بشر کی ہے
ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں — اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے
ان پر درود جن کو حجر تک کریں سلام — ان پر سلام جن کو نجیت شجر کی ہے
ان پر درود جن کو کس بیکساں کہیں — ان پر سلام جن کو خبر بے خبر کی ہے
جن و بشر سلام کو حاضر ہیں السلام — یہ بارگاہ مالک جن و بشر کی ہے
شمس و قمر سلام کو حاضر ہیں السلام — خوبی انہیں کی جوت سے شمس قمر کی ہے
سب بحر و بر سلام کو حاضر ہیں السلام — تملیک انہیں کے نام تو ہر بحر و بر کی ہے
سنگ و شجر سلام کو حاضر ہیں السلام — کلمہ سے تر زباں درخت و حجر کی ہے
عرض و اثر سلام کو حاضر السلام — بلا یہ بارگاہ دعاؤ اثر کی ہے
شوریدہ سر سلام کو حاضر ہیں السلام — راحت انہیں کے قدموں میں شوریدہ سر کی ہے
خستہ جگر سلام کو حاضر ہیں السلام — مرہم یہیں کی خاک تو خستہ جگر کی ہے
سب خشک و تر سلام کو حاضر ہیں السلام — یہ جلوہ گاہ مالک ہر خشک و تر کی ہے

الکلام المبین فی آیات رحمۃ العالمین میں لکھا ہے کہ عالم دو قسم پر ہے ایک عالم معانی دوسرا عالم اعیان۔ عالم معانی عبارت ہے ان چیزوں سے جو دوسری چیزوں میں ہو کر پائی جائیں۔ بذات خود قائم نہ ہوں جن کو عرض کہتے ہیں جیسے کلام اور علم اور رنگ اور بو وغیرہ اور عالم اعیان عبارت ہے ان چیزوں سے جو

marfat.com
Marfat.com

بذات خود قائم ہیں۔ جن کو جواہر کہتے ہیں جیسے زمین، آسمان، آدمی، درخت وغیرہ۔ پھر عالم اعیان دو قسم پر ہے ایک عالم ذوی العقول اور دوسرا غیر ذوی العقول۔ پھر ذوی العقول تین قسم پر ہے۔ عالم ملائکہ، عالم انسان، عالم جنات اور عالمِ غیر ذوی العقول دو قسم پر ہے۔ ایک علوی جیسے آسمان، ستارے، دوسرے سفلی۔ پھر سفلی دو قسم پر ہے۔ ایک عالمِ بسائط دوسرا عالمِ مرکبات عالم بسائط عبارت ہے عناصر اربعہ یعنی آب، آتش، ہوا، خاک سے اور عالم مرکبات تین قسم پر ہے۔ جمادات، نباتات، حیوانات جن کو موالید ثلاثہ کہتے ہیں۔ پس اقسام تفصیلی عالم کے نو ہوئے۔ ہر قسم میں جناب رسول اکرم حبیب معظم ﷺ کے معجزات لاتعداد لاتحصٰے ہیں جن سے کتب قوم پر ہیں۔ اس مختصر میں گنجائش لکھنے کی نہیں پس اسی قدر اکتفا کر کے اس دعا پر خاتمہ کیا جاتا ہے۔ یا الٰہ العالمین یا نجیب الداعین یا غیاث المستغیثین اس ذکر شریف کی برکت سے مولف اور اس کے والدین اور ان کے مشائخ اور جمیع محبین اور متعلقین اور سامعین اور قارئین اور کاتب مسکین اور اس ذکر شریف سے خوش ہونے والے غائبین اور حاضرین سب کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرما اور شفیع المذنبین روحنا فداہ ﷺ کی شفاعت روزی کر اور معاندین و مخالفین ذکر شریف کو بھی اس رحمۃ للعالمین کے رحمت واسعہ کے صدقہ میں ہدایت نصیب فرما آمین ثم آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَاَصْحَابِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَاَئِمَّةِ الْمُجْتَهِدِيْنَ وَاَوْلِيَائِهِ الْكَامِلِيْنَ۔

marfat.com
Marfat.com

دعاء والتجا

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہ مشکلشا کا ساتھ ہو

یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادی دیدار حسنِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی گور تیرہ کی جب آئے سخت رات
ان کے پیارے منہ کی صبح جانفزا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب پڑے محشر میں شور وار دگیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحب کوثر جود و عطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی سر مہری پر ہو جب خورشید حشر
سید بے سایہ کے ظلِ لوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی گرمی محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں
عیب پوش خلق ستار خطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حساب جرم میں
ان تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب حساب خندۂ بیمارو لائے
چشم گریاں شفیع مرنجے کا ساتھ ہو

یا الٰہی رنگ لائیں جب مری بیباکیاں
ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب چلوں تاریک راہ پل صراط
آفتاب ہاشمی نور الہدیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب سر شمشیر پر چلنا پڑے
رب سلم کہنے والے غمزدا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں
قدسیوں کے لب سے آمین رسا کا ساتھ ہو

(اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی)

marfat.com
Marfat.com

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرہ شریفہ نقشبندیہ مجددیہ

بخش ہم کو اے خدائے دوجہاں — امن ہر شر سے ہر آفت سے اماں — بہر ذات رحمت للعالمین
دور رکھ ہم سے غم دنیا و دیں — از پے صدیق اکبر با خدا — روحی وجسمی مرض سے دے شفا
بہر فاروق اے کرم والے رحیم — رکھ ہمیں ثابت براہ مستقیم — بہر ذالنورین اے رب العلا
بند دام نفس سرکش — بہر روح اطہر زوج بتول — جو دعا ہم مانگیں یا رب ہو قبول
سید الاحباب کا یا رب طفیل — ہو سدا نے کی جانب دل کا میل — حضرت سلمان کا صدقہ اے کریم
ہم پہ غالب ہو نہ شیطان رجیم — بہر روح قاسم عارف بحق — دور کر دل سے غم و درد و قلق
حضرت جعفر کا صدقہ اے علیم — کیجیو مسکن مراد ابراہیم — حب ذات پاک خواجہ بایزید
ہو مرے فعل مقاصد کی کلید — یا الٰہی بہر خواجہ بوالحسن — دور کر ہم سے غم و درد و محن
بہر خواجہ بو علی رب کریم
امت احمد کو دے قلب سلیم — خواجۂ عثمان ابو یوسف کی روح — ہو لطائف کی مری وجہ فتوح
بہر عبدالخالق اے بندہ نواز — ہو داد ایم سے جو ہے حق نماز — خواجۂ عارف کا صدقہ یا غفور
رکھ ہمیں ہر حال میں عبدشکور — خواجۂ محمود کو اے کبریا — رکھ مراد دنیا و دیں میں مقتدا
از پے خواجہ علی راعجمی — دور کر ہم سے خدا ماؤ منی — خواجۂ بابا محمدؒ کا طفیل
تیرے در سے ہیں مرادوں کی سبل — بہر حضرت خواجۂ سید امیر — ذرۂ خاکی ہیں کر مہر منیر
بہر روح پر فتوح تشنہ دی — نعمت دارین سے کر بہرہ مند — بہر عطار آن علاؤ الدین نام
بہر آسائش ملے دارالسلام — از پے یعقوب چرخی یا قدیر — کر رہا ہم کو کہ ہیں غم کے اسیر
از پے خواجہ عبید اے رب پاک — دور دنیا سے نہ ہوں اندوہناک — بہر مولا محمدؒ زاہد اب

marfat.com
Marfat.com

ہوں نہ ہم مست و جب قہر و غضب — بہر درویش محمد یا اللہ — ہوں شریعت سے نہ باہر اک قدم راہ
یا الٰہی بہر حضرت خواجگی — راہ میں تیری رہیں ہم در بدر گی — بہر خواجہ باقی باللہ یا غنی
دور رکھیو جب دنیائی دنی — بہر شیخ احمد محمد یا بصیر — نور ذاتی سے رہیں ہم مستنیر
خازن الرحمت کا صدقہ یا مجید — دی ہمیں گنج سعیدی کی کلید — خواجۂ معصوم کا صدقہ دوام
رکھ ہمارا پر مے وحدت سے جام — یا الٰہی بہر شیخ عبداللہ احد — کر ہماری مشکلوں میں تو مدد
بہر روح اطہر خواجہ حنیف — ہم کو کر روح مجسم یا لطیف — از پے خواجہ محمد راز داں
ذکر میں تیری رہیں ہم تر زبان — از پے خواجہ محمدؐ مظہری — دین و دنیا میں ہمیں دے برتری
از پے خواجہ محمدؐ باز ماں — مبتلا تیرا ہو میرا جزو جان — بہر خواجہ حاجی احمد متقی
میری مت رکھیو کوئی مشکل اڑی — بہر خواجہ حضرت حاجی حسین — رکھ ہماری آبروئے نشاتین
از پے سید امام ہاشمی — محو نور بحث رکھیو یا علی — خواجۂ مسعود کی صدقہ میں رب
اپنے ذکر و فکر میں رکھ روز و شب — از پے خواجہ محمد رکن دین — عشق تیرا ہو ہمارا دلنشیں
رکن دین اور سب محبوں کو سدا — یا الٰہی ہر بدی سے لے بچا — سب کو اپنا محو ذوق یاد رکھ
دین و دنیا میں ہمیشہ شاد رکھ

marfat.com
Marfat.com

کائناتِ حسن میں وہ جلوہ فرما ہوگئے!

جن کی صورت حق نما ہے جن کی سیرت حق نما

هُوَ مُحَمَّدٌ نُور

رشحات قلم

فاضل شہیر علامہ محمد منشاء مدظلہ

marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَا اِنْ مَّدَحْتُ مُحَمَّدً ابِمَقَالَتِیْ

میلاد النبی ﷺ کے موضوع پر نہ جانے کتنی کتابیں لکھی گئیں، کتنے اخبار و رسائل شائع ہوئے، کتنے دفاتر پر لوح و قلم کی تصویریں نقش ہوئیں، کتنے انبیاء نے آپ کی آمد آمد کی بشارتیں دیں اور کتنے از ان انتظار کرتے کرتے پردہ عدم میں چلے گئے، کتنے عشاق گرد راہ کو ترستے رہے اور کتنے خوش بخت اس محبوب حقیقی کے جمال جہاں آرا کی زیارت سے اپنے قلب ونظر کو گرماتے رہے، خالق کائنات نے آپ ہی کو اپنی ربوبیت کے اظہار کا سبب ٹھہرایا، آپ ہی اس عالم بود و باش کی علتِ غائی ہوئے۔

سبب ہر سبب منتہائے طلب
علتِ جملہ علت پہ لاکھوں سلام

اہل عشق و محبت کا تو یہ فیصلہ ہے کہ میلاد مصطفیٰ ﷺ کا سب سے موکد، موثق، مستند اور جامع اجمالی تذکرہ قرآن کریم ہی ہے جس میں نہ صرف حضور کے میلاد ہی سے آگاہی حاصل ہوتی ہے بلکہ سیرت و صورت کے تمام محاسن و محامد موجود ہیں، حقیقتاً قرآن ہی آپ کی ذات ستودہ صفات کا ترجمان ہے میلاد مصطفیٰ ﷺ ایک ایسا موضوع ہے جس پر جتنا بھی لکھا جائے کم ہے باوجود یہ کہ آپ کی ذات اقدس واکمل، احسن واجمل ﷺ کسی بھی صاحب قلم کی محتاج نہیں، کسی مدح خواں کی طالب نہیں، کسی خطیب وادیب، مقرر وواعظ کی منتظر نہیں، ہر چیز آپ ہی کی محتاج ہے، پھر یہ سلسلۂ تصنیف وتالیف کیوں؟ پہلی بات تو جواباً یہ

marfat.com
Marfat.com

کہی جاسکتی ہے کہ یہ عبادت ہے اور عبادت کے لیے انسان خصوصاً مسلمان مکلف ہیں، لہٰذا عالمِ آخرت میں کامیابی و کامرانی اور میدان حشر میں خدا و رسول خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ہم پر یہ عبادت فرضِ عین کی حیثیت رکھتی ہے اور دوسری بات آج سے صدیوں پہلے شاعرِ دربار رسالت حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہہ کر ہماری مشکل کشائی فرمادی کہ:

مَا اِنْ مَدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِیْ
لٰکِن مَدَحْتُ مَقَالَتِیْ بِمُحَمَّدٍ

منجملہ مقاصدِ حسنہ ایک مقصد یہ بھی مؤلفین و مصنفین کے پیشِ نظر ہوتا ہے کہ کسی نہ کسی طرح حضوری کی سعادت نصیب ہو، چنانچہ راقم نے اسی مقصدِ وحید کو اپنایا اور مُحَمَّدٌ نُوْرٌ ایسے مبارک نام سے یہ کتاب ترتیب دی

جسے اب "نور سے نور تک" سے موسوم کرکے پاکستان میں سب سے پہلے سنی دارالاشاعت "نوری کتب خانہ لاہور، اپنی شاندار اشاعتی خوبیوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے ازیں قبل پاک و ہند کے مختلف کتب خانوں اور تبلیغی اداروں کی طرف سے تیس بار یہ کتاب اشاعت کا شرف حاصل کر چکی ہے۔ دعا ہے نوری کتب خانہ اپنے تبلیغی مشن میں مزید کامیابیوں سے بہرہ مند ہو۔

آمین بجاہ طٰہٰ و یٰسٓ ﷺ

فقیر: محمد منشا تابش قصوری مرید کے

marfat.com
Marfat.com

تحقیق نور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد اللّٰہ الذی خلق نور محمدٍ مِنْ نُورہٖ وَاَبْدَأَ الخَلْقَ من نَورِہٖ وَالصّلٰوۃ والسّلامَ عَلٰی نَورِ الاَوّلین والآخرین سیّدِ الانبیاء محمدن المصطفٰی وَعَلٰی اٰلہٖ وصحبہٖ اجمعین۔ امّا بعد

فاعوذ باللّٰہ من الشّیطٰنِ الرّجِیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

قَد جَآءَ کُم مِنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتَابٌ مُّبِیْنٌ ٥

اَللّٰہُ نُوْرُ السّمٰوٰتِ وَالاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ ٥

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا..... یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَیَاْبَی اللّٰہُ اِلَّا اَنْ یُّتِمَّ نُوْرَہٗ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ ٥

یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ ٥

اس پروردگار جل وعلا کا ہزارہا بار شکر ہے جس کی ذات مقدس نے تمام کائنات سے پہلے اپنے پیارے محبوب ومکرم جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے نور مبارک کو پیدا فرمایا اور ہمیں اس نور عظیم کی پہچان کرانے کے لیے قرآن کریم

marfat.com
Marfat.com

میں صاف صاف بیان فرمایا، بڑے بڑے مفسرین ومحدثین کرام علیہم الرحمتہ والرضوان نے آیاتِ مذکورہ میں کلمہ ''نور''، ''مثل نورہ''، ''سراجا منیرا'' اور ''نور اللہ'' سے نبی کریم ﷺ کا وجودِ اطہر مراد لیا ہے جس کی قدرے تفصیل یہ ہے، ملاحظہ ہو:

1- قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتَابٌ مُّبِيْنٌ ۝

ترجمہ: بیشک آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے بہت بڑا نور اور کتاب روشن (المائدہ)

اس آیہ کریمہ میں کلمہ ''نور'' سے مراد حضور نبی کریم ﷺ کا وجودِ اطہر ہے۔

دیکھئے تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہ صفحہ 72: **قد جاء کم من اللہ نور** یعنی محمد ﷺ

(بے شک آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور یعنی محمد ﷺ)

تفسیر جلالین شریف صفحہ 97: **قد جاء کم من اللہ نور ھو نور النبی** ﷺ

ترجمہ: بے شک آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور وہ نور نبی کریم ﷺ ہیں۔

روح المعانی جلد 6 صفحہ 87: **قد جاء کم من اللہ نور عظیم وھو نور الانوار والنبی المختار** ﷺ

ترجمہ: بے شک آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے بہت بڑا نور، وہ نور الانوار نبی مختار ﷺ ہیں۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ موضوعاتِ کبیر صفحہ 86 پر فرماتے ہیں:

اما نورہ علیہ السلام فھو فی غایۃ من الظھور شرقاً و غرباً و اول ما خلق اللہ نورہ وسماہ فی کتابہ نوراً

(نبی کریم ﷺ کا نور مشرق ومغرب میں انتہائی طور پر چمک رہا ہے اور سب سے پہلے جس کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا وہ آنحضرت ﷺ کا نور ہے اور قرآن کریم میں ان کو نور فرمایا)

marfat.com
Marfat.com

مطالع المسرات ص 220: ونوره صلی اللہ علیہ وسلم الحسی او المعنوی ظاهر واضح یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نور حسی اور معنوی واضح ہے۔

تفسیر صاوی ص 239 میں ہے: انه اصل نور حسی ومعنوی یعنی حضور ﷺ ہر نور حسی و معنوی کا اصل ہیں۔

تمام نبیوں، رسولوں، فرشتوں، لوح، قلم، عرش، کرسی، چاند، سورج اور ستاروں کے انوار اسی نور محمد ﷺ کے پرتو ہیں۔ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ (898ھ/ 1325ء) فرماتے ہیں:۔

ہم از لوح و قلم تا عرش و کرسی
ازاں نور است گر تحقیق پرسی

ان کے علاوہ تفسیر خازن ج 2 ص 23، تفسیر مدارک ج 1 ص 214، تفسیر روح البیان ج 1 ص 548، تفسیر کبیر ج 2 ص 395، شفاء شریف وغیرہا میں اس نور سے مراد حضور نبی کریم ﷺ ہیں۔

2- اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ

(اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے اور اس کی مثال طاق ہے جس میں فانوس روشن ہے)

اس آیہ کریمہ میں مَثَلُ نُوْرِهٖ سے حضور کا وجود اطہر مراد ہے۔

تفسیر ابن جریر جلد 18 ص 106:

جاء ابن عباس الٰی کعب الاحبار فقال حدثنی من قول اللّٰہ عزوجل اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض الآیۃ فقال کعب مثل نوره مثل محمد ﷺ، علی ابن الحسن الازدی قال ثنا یحیی بن الیمان عن اشعث عن جعفر بن ابی المغیرۃ عن سعید بن جبیر فی قوله مثل نوره

marfat.com
Marfat.com

قال محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔
تفسیر خازن و معالم التنزیل ج 5 ص 63:

مثل نوره هو محمد صلی الله علیه وسلم قال سعید بن جبیر والضحاك هو محمد صلی الله علیه وسلم۔

شفاء شریف ج 1 ص 10، تفسیر حقانی ج 5 ص 242، تفسیر نبوی، تفسیر محمدی ج 4 ص 304 میں ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباس، کعب احبار، سعید بن جبیر، سہیل بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں:

المراد بالنور الثانی هنا نور محمد ﷺ و قوله تعالیٰ مثل نورہٖ ای نور محمد ﷺ

کہ نورِ ثانی سے مراد اللہ کے قول میں محمد ﷺ کا نور ہے۔
تفسیر محمدی میں حافظ محمد لکھوی (وہابی) نے بایں الفاظ تفسیر کی ہے:۔

ابنِ عباس تے کعب احباراں وچ معالم آیا
جو نور اللہ دا نبی محمد سینہ طاق ٹھہرایا

مجدد مائۃ حاضرہ اعلیحضرت الشاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیہ کریمہ کا یوں نقشہ کھینچا ہے:۔

شمع دل، مشکوٰۃ تن، سینہ زجاجہ نور کا
تیری صورت کے لیے آیا یہ سورہ نور کا

حضرت استاد العلماء صدرا الافاضل، فخر الاماثل مولانا السید محمد نعیم الدین صاحب مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ (1367ھ/1947ء) فرماتے ہیں:۔

سراپا نور ہیں وہ نور حق نور علیٰ نور
کمشکوٰۃ ہے شان ان کی انہیں کیا واسطہ غلمان سے
بفضل اللہ نابینا نہیں ہوں کیسے دوں نسبت
کفِ پائے حبیب حق کو روئے ماہِ کامل سے

marfat.com
Marfat.com

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا۔ (پ 22)

اس آیت میں وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا سے نبی کریم ﷺ مراد ہیں۔

شفاء شریف میں قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وقد سماہ اللّٰہ تعالیٰ فی القراٰن نورًا و سراجا منیرًا۔

(بیشک قرآن حمید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کا نام نور اور سراج منیر (چمکتا ہوا آفتاب) رکھا)

حضرت حسان بن ثابت ؓ (68ھ/ 687ء) اپنے کلام رفیع الشان میں فرماتے ہیں:

فامسٰی سراجًا منیراً وھادیًا
یَلُوحُ کما لاحَ الصَّیقلَ المُھَنَّدُ

(وہ تشریف لائے چمکتے ہوئے آفتاب اور رہنما بن کر اور اس طرح چمکے جس طرح صیقل کی ہوئی تلوار چمکتی ہے)

مولوی رشید احمد گنگوہی (1322ھ/ 1905ء) نے امداد السلوک میں تحریر کیا ہے:

"نیز بوحی تعالیٰ فرمایا کہ نبی ﷺ شاہد، مبشر، نذیر، داعیاً الی اللہ، سراج منیر فرستادہ ایم و منیر روشن کنندہ نور دہندہ را گویند۔"

(نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے نبی ﷺ آپ کو ہم نے حاضر و ناظر، خوشخبری دینے والا، ڈر سنانے والا، اللہ کی طرف بلانے والا، سراج منیر بنا کر بھیجا، منیر روشنی کرنے والے اور نور دینے والے کو کہتے ہیں۔)

مولوی محمد ادریس کاندھلوی نے مقامات حریری کے اول میں جو اشعار لکھے ہیں ان میں سراج منیر کا بایں الفاظ ذکر کیا ہے:

marfat.com
Marfat.com

سِرَاجٌ مُنِیْرٌ کَشَمْسِ الضُّحٰی
وَخَیْرُ البَرَایَا وَنُوْرٌ قَدِیم

4- یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَیَاْبَی اللّٰهُ اِلَّا اَنْ یُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ کَرِهَ الْکٰفِرُوْنَ (پ 10 سورہ التوبہ آیت 32)

5- یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْکٰفِرُوْنَ

(کافر اردہ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور کو مونہوں سے بجھا دیں مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے نور کو پورا کرنا ہے اگرچہ کافر برا منائیں) (پ 28 الصف)

حضرت ضحاک ؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے قول یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ میں فرمایا:

یقول یریدون ان یهلکوا محمدا صلی الله علیه وآله وسلم

(یہ کفار چاہتے ہیں کہ اپنے مونہوں سے اللہ کے نور کو مٹا دیں یعنی محمد ﷺ کو ہلاک کر ڈالیں۔

جناب ظفر علی خاں صاحب (1956ء) نے کیا خوب کہا ہے:۔

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

حضرت امام الائمہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (150ھ) نے مسئلہ نور کے بارے میں اپنا عقیدہ سرور دو عالم ﷺ کے حضور یوں پیش کیا ہے:۔

اَنْتَ الَّذِیْ مِنْ نُّوْرِكَ الْبَدْرُ اکْتَسٰی
وَالشَّمْسُ مُشْرِقَةٌ بِنُوْرِ بَهَاكَ

(آپ وہ ہیں کہ چودھویں رات کے چاند نے روشنی کا لباس آپ کے نور سے پہنا ہے اور سورج بھی آپ کے نور حسن سے روشن ہے۔)

Marfat.com

حضرت محبوبِ سبحانی قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ (561ھ/1166ء) بہجۃ الاسرار ص 12 پر ایک حدیثِ قدسی نقل فرماتے ہیں:

قال اللہ عزجل خلقت روح محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم من نور وجھی کما قال النبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم اَوّلُ مَاخَلَقَ اللہ نُوْرِیِ۔

(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے حبیب ﷺ کی روح کو اپنے چہرے کے نور سے پیدا کیا جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا کیا۔)

حضرت شیخ احمد سرہندی المعروف مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (1034ھ/1624ء) کنز الہدایات ص 93 پر ارشاد فرماتے ہیں۔

"حقیقتِ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام جو ظہور اول ہے وہ تمام حقیقتوں کی حقیقت ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ دوسری حقیقتیں خواہ انبیاء کرام کی حقیقتیں ہوں یا ملائکہ عظام کی، اس کے عکس کی مانند ہیں اور وہ حقیقتِ محمدی ان حقیقتوں کی اصل ہے۔"

مکتوباتِ شریف دفتر سوم حصہ نہم صفحہ 75 پر یوں تحریر فرماتے ہیں:

"باید دانست کہ خلقِ محمدی در رنگ خلق سائر افرادِ انسانی نیست بلکہ چلتے ہیچ فردے از افراد عالم مناسبت ندارد کہ او صلی اللہ تعالیٰ علی ہو سلم کہ باوجود نشاءِ عنصری از نورِ حق جل وعلا مخلوق گشتہ کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام خلقت من نور اللہ۔"

(جاننا چاہئے کہ محمد ﷺ کی پیدائش تمام انسانی افراد کی پیدائش کے رنگ میں نہیں ہے بلکہ کسی مخلوق کے تمام عالم کے افراد سے کسی فرد کی پیدائش میں مناسبت نہیں رکھتے اس لیے آپ باوجود عنصری پیدائش کے نورِ حق جل وعلا سے پیدا ہوئے، جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ

marfat.com
Marfat.com

والسلام نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا کیا گیا ہوں)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (1052ھ/1643ھ) اپنی شہرہ آفاق کتاب مدارج النبوۃ ج 2 ص 2 میں تحریر فرماتے ہیں:

"بدانکہ اول مخلوقات و واسطۂ صدور کائنات و واسطہ خلق عالم و آدم نور محمد است صلی اللہ علیہ وسلم، چنانچہ در حدیث صحیح وارد شدہ **اول ماخلق اللہ نور وسائر** مکونات علوی و سفلی ازاں نور وازاں جوہر پاک پیدا شدہ از ارواح و اشباح و عرش و کرسی، لوح و قلم، بہشت و دوزخ، ملک و فلک، انس و جن، آسمان و زمین، بحار و جبال، اشجار و سائر مخلوقات وکیفیت صدور ایں کثرت ازاں وحدت و بروز و ظہور مخلوقات ازاں جوہر عبارات و تعبیرات غریب آوردہ اند۔"

(جان لو کہ مخلوقات اور صدور کائنات و پیدائش عالم و آدم کا واسطہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک ہے۔ چنانچہ صحیح حدیث میں آیا ہے: "اول وہ جو پیدا کیا اللہ نے، میرا نور ہے" اور باقی مکونات مخلوقات علوی و سفلی اس نور سے پیدا ہوئی اور اس جوہر پاک سے روح اور شکلیں، عرش و کرسی، لوح و قلم، بہشت و دوزخ، انسان و جنات، آسمان و زمین، سمندر و پہاڑ، درخت اور باقی مخلوقات پیدا ہوئیں اور وحدت (نور محمد) کی پیدائش کی کیفیت میں اس جوہر سے مخلوقات کے ظہور کی کیفیت میں عبارات و تعبیرات عجیب لائے ہیں۔)

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی (1943ء) نشر الطیب صفحہ 6 پر تحریر کرتے ہیں:

"سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا فرمایا، پھر وہ نور اللہ تعالیٰ کی قدرت سے جہاں اللہ تعالیٰ نے چاہا سیر کرتا رہا اور

marfat.com
Marfat.com

اس وقت نہ لوح تھی نہ قلم تھا، نہ بہشت تھی نہ دوزخ، نہ فرشتہ تھا، نہ زمین تھی نہ آسمان، نہ سورج تھا نہ چاند، نہ جن تھا نہ انسان۔"

علامہ فضل حق خیر آبادی (1378ھ/ 1861ء اپنے نعتیہ قصائد[1] میں ارقام پذیر ہیں۔

ھو اول انور السنی یتلوہ کل تعین
ثانیۃ لیس بممکن عنہ لحصیف المھتدی

حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

وصلی اللہ علیہ نورِ کزو شد نورِ ہا پیدا
زمیں از حبِّ اوساکن فلک در عشق اوشید

حضرت خواجہ شمس الدین محمد حافظ شیرازی (791ھ/ 1389ء) کا بیان بھی ملاحظہ فرمائیں:۔

یا صاحب الجمال و یا سید البشر
من وجھک المنیر لقد نور القمر
لایمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ثابت ہوا کہ سرور دو عالم، نور مجسم، رسول معظم جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ بلاریب سبب کائنات اور اصل تخلیق مخلوقات ہیں۔

امام بیہقی طبرانی، حاکم نے مستدرک میں حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم رؤف رحیم ﷺ میں عرض کیا۔

پروردگار عالم! بصدقہ سید الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ میری خطاء معاف فرما۔ ارشاد ہوا۔

إِذَا سَأَلْتَنِیْ بِحَقِّہٖ غَفَرْتُ لَکَ وَلَولَا مُحَمَّدٌ مَاخَلَقْتُکَ

1۔ بحوالہ "باغی ہندوستان" صفحہ 88

marfat.com
Marfat.com

(اے آدم (علیہ السلام)! تو نے ان کے وسیلہ سے مجھ سے سوال کیا پس میں نے تمہیں معاف کیا اور اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو تمہیں پیدا نہ کرتا)

دیلمی رائس المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ فرمایا رسول کریم ﷺ نے:

اتانی جبرائیل فقال ان الله یقول لولاك لما خلقت الجنة ولولاك ما خلقت النار۔

(میرے پاس جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور کہا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر آپ نہ ہوتے میں جنت اور دوزخ کو نہ بناتا)

نزہتہ المجالس میں حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ کس لیے مخلوق فرمائے گئے؟ فرمایا: مجھے مجھ پر وحی نازل ہوئی میں نے عرض کیا: یا اللہ! تو نے مجھے کس لیے پیدا فرمایا؟ ارشاد ہوا:

لولاك لما خلقت ارضی ولاسمائی

(اگر آپ نہ ہوتے تو میں اپنی زمین اور آسمان کو پیدا نہ کرتا)

وعزتی و جلالی لولاك ماخلقت جنتی ولاناری

(مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم اگر آپ کو پیدا نہ کرتا تو میں اپنی جنت اور دوزخ نہ بناتا)

اگر اللہ تعالیٰ آفتاب کائنات ﷺ کو پیدا نہ فرماتا تو ذرہ بھر کو بھی عالم وجود میں نہ لاتا، دنیا و اہل دنیا جنت و نار کی تخلیق آپ ہی کے باعث ہوئی۔

ابن عساکر نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر وحی بھیجی گئی، ارشاد باری ہوا:

لقد خلقت الدنیا واهلها لاعرفهم کرامتك ومنزلتك

marfat.com

Marfat.com

عندی لولاك ماخلقت الدنیا۔

(میں نے دنیا اور اہلِ دنیا کو اس لیے پیدا فرمایا کہ جو عزت و منزلت آپ کی میرے نزدیک ہے ان پر ظاہر کروں اگر آپ نہ ہوتے میں دنیا کو پیدا ہی نہ کرتا۔ اسی طرح متعدد احادیث قدسیہ میں آیا ہے۔

لولاك لما خلقت الافلاك

(آپ اگر نہ ہوتے تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا)

کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت مَحَمَّدًا۔

(میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا مجھے یہ بات پسند آئی کہ میری پہچان ہو تو میں نے محمد (ﷺ) کو پیدا کیا۔

کنت کنزاً مخفیا کا راز تابش کھل گیا
جب جہاں میں سرور دنیا و دیں پیدا ہوئے

مذکورہ بالا احادیث قدسیہ سے روزِ روشن کی طرح روشن ہوا کہ آپ بلاشک و شبہ باعثِ تخلیق عالم و سبب کائنات ہیں۔ حضرت امام الائمہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ بڑے ایمان افروز بیان کا اظہار فرماتے ہوئے بارگاہ رسالتمآب ﷺ میں عرض گزار ہیں: ؎

اَنْتَ الَّذِیْ لَوْلَاكَ مَا خُلِقَ امْرَأٌ
کَلَّا وَلَا خُلِقَ الْوَرٰی لَوْلَاکَا

یارسول اللہ! آپ وہ ہیں کہ اگر آپ کی ذات پاک نہ ہوتی تو کوئی شخص پیدا نہ کیا جاتا بلکہ اگر آپ نہ ہوتے تو تمام کائنات ہی پیدا نہ ہوتی۔

مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ (672ھ/1273ء) یوں اظہار فرماتے ہیں: ؎

با محمد بود عشق پاک جفت
ببہر عشق او خدا لولاک گفت
سید ما سرور ما محمد نور جاں

marfat.com
Marfat.com

بہتر و مہتر شفیع مذنباں

شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ (691ھ/1292ء) بارگاہِ رسالتمآب میں یوں عرض گزار ہیں:۔

تو اصل وجود آمدی از نخست
دگر ہرچہ موجود شد فرع تست
ترا عزِ لولاک تمکیں بس است
ثنائے تو طٰہٰ و یٰسٓ، بس است

امام اہلسنت مجدد مائۃ حضرت اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (1340ھ/1921ء) اس کے تحت اپنے پاکیزہ خیالات کا اظہار یوں فرماتے ہیں:۔

سبب ہر سبب منتہائے طلب
علت جملہ علت پہ لکھوں سلام

مرزا اسد اللہ خاں غالب (1285ھ/1868ء) اس کا خوب نقشہ کھینچتے ہیں:

آئینہ دار پرتو مہراست آفتاب
شانِ حق آثار زشانِ محمد است
دانی اگر بمعنی لولاک واری
خود ہرچہ از حق است از آن محمد است

ابوالفضل کے بھائی فیضی (1004ھ) یوں گویا ہیں:۔

آں مرکزِ ہفت دور جدول گرداب نشین موجِ اول
چابک قدم بساطِ افلاک والا گہر محیطِ لولاک
قدرش بہ زمانہ ماہ و اکلیل نورش بہ فلک چراغ و قندیل
بردانش ما انجم و افلاک مجتند گوصاحب لولاک لمارا انشاسیم

جگر مرادآبادی یوں رقمطراز ہیں:

لولاک لما خلقت الافلاک

marfat.com
Marfat.com

در مدحِ تو جانِ ہر قصیدہ

علامہ اقبال اس بارے میں یوں گویا ہیں:۔

مسلماں راہمیں عرفان و ادراک
کہ درخود فاش بیند رمز لولاک

واضح ہوا کہ جملہ موجودات حضور پرنور ﷺ کے صدقے پیدا ہوئی جیسا کہ آپ ارشاد فرماتے ہیں:

اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللّٰہُ نَورِیْ وَکُلُّ خَلَائِقِ مِنْ نُورِیْ وَاَنَا مِنْ نُورِ اللّٰہِ

''صلاۃ الصفاء فی نور المصطفیٰ'' میں اعلیحضرت مولانا الشاہ احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

''امامِ اجل سیدنا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد اور سیدنا امام احمد بن حنبل کے استاد اور امام بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے استاد الاستاد حافظ الحدیث اوحد الاعلام عبدالرزاق ابوبکر بن ہمام نے اپنی مصنف میں حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

قال قلت یا رسول اللہ بابی انت وامی اخبرنی عن اول شئی خلقہ اللہ تعالٰی قبل الاشیاء قال یا جابر ان اللہ تعالٰی قد خلق قبل الاشیاء نور نبیك من نورہ فجعل ذٰلك النور یدور وبالقدرۃ حیث شاء اللہ تعالٰی ولم یکن فی ذٰلك الوقت لوح ولاقلم ولاجنۃ ولانار ولا ملك ولا سماء ولاشمس ولاقمر ولاجنی والاانسی (الحدیث)

یعنی وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (ﷺ) میرے ماں باپ حضور پر قربان، مجھے بتا دیجئے کہ سب سے پہلے اللہ تعالٰی نے کیا چیز بنائی؟ فرمایا: اے جابر! بیشک بالیقین اللہ تعالٰی نے

marfat.com
Marfat.com

تمام مخلوقات سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا، اس وقت لوح و قلم، جنت و دوزخ، فرشتگان، آسمان و زمین، سورج، چاند، جن اور آدمی کچھ نہ تھا، پھر جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو اس نور کے چار حصے فرمائے پہلے سے قلم، دوسرے سے لوح، تیسرے سے عرش بنایا، پھر چوتھے کے چار حصے کیے الخ۔ (صلاۃ الصفاء ص 3,2)

اہلحدیث (وہابی) کے مشہور عالم مولوی وحید الزمان حیدر آبادی (1238ھ/1930ء) ہدیۃ المہدی میں یوں رقمطراز ہیں:

"بدأ اللّٰه سبحنه الخلق بالنور المحمدی صلی اللّٰه علیه وآله وسلم فالنور المحمدی مادة اولیت الخق السمٰوٰت والارض وما فیها۔

"یعنی اللہ تعالیٰ نے خلق کی ابتداء نور محمدی سے فرمائی، پس تمام آسمانوں اور زمین اور اس میں جو کچھ ہے سب کی تخلیق کا مادۂ اول نورِ محمدی ہے۔"

شیر طریقت حاشیہ شہباز شریعت ص 211 پر حافظ محمد لکھوی ارقام پذیر ہیں:

"ہر جوہر صافی را سایہ روشن تر باشد و آنحضرت انوار ہمہ بودند"

(جوہر صافی کا سایہ بہت روشن ہوتا ہے اور آپ ہر جوہر سے زیادہ روشن ہیں)

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو رب العزت جل و علا نے ہم کلامی اور رسالت سے مشرف فرمایا تو ارشاد ہوا:

یا موسیٰ (علیہ السلام) خذ ما اعطیتك و کن من الشاکرین و مت علی التوحد و حب محمد

عرض کی: خداوند عالم! محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں جن کی محبت تیری توحید سے مقرون ہے؟ ارشاد ہوا کہ محمد وہ ہیں جن کا نام نامی دو ہزار برس پہلے آسمان و

marfat.com

Marfat.com

زمین کی پیدا کرنے سے میں نے لکھا' اگر تو مجھ سے قرب حاصل کرنا چاہتا ہے تو ان پر کثرت سے درود بھیجا کر۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر عرض کی کہ الٰہی! مجھے محمد (ﷺ) سے آگاہ فرما کہ وہ کون ہیں جن کے بغیر تجھ سے تقرب ہو ہی نہیں سکتا۔ خطاب ہوا:

لولا محمد و امته لما خلقت الجنة ولاالنار ولاالشمس ولا القمر ولا اليل ولاالنهار ولاملكا مقربا ولا نبيا مرسلا و لا اياك

یعنی اگر محمد مصطفیٰ ﷺ اور ان کی امت نہ ہوتی تو میں بہشت و دوزخ' چاند وسورج' دن رات' ملائکہ' انبیاء ورسل کسی کو پیدا نہ فرماتا اور نہ تجھے بناتا۔

حضرت خواجہ فریدالدین عطار (637ھ) اپنی مثنوی منطق الطیر میں روح پرور انداز میں فرماتے ہیں:

آفتاب شرع دریائے یقین — نور عالم رحمتہ اللعالمین
خواجۂ کونین سلطانِ ہمہ — آفتاب و جان و ایمانِ ہمہ
نورِ اُو مقصودِ مخلوقات بود — اصلِ معدومات و موجودات بود

مولانا حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی (1317ھ/ 1899ء) اپنی کتاب "نالہ کمداد غریب" صفحہ 2 پر یوں فرماتے ہیں۔

سب دیکھو نور محمد کا — سب بیچ ظہور محمد کا
جبریل مقرب خادم ہے — سب جا مشہور محمد کا

حجتہ الاسلام حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ (550ھ/ 1111ء) دقائق الاخبار میں فرماتے ہیں:

ومن عرق وجهه خلق العرش و الكرسى واللوح والقلم والشمس و الحجاب والكواكب و ما كان فى السماء

(عرش و کرسی' لوح و قلم' سورج' حجاب' ستارے اور جو کچھ آسمانوں

marfat.com
Marfat.com

میں ہے آپ کے عرقِ روئے مبارک سے پیدا ہوئے۔)

ان آیات و احادیث اور اقوالِ ائمہ سے آفتاب و ماہتاب سے بھی زیادہ روشن ہوا کہ آپ جملہ کائنات سے پہلے ہوئے جیسا کہ حضور ﷺ نے خود فرما:

اول ما خلق اللہ نوری و کل خلائق من نوری وانا من نوراللہ

نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ سب سے پہلے رب العالمین نے رحمۃ اللعالمین کے نور کو پیدا فرمایا۔ لہٰذا ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ

بالیقین نور مجسم ہیں محمد مصطفیٰ
اصلِ تخلیق دو عالم ہیں محمد مصطفیٰ

تابش قصوری

marfat.com
Marfat.com

مرحبا مرحبا مرحبا

یا حبیب خدا سرور دوسرا مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا
جلوۂ والضحیٰ چہرۂ مصطفیٰ مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

پیکرِ نور نورِ علیٰ نور ہیں آپ مختار و محبوب و منظور ہیں
آپ کی ہر ادا باصفا حق نما مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

تیرا دیدار دیدار حق بالیقین تیری گفتار شرح کتاب مبین
تیری رفتار پر شب اسریٰ فدا مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

عشق طیبہ میرا تجھ کو ہے ڈھونڈتا مجھ کو تیرے سوا کچھ نہیں سوجھتا
ہو کرم کی نگاہ پُر خطا پر عطا مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

یا حبیب خدا آپ کے ماسوا کون سنتا ہے فریاد صل علیٰ
غم میں ہوں مبتلا ساقیا کچھ پلا مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

حسرت دید ہر دم ستائے مجھے کون احوال میرے سنائے تجھے
آپ سے کیا نہاں سب عیاں بر ملا مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

marfat.com
Marfat.com

میرے تاریک دل کو جلا بخشئے میرے قلب حزیں کو غذا بخشئے
ہے یہی التجا' میرے مشکل کشا' مرحبا مرحبا مرحبا

جامِ عرفان طیبہ پلا دیجئے' درد فرقت خدا را مٹا دیجئے
دیجئے نوری چہرے سے پردہ اٹھا' مرحبا مرحبا مرحبا

آپ کے میکدے کی سدا خیر ہو آپ اس کو بھی دیتے ہیں جو غیر ہو
بحر جود و سخا ہے رواں آپ کا مرحبا مرحبا مرحبا

ہے یہ تابش قصوری غلام آپ کا' ذکر کرتا ہے یہ صبح و شام آپ کا
ہو مقدر میں اس کے بھی جام آپ کا' مرحبا مرحبا مرحبا

marfat.com
Marfat.com

سایۂ نور

انوار مصطفیٰ ﷺ سے قلب و نظر، بصر و بصیرت کو منور کرنے کے بعد سایۂ مصطفیٰ کا مسئلہ خود بخود حل ہو جاتا ہے کیونکہ نور اور سایہ کا اتفاق نہیں ہوسکتا۔ قادرِ مطلق نے سید عالم ﷺ کو جن بے شمار معجزات سے سرفراز فرمایا ہے ان میں سے ایک عظیم الشان معجزہ یہ ہے کہ آپ کے جسم انور کا سایہ نہیں تھا۔ آج تک کسی ایک بھی مسلمان کا نام پڑھنے سننے میں نہیں آیا جس نے کسی بھی نبی کے معجزہ کو تسلیم کرنے سے انکار کیا ہو، تو پھر خیر البشر ﷺ کے کسی معجزہ سے ایماندار کے انکار کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوسکتا۔ اکابر امت نے ملت اسلامیہ کو اس مسئلہ پر بے پناہ مواد عطا فرمایا ہے اختصار کے پیش نظر یہاں چند تصریحات احادیث اور محدثین کرام کے اقوال و ارشادات پیش کئے جاتے ہیں، ممکن ہے منکرین کے لئے خضر راہ ثابت ہوں۔ حضرت امام نسفی (م 701ھ) فرماتے ہیں۔

قال عثمان رضی ان اللہ ما اوقع ظلك على الارض لئلا يضع انسان قدمه على ظلك۔ [1]

حضرت عثمان رضی نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کا سایہ زمین پر نہ ڈالا تاکہ کوئی انسان اس پر پاؤں نہ رکھ دے۔

سیدنا امام اعظم کے تلمیذ ارشد حضرت امام عبداللہ بن مبارک اور محدث ابن جوزی راس المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی سے روایت فرماتے ہیں۔

1۔ بحوالہ "باغی ہندستان" صفحہ 88

marfat.com
Marfat.com

لم یکن للنبی ﷺ ظل ولم یقم مع الشمس قط الاغلب ضوء ہ ضوء الشمس ولم یقم مع سراج قط الاغلب ضوء ہ ضوء السراج[1]

حضور نبی کریم ﷺ کا سایہ نہ تھا' اور نہ کھڑے ہوئے آفتاب کے سامنے مگر یہ کہ آپ کا نور آفتاب کی روشنی پر غالب آ گیا' نہ قیام فرمایا چراغ کی ضیاء میں مگر یہ کہ آپ کے انوار نے اس کی چمک کو مغلوب کر دیا۔

حضرت حکیم الترمذی حضرت ذکوان تابعی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل فرماتے ہیں:

ان رسول اللہ ﷺ لم یکن یُری لہ ظل فی شمس ولا قمر[2]

- رسول اللہ ﷺ کا سایہ نہ دھوپ میں نظر آتا نہ چاندنی میں۔

حافظ الحدیث علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (م 911ھ) الخصائص الکبریٰ میں ایک مستقل باب مرتب فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں:

باب الأیۃ فانہ ﷺ لم یکن لہ ظل فی شمس ولا قمر

اور پھر اس میں حکیم ترمذی سے حضرت ذکوان کی حدیث نقل فرمانے کے بعد حضرت امام ابن سبع سے اس پر شہادت پیش فرماتے ہیں۔

قال ابن سبع من خصائصہ ﷺ ان ظلہ کان لا یقع علی الارض و انہ کان نورا فکان اذا مشی فی الشمس اوالقمر لا ینظر لہ ظل[3]

ابن سبع نے فرمایا کہ حضور ﷺ کے خصائص کریمہ سے ہے کہ آپ کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا کیونکہ آپ نور تھے' جب آپ دھوپ یا چاندنی میں چلتے تو سایہ نہیں دیکھا جاتا تھا۔

1۔ جمع الوسائل (القاری) ج 1' ص 178' زرقانی علی المواہب ج 4 ص 22' شرح شمائل (للسخاوی) ج 1 ص 47

2۔ ترمذی' نوادر الاصول' زرقانی ج 4' ص 240 3۔ الخصائص الکبریٰ ج 1' ص 28

marfat.com
Marfat.com

حضرت امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ (م 544ھ) یوں ارقام پذیر ہیں:

وما ذکر من انه کان لا ظل لشخصه فی شمس ولا قمر لانه کان نورا و ان الذباب کان لا یقع علیٰ جسده ولاثیابه[1]

نبی کریم ﷺ کی نبوت و رسالت کی دلیلوں میں سے یہ دلیل بھی مذکو ہے کہ آپ کے جسم انور کا سایہ آفتاب کی روشنی اور چاند کی چاندنی میں نہیں ہوتا تھا اس لئے کہ آپ نور تھے اور بے شک آپ کے جسم اقدس اور لباس اطہر پر کبھی مکھی نہ بیٹھتی تھی۔

شارح بخاری حضرت امام احمد بن محمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ (م 923ھ) سے منقول ہے۔

لم یکن له ﷺ ظل فی شمس ولاقمر[2]

حضور اکرم ﷺ کا سایہ سورج اور چاند کی روشنی میں نظر نہ آتا تھا۔

امام محمد زرقانی شرح میں فرماتے ہیں:

حضور ﷺ کا شمس و قمر کی روشنی اور چاندنی میں سایہ نہ ہونے کی وجہ ظاہر ہے کہ **لانه کان نورا** اس لئے کہ حضور ﷺ نور تھے۔

شیخ حسین بن محمد دیار البکری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

لم یقع ظله علی الارض ولایری له ظل فی شمس ولاقمر[3]

آپ کا سایہ زمین پر واقع نہیں ہوا اور نہ سورج اور چاند کی روشنی میں دیکھا گیا۔

حضور امام راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ (م 450ھ) نے یوں رقم فرمایا۔

روی ان النبی ﷺ کان اذا مشی لم یکن له ظل[4]

1۔ شفاء شریف ج 1 ص 242 2۔ زرقانی علی المواہب ج 4 ص 220 3۔ کتاب الانیس
4۔ محاضرات امام راغب ص 317

marfat.com
Marfat.com

مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ چلتے تو آپ کا سایہ نہ ہوتا۔
حضرت امام شہاب الدین خفاجی مصری (م 1096ھ) تحریر فرماتے ہیں۔

لاظل الشخصه ای جسده الشریف اللطیف

حضور انور ﷺ کے سراپائے لطیف کا سایہ نہیں۔
حضرت علامہ برہان الدین احمد حلبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

انه ﷺ اذا مشی فی الشمس او فی القمر لایکون له ظل لشخصه لا نه کان نوراً[1]

بیشک نبی کریم ﷺ جب سورج یا چاند کی روشنی میں چلتے تو آپ کے جسم انور کا سایہ نہیں ہوتا تھا اس لئے کہ آپ نور ہیں۔
علامہ شہاب الدین احمد بن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ومما یؤید انه ﷺ صار نوراً انه کان اذا مشی فی الشمس والقمر ولا یظهر له ظل لانه لایظهر الالکثیف وهو ﷺ قد خلصه الله من سائر الکثافات الجسمانیة وصیره نورا صرفا لایظهرله ظل اصلا[2]

نبی کریم ﷺ کے نوری ہونے کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ حضور جب چاند کی روشنی میں چلتے تو آپ کا سایہ ظاہر نہ ہوتا تھا اس لئے کہ سایہ کثیف کا ظاہر ہوتا ہے اور حضور ﷺ کو تو اللہ تعالیٰ نے تمام کثافتوں سے پاک فرما کر آپ کو نور خالص بنا دیا تھا اس لئے حضور کا سایہ بالکل ظاہر نہ ہوتا تھا۔
علامہ شیخ محمد طاہر مجمع البحار جلد 3 ص 405' علامہ شیخ سلیمان جمل فتوحات احمدیہ شرح ہمزیہ ص 5' امام احمد مناوی شرح شمائل جلد 1 ص 47' ملا علی قاری

1۔ سیرت حلبیہ ج 2 ص 422 2۔ افضل القریٰ ص 72

marfat.com
Marfat.com

جمع الوسائل بشرح الشمائل ج 1 ص 176 میں اسی مضمون کو بالفاظ متقاربہ علی الترتیب اس طرح لائے ہیں:

لایظهرله ظل لم یکن لم ﷺ ظل فی شمس ولا قمر لم یکن للنبی ﷺ ظل عن ابن عباس ؓ لم یکن له ﷺ ظل

اسی طرح سیرت شامی میں صاحب شامی یہی مضمون ارقام فرماتے ہیں' یونہی امام فخرالدین رازی نے تفسیر کبیر میں اظہار خیال فرمایا ہے۔ سیرت حلبیہ ج 2 ص 94 پر امام تقی الدین سبکی کا یہ شعر بھی اسی عقیدہ پر شاہد ہے

لقد نزه الرحمٰن ظلك ان یریٰ علی الارض ملقی فانطویٰ لمزیة

رحمان نے آپ کے سایہ کو زمین پر واقع ہونے سے پاک فرما دیا اور پامالی سے محفوظ رکھنے کے لئے آپ کی عظمت و فضیلت کی بناء پر اسے لپیٹ دیا۔

صاحب الوفاء کی یہ حقیقت افروز رباعی بھی ملاحظہ فرمایئے:

ما جر لظل احمد اذیال فی الارض کرامة کما قد قالوا
هذا عجب وکم به من عجب والناس لظله جمیعا قالوا

حضور سید عالم ﷺ کے سایہ کا دامن بسبب بزرگی زمین پر نہیں کھینچا گیا' یہ بات کس قدر تعجب خیز ہے کہ تمام لوگ آپ کے زیر سایہ آرام بھی فرماتے ہیں۔

اس روح پرور ایمان افروز رباعی کو علامہ خفاجی علیہ الرحمۃ نسیم الریاض ج 3 ص 319 میں لائے ہیں اور پھر نتیجہ کے طور پر تحریر فرماتے ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

وقد نطق القرآن بانه النورالمبین و کونه بشرالاینافیه

اس پر قرآن کریم شاہد و ناطق ہے کہ حضور ﷺ نور مبین اور حضور کا جامہ بشریت میں ہونا سایہ نہ ہونے کے منافی نہیں۔

امام ربانی حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ یوں ارقام پذیر ہیں۔

"ناچار او را سایہ نبود نیز در عالم شہادت سایۂ ہر شخص از شخص لطیف تراست و چوں لطیف تر ازوے در عالم نباشد او را سایہ چہ صورت[1] دارد"

بیشک نبی کریم ﷺ کا سایہ نہیں تھا کیونکہ اس جہان میں ہر شخص کا سایہ اس سے زیادہ لطیف ہے اور نبی کریم ﷺ سے زیادہ لطیف جہاں میں کچھ بھی نہیں تو پھر آپ کے لئے سایہ کس وجہ سے ہو سکتا ہے۔

نیز ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

"ہرگاہ محمد رسول اللہ ﷺ از لطافت ظل نبود خدائے محمد چگونہ ظل باشد[2]"

جب محمد رسول ﷺ کے لئے بسبب لطیف ہونے کے سایہ نہیں ہے تو محمد رسول اللہ ﷺ کے خدا کے لئے سایہ کیسے ہو سکتا ہے۔"

لم یخلق الرحمٰن مثل محمد

ابدا وعلمی انه لایخلق

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی مثل پیدا ہی نہیں کیا اور میرا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ پیدا ہی نہیں کرے گا۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ یوں تحریر فرماتے ہیں۔

نبود مرا آن حضرت را سایہ نہ در آفتاب و نہ در قمر رواہ الحکیم الترمذی عن ذکوان فی نوادر اصول الیٰ ان قال و ہر یکے از اسمائے آنحضرت است و نور را سایہ نباشد[3]

1۔ مکتوبات شریف ج 2 ص 187 2۔ مکتوبات شریف ج 2 ص 237 3۔ مکتوبات شریف ج 2 ص 187

marfat.com

Marfat.com

آنحضرت ﷺ کا سایہ شمس وقمر کی روشنی میں نہ تھا اسے حکم ترمذی نے نوادر الاصول میں ذکوان سے روایت کیا جبکہ کہا گیا کہ آپ کے اسمائے گرامی سے آپ کا ایک نام نور ہے اور نور کا سایہ نہیں ہوتا۔

نیز دوسرے مقام پر فرماتے ہیں

دنمی افتاد آنحضرت را سایہ بر زمین کہ محل کثافت ونجاست است و دیدہ نہ شد او را سایہ در آفتاب (الی ان قال) چون آنحضرت ﷺ عین نور باشد نور را سایہ نباشد[1]

آنحضرت ﷺ کا سایہ زمین پر نہ پڑتا تھا اس لئے کہ سایہ محل کثافت ونجاست ہے اور آپ کا سایہ سورج کی روشنی میں بھی نہ دیکھا گیا (الی ان قال) آنحضرت ﷺ کے لئے سایہ نہیں تھا اس لئے کہ آپ نور ہیں اور نور کے لئے سایہ نہیں ہوتا۔

اس طرح مدارج النبوۃ ج 2 ص 61 میں ہے۔

عثمان بن عفان گفت کہ سایہ شریف تو بر زمین نمی افتد کہ مبادا بر زمین نجس افتد۔

حضرت عثمان بن عفان ؓ نے حضور اکرم ﷺ سے عرض کی کہ حضور کا سایہ شریف زمین پر واقع نہیں ہوتا کہ کبھی پلید زمین پر واقع نہ ہو جائے۔

نیز معارج النبوۃ رکن چہارم ص 100 میں حضرت ذی النورین ؓ سے ہے۔

ذی النورین گفت بآں دلیل کہ خدائے تعالیٰ روا نمی دارد کہ سایہ تو بر زمین افتد سبب او آنست کہ مبادا زمین نجس باشد ہا آنکہ کسے پائے قدم بر سایہ تو نہد

حضرت ذوالنورین ؓ نے سرکار دو عالم ﷺ سے عرض کہ کہ خدا تعالیٰ

1۔ مکتوبات شریف ج 2 ص 237

marfat.com
Marfat.com

یہ جائز نہیں رکھتا کہ آپ کا سایہ زمین پر واقع ہو اور اس کی وجہ یہ ہے
کہ ایسا نہ ہو کہ آپ زمین پلید ہو یا کوئی آپ کے سایہ پر قدم رکھے)
حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اسی مضمون کو بایں الفاظ درج
فرماتے ہیں:

از خصوصیاتیکہ آنحضور ﷺ را در بدن مبارکش دادہ بودند کہ سایہ
یشان بر زمین نے افتاد[1]

جو خصوصیتیں نبی کریم ﷺ کے بدن مبارک میں عطا کی گئی تھیں ان
میں سے ایک یہ تھی کہ آپ کا سایہ زمن پر نہ پڑتا تھا۔
شیخ المفسرین حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

می گویند کہ رسول خدا را سایہ نبود۔[1]

(اولیاء امت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا سایہ نہ تھا)
الفاضل الکامل ملا محمد معین الواعظ کاشفی الہروی رحمۃ اللہ علیہ یوں رقم طراز ہیں:

قال العلماء قدس ارواحهم كان في نفسه عليه السلام
عشر معجزات يعلم به كل من له عقل انه رسول الله
صلى الله عليه و اله وسلم۔

یعنی در ذات و بر کات آنحضرت ﷺ دہ چیز بود از معجزات و آیہ
برسالت او، اول آنکہ ذات و بابرکات مقدس نبوی ﷺ چنانکہ در
آفتاب تردد کردے و در ماہتاب آمد و شد نمودے سایہ وے بر زمین
نمی افتاد زیرا کہ آنحضرت ﷺ اصلا سایہ نبود درین باب اشارت
چند حکمت گفتہ اند یکے آنکہ چوں ذات و بر کاتش نوری بود و جسم گشتہ و
تمامی نیرات از ذات عالی صفات او استفاضہ انوار صوری و معنوی
نمودہ و ظلم چوں از ظلمت خالی نیست ملایم ذات نورانی صفات آں

1۔ تفسیر عزیزی پارہ عم ص 219 2۔ تذکرۃ الموتی والقبور ص 31

marfat.com
Marfat.com

آفتاب فلک سرور و خورشید سپہر پیغمبری ﷺ نبود

ذات تو خورشید سپہر صفاست لاجرم ش سایہ نہ اندر قفاست
سایہ چساں با توکند ہمسری رو کہ توخود سایہ نور الٰہی

حکمت دیگر

آنکہ نور آفتاب لمعۂ بوداز نور ذات عالی صفات آنحضرت ﷺ ودرانا رۂ نور او غالب بود بر نور آفتاب تابمرتبہ کہ آفتاب عکسے بوداز سایۂ وجود باوجوداں

اے خواجہ کہ عشق ازلی مایۂ تست ہفت فلک کمینہ یک پایۂ تست
جسمت ز لطافت چوندارد سایہ زانست کہ آفتاب در سایۂ تست

حکمتِ دیگر

آنکہ در کل ہر چیزی مثل اوست چوں آنحضرت راصلے اللہ علیہ وآلہ وسلم از زمان ایجاد خلق تاوقت افناء آں مثل ونظیر نبود لاجرم سایہ کہ مثل مخص است از ذات آنحضرت ﷺ مختفی است۔

سایہ چوں با مخص کند ہمسری نیست ترا درخور وہ ہمسری
چونکہ نظیرت نبود در جہاں سایہ ترانیست ازاں ہمعناں

حکمتِ دیگر

آنست کہ زمین از آلائش خالی نیست حق تعالیٰ نمی خواست کہ سایہ ذات پاک محمدی ﷺ بر خاک افتد نباید کہ بر جائے ناپاک افتد صیانت ایں معنی نمودہ بدیں خصیصہ اش مخصوص گردانید۔

سایہ ندیدت برزمیں ہیچ کس نوربود سایۂ خورشید و بس
جانب آز الائش تن پاک بود سایہ نینداخت بریں خاک بود

marfat.com
Marfat.com

حکمتِ دیگر

آنکہ ظل ظلیل و سایۂ نبیل آں پیغامبر بالتجیل علیہ الصلوۃ والسلام برزمین افتادی و اقدام کافراں و منافقاں برآں محل رسیدی مناسب علو مرتبت و رفعت و منزلتِ آنحضرت ﷺ نبودی لاجرم آں حضرت ﷺ جلال احدیت جل و علا سایہ گرانمایہ آنحضرت محمدیہ ﷺ ازیں نوع اہانت وصیانت فرمود کہ **ولا یقع ظلہ علی الارض**۔

من آں نیم کہ قدم برقدم نہم لیکن
بہر زمین کہ توی نہی سرم آنجاست

حکمتِ دیگر

آنکہ چنانکہ در دنیا دعای خود را از برائے شفاعتِ امت ذخیرہ ساخت چنانچہ **فرمود لکل نبی دعوۃ مستجابۃ و انما حساب دعوتی شفاعتی لاھل الکبائر من امتی** ہم چنیں سایۂ خود را در دنیا ذخیرہ ساخت از برائے آفتاب قیامت گزاشت[1]

حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ کس خوبصورت انداز سے ارشاد فرماتے ہیں۔

چوں فناش از فقر پیرایہ شود
او محمد وار بے سایہ شود [2]

اس کی شرح میں مولانا بحرالعلوم ارقام پذیر ہیں کہ:

"در مصرعۂ ثانی اشارہ بہ معجزۂ آں سرور ﷺ کہ آں سرور را سایہ نمی افتاد۔"

1۔ تتمہ معارج النبوۃ فی مدارج البنوۃ ص 13-12 2۔ مثنوی شریف دفتر پنجم

marfat.com
Marfat.com

(دوسرے مصرعہ میں سرور عالم ﷺ کے مشہور معجزہ کی طرف اشارہ ہے کہ حضور کا سایہ نہیں تھا)

امام اہلسنت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی اس مسئلہ پر بڑی موثر اور مدلل تصانیف موجود ہیں جن میں بڑی وضاحت سے تحریر کیا گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے جسم انور کا سایہ نہیں کیونکہ آپ نورِ مبین ہیں اور نور کا سایہ نہیں۔ اسی طرح آپ نے اپنے نعتیہ کلام میں اس مشہور معجزہ کو نہایت ایمان پرور الفاظ میں منظوم فرمایا۔ تفصیل کے لیے دیکھئے آپ کی گرانقدر تصانیف میں سے قمر التمام فی نفی الظل عن سید الانام، نفی الفی عمن استنار بنورہ کل شئی صلاۃ الصفافی نور المصطفیٰ، ہدی الحیر ان فی نفی الفئی عن سید الاکوان اور حدائق بخشش وغیرہ۔ البتہ یہاں آپ کے والد ماجد امام الاصفیاء حضرت مولانا نقی علی خاں رحمۃ اللہ علیہ کی ایک حسین وجمیل تحریر پیش کی جاتی ہے جس میں اس مسئلہ کو وہ ایسے رنگ میں لائے ہیں کہ سبحان اللہ! ذرا اندازِ بیان کی خوبی و لطافت دیکھئے اور اپنے عقیدے کو جلا بخشئے:

"سایہ بلند پایہ اس قدر زیبا کا عنقاء قاف نایابی ہے یا سرمۂ چشم عدم، اور ظل ہمایوں اس سایۂ خدا کا عین نور یا نورِ عین نیر اعظم، ماہِ منور کے قریب اندھیرا کسی نے دیکھا ہے؟ اور مہر انور کے پاس سایہ کب آسکتا ہے؟

فتادہ سایہ ازاں خورشید رخ دور
کہ باہم راست ناید ظلمت و نور

اگر جسم نورانی کے لیے سایہ فرض کیا جائے تو نور کے سوا کیا نظر آئے گا، اگر وہ سایہ دیدۂ اہل بصیرت میں نہ سماتا نورِ معرفت انہیں نظر آتا؟ اور جو وہ ظلِ ہمایوں آئینہ مہر ومہ میں منعکس نہ ہوتا آسمان انہیں آنکھ کا تارا نہ بناتا، مقام اس قامت سراپا عظمت کا اس سے برتر اور

marfat.com
Marfat.com

اعلیٰ ہے کہ ہمسر اس کا پایا جائے اور مرتبہ اس جسم مبارک کا اس سے بہت بالا ہے کہ پیرو اس کا چاکر افتادہ نظر آئے۔

یا ایھا المشتاقون بنور جمالہٖ صلوا علیہ و الہ اللھم صل علٰی نور الھدٰی بدرالدجی وسلم تسلیما۔" [1]

مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی یوں لکھتے ہیں:

وحق تعالیٰ جناب سلامہ علیہ رانور فرمود وبہ تواتر ثابت شد کہ آں حضرت عالی سایہ نداشتند و ظاہراست کہ بجز نور ہمہ اجسام ظل می دارند۔ [2]

(اور اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نور فرمایا نیز یہ تو اتر سے ثابت ہے کہ آپ کا سایہ نہیں تھا کیونکہ آپ نور ہیں اور نور کے سوا تمام اجسام سایہ رکھتے ہیں)

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کا بیان بھی ملاحظہ ہو:

"یہ جو مشہور ہے کہ سایہ نہ تھا حضور ﷺ کا، تو یہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے گو وہ ضعیف ہیں مگر فضائل میں متمسک بہ ہو سکتی ہیں۔ [3]

دوسری جگہ یہ الفاظ ملتے ہیں:

"یہ بات مشہور ہے کہ ہمارے حضور ﷺ کے سایہ نہیں تھا (اس لیے کہ) ہمارے حضور ﷺ سرتاپا نور ہی نور تھے، حضور ﷺ میں ظلمت نام کو بھی نہ تھی اس لیے آپ کے سایہ نہ تھا کیونکہ سایہ کے لیے ظلمت لازمی ہے۔" [4]

لگے ہاتھوں مفتی دیوبندی جناب عزیز الرحمٰن کے قلم سے ایک فتویٰ بھی دیکھ لیجیے:

1۔ سرور القلوب فی ذکر المحبوب ص 81 2۔ امداد السلوک ص 85

3۔ میلاد النبی ج 4، المربع فی الربیع ص 576

4۔ شکر النعمۃ بذکر الرحمۃ ص 39 (بحوالہ ذکر جمیل از مولانا محمد شفیع اوکاڑوی)

marfat.com

Marfat.com

سوال 1464: وہ کون سی حدیث ہے جس میں یہ ہے کہ رسول مقبول ﷺ کا سایہ زمین پر واقع نہیں ہوتا تھا؟

الجواب

امام سیوطی نے خصائص کبریٰ میں آنحضرت ﷺ کا سایہ زمین پر واقع نہ ہونے کے بارے میں یہ حدیث نقل فرمائی:

اخرج الحکیم الترمذی عن ذکوان ان رسول ﷺ لم یکن یرٰی له ظل فی الشمس والقمر الخ

اور تواریخ حبیب الٰہ میں مفتی عنایت احمد رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ آپ کا بدن نور تھا اسی وجہ سے آپ کا سایہ نہ تھا۔ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے سایہ نہ ہونے کا خوب نکتہ لکھا ہے اس قطعہ میں

پیغمبر ما نداشت سایہ — تاشک بدل یقیں نیفتد
یعنی ہر کس کہ پیروا دست — پید است کہ پا زمیں نیفتد

فقط واللہ تعالیٰ اعلم
کتبہ عزیز الرحمٰن عفی[1]

حافظ محمد لکھوی وہابی یوں ارقام طراز ہیں: [2]

خدائے تعالیٰ در آخر سورۂ انبیاء، پ 17 فرمود **وما ارسلنٰك الا رحمة للعٰلمین** یعنی نہ فرستادہ ایم ترا یا محمد مگر رحمت برائے جہانیاں، پس گویا سایۂ آنحضرت ﷺ ہمیں ست ہر کہ قابلِ رحمت است زیر سایہ اور درآید و مصنف سیزدہ وجہ بیان کردہ برائے عدم سایہ آں حضرت ﷺ در سیزدہ بیت کہ از قولِ او ہ:ع

اس. رحمت عالم سندا سایہ دھرتی مول نہ پوندا

1۔ عزیز الفتاویٰ ج 6 ص 202
2۔ در منیر طریقت ، حاشیہ شہباز شریعت

marfat.com
Marfat.com

تا قولہ :ع

بس کر، نور محمد کیونکر سایہ سرور کتھرا

1۔ یکے آنکہ تا کافرے یا منافقے براں پائے نہ نہند۔

2۔ دوم آنکہ سایہ خالی از ظلمت و تاریکی نباشد و جسم آں حضرت ﷺ نورانی است۔

3۔ آنکہ سایۂ خود را ذخیرہ داشتہ کہ در حدیث بخاری و مسلم مسطور است

4۔ آنکہ سایۂ او رحمت است۔

5۔ آنکہ آں حضرت ﷺ پیشوائے جہاں ست مبادا کہ سایہ پیشِ او شود۔

6۔ آنکہ سایہ ہر چیز نزدیک او باشد و سایہ تاریک است و آں حضرت روشن ترینِ جملہ اشیاء ست، پس مناسب نیست کہ تاریکی نزدیک انوار آید۔

7۔ آنکہ دلیل سایہ آفتاب و سایہ ہر چیز بہ بلند شدن آفتاب گم میگردد و مناسب نبود کہ آفتاب سایۂ آں حضرت ﷺ را گم سازد۔

8۔ آنکہ در علم الٰہی مردم دو گروہ اند قولہ تعالیٰ **فریق فی الجنۃ و فریق فی السعیر** پس مناسب نبود کہ در سایہ آں حضرت ﷺ کسے در آید۔

9۔ آنکہ سایہ ہر شخصے بہ سجدہ باشد بر زمین و اکثر شخصہا خود از سجدہ محروم مے باشند و آں حضرت ﷺ سردار رکوع و سجود کنندگان بود پس حاجت سجود سایہ نبود۔

10۔ آنکہ خدائے تعالیٰ مومناں را از ظلمت برآورد و بسوئے نورے آرد و اگر آنحضرت ﷺ را سایہ ظاہر بودے عکس ایں امر شد۔

11۔ آنکہ بر جوہر صافی را سایہ روشن تر باشد و آنحضرت انوار ہمہ بودند۔

12۔ آنکہ سایہ ہر کسے بر زمین بہ سایہ دیگرے می آمیزد و مناسب نبود کہ سایہ دیگراں بیامیزد۔

13۔ آنکہ سایہ ہر چیز صافی می نمایدو ہر چیزے ناپاک ناپاک مے نماید پس مناسب نبود کہ سایہ آنحضرت ﷺ ناپاک نماید (واللہ تعالیٰ اعلم)

''مسئلہ سایہ'' میں حضرت فقیہ اعظم استاذی المکرم مولانا الحاج ابوالخیر محمد نور

marfat.com

Marfat.com

اللہ نعیمی دامت برکاتہم نے مذکورہ فارسی عبادت کا اردو ترجمہ فرمایا ہے، تبرکاً اسی کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جاتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

''مولانا نور محمد صاحب جوڑوی نے اپنی مشہور کتاب ''شہباز شریعت ص 210 و 211 کے تیرہ شعروں میں سایہ نہ ہونے کی۔ تیرہ دلیلیں بیان کی ہیں جن کی تفصیلی تقریر جناب حافظ محمد صاحب لکھی والے اس حاشیہ ''شیر طریقت'' میں بایں الفاظ ذکر فرماتے ہیں:

'(اوہ رحمت الخ) خدا تعالیٰ نے قرآن مجید سورہ انبیاء کے آخر میں فرمایا ہے۔

وما ارسلنك الا رحمة اللعٰلمين۔

یعنی اور نہیں بھیجا ہم نے تم کو مگر رحمت واسطے جہانوں کے، پس گویا سایہ آنحضرت کا یہی ہے اس لیے کہ جو شخص قابلِ رحمت ہے وہ اس سایہ کے نیچے آجاتا ہے۔ مصنف نے آنحضرت کے سایہ نہ ہونے کے بارے میں تیرہ وجوہ تیرہ بیتوں میں بیان کی ہیں، ابتداء ان تیرہ بیتوں کی اس مصرعہ سے ہے۔ ع

بس کر نور محمد کیونکر سایہ سرور کتھرا

پھر تیرہ وجوہ ایک ایک بیان کرتے ہیں:

1۔ یہ کہ کافر یا منافق اس سایہ پر پاؤں نہ رکھے۔
2۔ یہ کہ سایہ تاریکی اور سیاہی سے خالی نہیں ہوتا اور آنحضرت کا جسم نورانی ہے۔
3۔ یہ کہ اس نے اپنا سایہ واسطے آخرت کے ذخیرہ رکھا ہے جیسا کہ اپنی دعا کی شفاعت کے لیے ذخیرہ رکھا چنانچہ حدیث بخاری و مسلم میں لکھا ہوا ہے۔
4۔ یہ کہ سایہ اس کا رحمت ہے۔
5۔ یہ کہ آنحضرت جہان کے پیشوا ہیں ایسا نہ ہو کہ سایہ ان کے آگے ہو۔
6۔ یہ کہ سایہ ہر چیز کا اس کے نزدیک ہوتا ہے اور سایہ تاریک ہے اور آنحضرت تمام چیزوں سے زیادہ روشن ہیں، پس مناسب نہیں کہ تاریکی

marfat.com
Marfat.com

اس کی اس کے نزدیک آئے۔

7۔ یہ کہ سایہ کی دلیل آفتاب ہے اور سایہ ہر چیز کا بسبب بلند ہونے آفتاب کے کم ہو جاتا ہے اور مناسب نہ تھا کہ آفتاب آنحضرت کے سایہ کو کم کر دے۔

8۔ یہ کہ علم الٰہی میں لوگ دو گروہ میں **فریق فی الجنۃ و فریق فی السعیر** یعنی ایک گروہ جنتی اور ایک گروہ دوزخی، پس مناسب نہ تھا کہ کوئی شخص اس کے سائے کے نیچے آئے اور پھر دوزخی ہو جائے۔

9۔ یہ کہ سایہ ہر شخص کا زمین پر سجدہ میں ہوتا ہے اور اکثر لوگ آپ ہی سجدہ سے محروم ہوتے ہیں اور آنحضرت رکوع اور سجود کرنے والوں کے سردار تھے پس حاجت سجود سایہ کی نہ تھی۔

10۔ یہ کہ خدا تعالیٰ مومنوں کو تاریکی سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے اور اگر آنحضرت کا سایہ ظاہر ہوتا تو اس کا عکس ہوتا۔

11۔ یہ کہ جو ہر صافی کا سایہ بہت روشن ہوتا ہے اور آنحضرت سب سے زیادہ روشن تھے۔

12۔ یہ کہ سایہ ہر ایک دوسرے کے سایہ سے مل جاتا ہے اور مناسب نہ تھا کہ آنحضرت کا سایہ دوسروں کے سایہ سے خلط ملط ہوتا۔

13۔ یہ کہ صاف چیز پر سایہ صاف دکھائی دیتا ہے اور ناپاک چیز پر سایہ بھی ناپاک نظر آتا ہے پس مناسب نہ تھا کہ آنحضرت کا سایہ ناپاک دکھائی دیتا۔"

ان عبارات سے روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ صحابہ کرام، تابعین، مجتہدین، آئمہ کرام، محدثین و مفسرین عظام، علماء و صوفیاء اور اولیاء اللہ کا مذہب و عقیدہ یہ ہے کہ حضور پرنور ﷺ کا جسم انور بے سایہ تھا۔

کائنات حُسن میں وہ جلوہ فرما ہو گئے
جن کی صورت حق نما ہے جن کی سیرت حق نما

(تابش قصوری)

marfat.com
Marfat.com

سایۂ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور کلامِ شعراء

اکابر امت کے اقوال وارشادات اور منظوم خیالات سے مستفیض ہونے کے بعد برصغیر کے ان گنت شعراء میں سے چند حضرات کے اشعار پیش کیے جاتے ہیں جنہوں نے اس عقیدے کو بڑے لطیف پیرائے میں نعت کا موضوع بنایا اور اس مسئلہ کو رنگا رنگ نکات سے مزین کیا ہے۔

آج کل بہت کم شعراء قرآن واحادیث کے مضامین کو نظم کا لباس پہناتے ہیں یہ اشعار ان کے لیے بھی یقیناً مینارِ نور کی حیثیت رکھیں گے تاکہ وہ نبی کریم ﷺ کی نعت میں حضور کے اوصافِ جمیلہ، کمالاتِ حمیدہ اور معجزاتِ کریمہ کا کھل کر اظہار فرما سکیں۔

حضرت امیر خسرو دہلوی رحمۃ اللہ علیہ:

برہنہ گرداں قیامت بدوش — گشتہ زذیل کرمش حلہ پوش
سایۂ خویش آنکہ نکر دیش نشر — داشتہ از پئے خورشید حشر
تا چو بسوزیم دراں آفتاب — خود فگنے سایہ براہل عذاب
از عمل خویش ندارم امید — برکرم تست مرا اعتمید
ایں ہمہ گستاخی ما برگناہ — زاں سبب آمد کہ توئی عذر خواہ
من کہ بجاں بستہ روئے توام — خسرو اماسگِ کوئے توام

(تتمہ معارج النبوۃ)

marfat.com
Marfat.com

شیخ عبدالاحد مجددی:

ازاں سایہ کہ اوقدش ربودند سواد مردم بینش نمودند
(ارمغانِ نعمت)

فیضی:

امی و دقیقہ دانِ عالم بے سایہ و سائبان عالم
(اقبال اور عشقِ رسول)

حکیم فیروز الدین طغرائی امرتسری:

آفاق را آفتاب رخت گشت مستعیر بے سایہ ازاں کہ زنور آفریدہ ای
(فارسی گویانِ پاکستان)

علیہم اللہ علیم (قلات):

درنظر آمد مرا اندر کتاب معجزہ بسیار بودش بے حساب
ہیچکہ سایہ نبودش برزمین نور را سایہ نبا شد بالیقین
(شعر فارسی در بلوچستان)

مولانا غلام محی الدین قصوری رحمۃ اللہ علیہ:

سایہ نبودش برزمین اے فلاں سایہ ندیدست کس ازروح و جاں
(تحفۂ رسولیہ)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی:

جلتی تھی زمیں کیسی، تھی دھوپ کڑی کیسی
لو وہ قدِ بے سایہ اب سایہ کناں آیا

.....

تو ہے سایہ نور کا، ہر عضو ٹکڑا نور کا سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا
قدِ بے سایہ کے سایۂ مرحمت ظلِ ممدود رافت پہ لاکھوں سلام
(حدائق بخشش)

marfat.com
Marfat.com

مولانا حسن رضا خان بریلوی:

یہی منظور تھا قدرت کو کہ سایہ نہ بنے ایسے یکتا کے لیے ایسی ہی یکتائی ہے

(ذوقِ نعت)

حضرت صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ:

سراپا نور ہیں وہ نورِ حق نور علی نور
کمشکوٰۃ ہے شان ان کی انہیں کیا واسطہ ظل سے

(دیوان نعیم)

مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا نوری:

وہ ہیں خورشید رسالت، نور کا سایہ کہاں اس سبب سے سایۂ خیر الوریٰ ملتا نہیں

(قبلۂ جنت)

مولانا ضیاء قادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ:

عیاں تھی شانِ یکتائی، نہ تھا سایہ محمد کا
شعاعِ نورِ وحدت جسمِ انور تھا محمد کا
نہ پایا چاندنی شب میں نہ دیکھا روزِ روشن میں
مہ و خورشید ڈھونڈا ہی کیے سایہ محمد کا

(تجلیاتِ نعت)

امیر مینائی:

زمیں پر عمر بھر ہم نے نہ پایا اس کے سائے کو
سمجھتے ہی نہ تھے کچھ آج تک ہم اس کنائے کو

(محامدِ خاتم النبیین)

نامعلوم:

نقیضین آکر گلے مل رہی ہیں کہ بے سایہ عالم پہ سایہ فگن

(نوری کرن، خیر البشر نمبر 1961ء)

marfat.com
Marfat.com

کیفی ٹونکی:

قد ہے بے سایہ بدن نور خدا کا محبوب
ہے خدائی سے یہ انسان نرالا کیسا
پھر قد پاک کا سایہ بھی بناتا بے شک
گر خدا نے تمہیں یکتا نہ بنایا ہوتا
یہ ظاہر بات ہے سایہ کا سایہ ہو نہیں سکتا
خدا کا ہے وہ سایہ، کیا ہو سایہ اس قد کا

(بوستانِ نعت)

فائق بریلوی:

واہ رے یکتائی ایسے کو کیا اپنا حبیب جس کے سایہ ہی نہ تھا ہر محل بھی نایاب تھی

(بوستانِ نعت)

راسخ دہلوی:

حقیقت میں خدا لگتی کہی پیر طریقت نے رسول عالم معنی تھا سایہ آپ کے قد کا

(بوستانِ نعت)

عطا بدایونی:

زمیں پر نقشِ پائے مصطفیٰ خورشید رحمت ہے
بنا ہے ظلِ رحمت عرش پر سایہ محمد کا

(بوستانِ نعت)

بیان میرٹھی:

لولاک لما کی شان دونوں میں رہی سائے سے عدم بنا تو جلوے سے وجود

محسن کاکوری:

مجھ کو نہیں چاہئے کسی کا سایہ انساں کا، ملک کا، یا پری کا سایہ
سایہ نہ تھا جس کے تنِ اطہر کیلئے میرے سر پر رہے اسی کا سایہ

marfat.com
Marfat.com

مفتی غلام سرور لاہوری:

قدِ بے قد وہ قد تھا جس کے سایہ کے تلے
رات دن روشن تھے سرِ انور و بدرِ کمال

(کلیاتِ سرور)

میر حسین دہلوی:

یہ تھا رمزا اس کے جو سایہ نہ تھا کہ رنگِ دُوئی واں تک آیا نہ تھا

(ارمغانِ نعت)

قلندر بخش جرأت:

دلیل اس کی ہے یکتائی کی یہ لاریب اے جرأت
کہ تھا سایہ نہ اس محبوب ذاتِ کبریائی کا

(ارمانِ نعت)

امام بخش ناسخ لکھنوی:

گھسے مثل قل پائے طلب لیکن نہ ہاتھ آیا
نشان سایہ احمد نشاں تصویرِ احمد کا

(ارمغانِ نعت)

دبیر لکھنوی:

تسلیم نبی کو ہر سلیماں خم ہے خاتم لقب و زیر نگیں عالم ہے
سائے کی سیاہی نہ رہے کیونکہ دور خاتم ہے مگر نور کی یہ خاتم ہے

(خاتونِ پاکستان، رسول نمبر)

اصطفا لکھنوی:

نہ کیوں ہو نور مجسم وہ جسم بے سایہ
نکال دی گئی ظلمت ہو جس کے سینے سے

(ارمغانِ نعت)

marfat.com
Marfat.com

آفتاب اکبرآبادی:

اللہ رے لطافتِ جسمِ رسول پاک　　سایہ پہ حوصلہ نہیں پڑتا نگاہ کا

بیان و یزدانی میرٹھی:

خدا کی طرح وہ بھی ہے نورِ یکتا　　نظیر اس کی کیا جس کا سایہ نہیں ہے

احسان دانش:

کون ہے کس کو گوارا ہے جدائی تیری
کیوں جدا ہوتا تیرے جسم سے سایہ تیرا

احمد ندیم قاسمی:

لوگ کہتے ہیں کہ سایہ ترے پیکر کا نہ تھا
میں تو کہتا ہوں جہاں بھر پہ ہے سایہ تیرا

(ضیائے حرم، میلادالنبی نمبر 1975ء)

حفیظ تائب:

اہل جہاں کو ایسی نظر ہی نہیں ملی　　دیکھے جو تیرا سایۂ قدسیدا نوری

(صلواعلیہ وآلہ)

عزیز حاصل پوری:

سایہ تو کہاں، سائے کا عنقا ہے گماں بھی
وہ حسنِ لطافت ہے سراپائے نبی میں

(جامِ نور)

قمر یزدانی:

نظر آیا اسے سائے میں بھی محبوب کا ثانی
خدا نے اس لیے رکھا نہیں سایہ محمد کا

(خم خانۂ محمد)

marfat.com
Marfat.com

راجا رشید محمود:

چراغِ شوق لے کر رات دن ڈھونڈو زمانے میں
مگر تا حشر پاؤ گے نہ ان کا سایہ و ثانی
(ورفعنا لک ذکرک)

اختر الحامدی:

مجسم نورِ مطلق ہو، جمالِ ذاتِ مولا ہو
ہو تم ظلِ خدا پھر کس طرح سایہ تمہارا ہو

ماہر القادری:

سلام اس پر کہ تھا الفقر فخری جس کا سرمایہ
سلام اس پر کہ جس کے جسمِ اطہر کا نہ تھا سایہ
(ذکر جمیل)

شان الحق حقی:

نہ کہئے ان کا سایہ ہی نہیں تھا کہ ثانی تو کوئی بے شک نہیں ہے
مگر جس پر بھی سایہ پڑ گیا ہے وہ انساں نازشِ روئے زمیں ہے
(ارمغانِ نعت)

اشتیاق حسین شوق:

وہ جس نے زندگی کو بہرہ ور ہونا سکھایا ہے
وہ جس کا قدِ بے سایہ گنہگاروں کا سایہ ہے
(سلامِ قدس)

انصار اللہ آبادی:

وہ جس نے ظلم سے انساں کو غفلت میں بچایا ہے
جو بے سایہ ہے لیکن عالمِ ہستی کا سایہ ہے
(سلام قدس)

marfat.com
Marfat.com

شرف شیخوپوری:

سلام اس پر کہ جس کے جسمِ اطہر کا نہ سایہ تھا
سلام اس پر کہ جس نے عرش کو جا کر سجایا تھا

(سلام قدس)

صہبا اختر:

وہ نبی جب بھی تھلا جب کوئی نبی آیا نہ تھا
اس کے سائے تھے بہت سے جس کا خود سایہ نہ تھا

سرور بجنوری:

سلام ان پر حبیب اللہ حق نے جن کو فرمایا
سلام ان پر کہ جن کا جسمِ نورانی تھا بے سایہ

(سلامِ قدس)

مرزا ہادی عزیز لکھنوی:

سایہ بھی جدا جسم سے ہوتا نہیں دن رات
زورِ کشش حسنِ خدا داد کی کیا بات

(صحیفۂ ولا)

اعظم چشتی:

تمہارے جسم اطہر کی لطافت ہی بتاتی ہے
کہ ایسی ذاتِ لاثانی کا سایہ ہو نہیں سکتا

(نیر اعظم)

تابش قصوری:

نہ کیوں ہوتا ہے سایہ جسم منور تھی نور میں آپ کے قد کی تابش

marfat.com
Marfat.com

حدیثِ لَولاک

ماہنامہ "ضیائے حرم" مئی 1973ء کے شمارہ میں پروفیسر خالد بزمی کی تحریر نظر سے گزری جس میں ظفر علی خاں کے شعر ۔

گر ارض و سما کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں

پر تنقید کی گئی ہے کہ:

"اس میں **لولاك لما** کے جو الفاظ استعمال ہوئے ہیں بعض لوگوں کے قول کے مطابق ایک حدیث قدسی **لَولاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ** سے ماخوذ ہیں۔ علماءِ حدیث نے عام طور پر مذکورہ الفاظ کو حدیث تسلیم نہیں کیا کیونکہ یہ الفاظ عربی زبان کے قاعدوں کے مطابق درست نہیں، **لولاك** کی ترکیب محلِ نظر ہے، افلاک کا لفظ قرآن و حدیث میں کہیں استعمال نہیں کیا گیا بلکہ اس کی جگہ عام طور پر سماوات کا لفظ استعمال میں آیا ہے"

پروفیسر صاحب نے جو **لولاك لما** کی ترکیب کو محل نظر بتایا ہے اس کے متعلق عرض ہے کہ یہ ترکیب درست ہے صرف ایک شخص مبرد نے خلاف کیا ہے جس کی ذرہ بھر بھی وقعت نہیں، چنانچہ معنی اللبیب جلد 1 ص 216 میں ہے:

"سمع قليلا لو لای ولولاك ولولاه خلافا للمبرد ثم قال سيبوية والجمهور هی جارة۔"

(عرب سے کبھی لولای، لولاك، لولاه سنا گیا ہے جبکہ مبرد

marfat.com
Marfat.com

اس کے خلاف کہتا ہے، پھر امام سیبویہ اور جمہور ائمہ نحو کہتے ہیں کہ یہ لولا اس ضمیر کو جر دیتا ہے)

نیز تفسیر قرطبی جلد 14 ص 302 میں ہے:

"من العرب یقول لولاکم حکاها سیبویة تکون لولا تخفض المضمر۔"

(بعض عربی کہتے ہیں **لولاکم**، اس کو امام سیبویہ نے حکایت کیا ہے، **لولا** اس ضمیر کو جر دیتا ہے)

نیز تفسیر البحر المحیط جلد 7 ص 82 میں ہے:

"حکم الائمة سیبویة والخلیل وغیرهما مجیئه بضمیر الجر نحولولاکم وانکار المبرد ذٰلك لایلتفت الیه۔"

(امام سیبویہ، امام خلیل اور دیگر ائمہ نے حکایت کیا ہے کہ **لولا** ضمیر مجرور کے ساتھ آتا ہے جیسے **لولاکم**، اور مبرد کے قول کی طرف التفات نہیں کیا جاسکتا)

مفسرین اور ائمہ لغت کی ان تصریحات سے اس روشن کی طرح واضح ہوا کہ **لولاکَ** کی ترکیب صحیح ہے اور عربی قواعد کے خلاف نہیں ہے۔

حدیث **لولاك لما خلقت الافلاك** کو بعض نے موضوع کہا ہے مگر ساتھ ہی محققین نے وضاحت فرما دی کہ وضع کا تعلق صرف الفاظ سے ہے معنی اور مفہوم بالکل صحیح ہے۔

چنانچہ ملا علی قادری رحمۃ اللہ علیہ موضوعات کبیر میں فرماتے ہیں:

"قال الصنعانی انه موضوع کذافی الخلاصة لکن معناه صحیح۔"

(اس حدیث کو صنعانی نے موضوع کہا ہے جیسا کہ کتاب "خلاصہ" میں ہے لیکن اس کا معنی صحیح ہے)

کیونکہ یہ معنی بکثرت احادیث سے ثابت ہے اور اصول حدیث کا ایک

marfat.com

Marfat.com

طالب علم بھی یہ جانتا ہے کہ روایت بالمعنی جائز و درست ہے ورنہ کلام کریم کے مختلف زبانوں کے تراجم بھی محل نظر ٹھہریں گے کہ وہ بھی تو آخر روایت بالمعنی ہی ہیں۔ تو ثابت ہوا کہ اس حدیث کو بہانہ بنا کر ظفر علی خان کے اس شعر کو موردِ الزام ٹھہرانا سراسر غلط ہے۔

"افلاک کا لفظ قرآن کریم میں عام طور پر نہیں آیا" یہ اعتراض بھی بے جا ہے افلاک جمع ہے فلك کی، اور یہ قرآن کریم میں سورۃ الانبیاء اور سورۂ یٰسین میں ہے: کل فی فلك یسبحون۔ اور حدیث میں بھی آیا ہے۔ پروفیسر صاحب نے اس کے ساتھ یہ کہہ کر کہ افلاک کی جگہ عام طور پر سمٰوٰت کا لفظ آیا ہے" یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ افلاک کا لفظ گویا عربی زبان میں ناپسندیدہ، غیر مانوس اور غریب ہے جو فصیح کلام میں ناقابلِ استعمال ہے حالانکہ یہ الفاظ فصیح ہے، مشاہیر فصحائے عرب کے کلام میں موجود ہے، نیز واضح ہو کہ افلاک کا معنی سماوات خلافِ تحقیق ہے بلکہ تحقیق یہ ہے کہ فلک اور سماء الگ الگ چیزیں ہیں۔

چنانچہ قاموس میں ہے:

"الفلك متحركة مدار النجوم والجمع افلاك والمنجمون يقولون انه سبعة اطراق دون السماء وكذافى تاج العروس۔"

(فلک ستاروں کے مدار کو کہتے ہیں اور اس کی جمع افلاک ہے اور اہل نجوم کہتے ہیں کہ فلک آسمان کے نیچے سات چکر ہیں اور اسی طرح تاج العروس میں بھی ہے)

یہ کتب لغت ہیں، اب مفسرین کے اقوال ملاحظہ ہوں:

تفسیر قرطبی میں ہے:

قال الحسن الشمس والقمر و النجوم فی فلك بين

marfat.com

Marfat.com

السماء والارض۔"
(حضرت حسن نے فرمایا سورج، چاند اور ستارے فلک میں ہیں جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے)
تفسیر النہر الماد میں ہے:

"قال اکثر المفسرین الفلك موج مکفوف تحت السماء تجری فیه الشمس والقمر۔"
(اکثر مفسرین فرماتے ہیں فلک آسمان کے نیچے ایک لہر ہے جس میں سورج اور چاند چلتے ہیں)
تفسیر البحر المحیط میں اس پر مستزاد کہ:

"قال قتادة الفلك استدارة بین السماء والارض وقال الضحاك انماهو مدارهذه النجوم۔"
(قتادہ نے کہا کہ فلک آسمان اور زمین کے درمیان ایک دائرہ ہے اور ضحاک کہتے ہیں کہ وہ ان ستاروں کا مدار ہی ہے)
روح البیان میں ہے:

"والفلك مجری الکواکب ومسیر لها۔"
(فلک ستاروں کے چلنے اور سیر کرنے کی جگہ ہے)
روح المعانی میں ہے:

"هوکما قال الراغب مجری الکواکب۔"
(فلک، جیسا کہ راغب نے کہا ہے ستاروں کے چلنے کی جگہ ہے)
اس کے بعد فرمایا:

"ولا مانع عندنا ان یجری الکواکب بنفسه فی جوف السماء وهی ساکنة لاتدوراصلاً۔"
(ہمارے اہلِ اسلام کے نزدیک اس میں کوئی مانع نہیں کہ

marfat.com
Marfat.com

ستارہ خود بخود آسمان کے پیٹ میں سیر کرے اور آسمان ساکن ہو ہرگز نہ چلے)

پھر آگے لکھتے ہیں:

"قسمیت تلك الطرق افلاکا فالافلاك تحدث بحدوث سیر الکواکب۔"

(ستاروں کے انہی راستوں کا نام افلاک رکھا گیا ہے، پس افلاک پیدا ہوتے ہیں بسبب پیدا ہونے والے ستاروں کے سیر کے)

پھر آگے جا کر فرماتے ہیں:

"فالفلك غیر اسماء۔"

(لہٰذا فلک آسمان سے الگ شے ہے۔)

اس کے بعد لکھتے ہیں:

"انت تعلم ان السمٰوٰت غیر الفلك۔"

(تو جانتا ہے کہ آسمان غیر افلاک ہیں۔)

تفسیر طبری میں ہے:

"الفلك الذي بین السماء والارض من مجاری النجوم والشمس والقمر۔"

(فلک جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے ستاروں، سورج اور چاند کے چلنے کی جگہیں ہیں۔)

اسی طرح تفسیر طنطاوی جس میں اکثر علومِ جدیدہ کو قرآن کریم سے ثابت کیا ہے، میں بھی بڑی تفصیل کے ساتھ افلاک کو مدارات نجوم کہا ہے۔

اس بیان سے ثابت ہوا کہ افلاک کوئی اجنبی لفظ نہیں اور یہ کہ افلاک اور سماوات ایک چیز بھی نہیں تو پروفیسر صاحب کا سماوات کو افلاک کا مترادف یا ہم معنی ظاہر کرنا غلط العوام کی بناء پر ہے یا فارسی کے محاورہ سے مغالطہ لگا، یا بعض

marfat.com
Marfat.com

غیر محقق اقوال سے دھوکا کھایا۔[1]

مندرجہ بالا سطور میں موضوعات کبیر کے حوالے سے بیان ہو چکا ہے کہ یہ حدیث باعتبار معنی اور مفہوم کے بھی صحیح ہے، مزید تائید و توضیح کے لیے غور فرمائیے۔ سرکارِ دو عالم ﷺ ہی سارے عالم کے ایجاد کا سبب اول و اکمل ہیں جس کا ثبوت بکثرت احادیث اور اقوالِ سلف و خلف سے مبرہن و مبین ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جبرائیل امین حضور پرنور ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا:

"یا محمد لولاك ماخلقت الجنة ولولاك ماخلقت النار۔"

ابن عساکر کی روایت ہے:

"لولاك ماخلقت الدنیا۔"

ایسے ہی حضرت علی ؓ سے مروی ہے:

"عن النبی ﷺ عن الله عزوجل قال یامحمد وعزتی وجلالی لولاك ماخلقت ارضی ولاسمائی ولا رفعت هذه الخضراء ولابسطت هذه الغبراء۔"

نیز بیہقی اور حاکم نے حضرت عمر ؓ کی حدیث میں ذکر کیا اور اس کو صحیح کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم ؑ سے فرمایا:

"لولامحمد ماخلقتك۔"

ایک اور حدیث میں ہے:

"لولاه ماخلقتك ولاخلقت سماءً ولا ارضاً۔"

نیز مطالع المسرات وغیرہ کتابوں میں بھی یہ روایت موجود ہے۔ ایک اور

1۔ فائدہ: اس بیان و تحقیق سے پتا چلا کہ تمام ستارے مع سورج جو چاند آسمان کے نیچے فضا میں گھوم رہے ہیں اور ان کی گردش کے راستے افلاک ہیں تو اس سے جدید مادی وسائل کے ذریعہ خلا بازوں کے چاند یا کسی اور ستارے پر اترنے کا مسئلہ بھی خوب صاف ہو گیا۔

marfat.com

Marfat.com

روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے عرض کیا:

یا اللہ! تو نے مجھے کسی لیے پیدا فرمایا ہے؟

فرمایا:

"مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم

لولاك ماخلقت ارضی ولاسمائی۔"

مطالع المسرات صفحہ 114 میں ہے:

"وما ارسلناك الا رحمة للعالمین وقال الشیخ سیدی عبدالجلیل القصری علٰی هذه الآیة فهو صلی الله علیه وآله وسلم المرحوم به العالم بنص هذه الآیة و ان کل خیر ونور وبرکة شاعت وظهرت فی الوجود اوتظهر من اول الامجاد الٰی آخره انما ذٰلك بسببه صلی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم۔"

یعنی ہر خیر و برکت اور ہر نور (جس میں سورج، چاند اور ستارے داخل ہیں) جو مشہور و موجود ہو چکا یا آئندہ ہوگا، ازل سے ابد تک سب حضور پرنور ﷺ ہی کے سبب ہے۔ نیز مطالع المسرات میں ہے جسے اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ نے صلاۃ الصفاء میں بھی نقل فرمایا ہے:

"اسمه صلی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم محیی لحیٰوة جمیع الکون به صلی الله علیه وآله وسلم فهو روحه وحیٰوته وسبب وجوده وبقائه۔"

(حضور پرنور ﷺ کا نام محیی ہے اس لیے کہ سارے جہان کی زندگی آپ کے سبب سے ہے کیونکہ وہ جہان کی روح اور جان ہے اور اس کے باقی رہنے اور پیدا ہونے کا سبب ہیں)

شرح شیخ زادہ علی البردہ میں لولاہ لم تخرج الدنیا من العدم الی

marfat.com
Marfat.com

تشریح میں فرماتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ ؑ کی طرف وحی فرمائی کہ محمد مصطفیٰ ﷺ پر ایمان لاؤ اور اپنی امت کو ان پر ایمان لانے کا حکم فرماؤ۔

فلولا محمد ماخلقت آدم ولولامحمد ماخلقت الجنة والنار۔

یعنی اگر محمد (ﷺ) نہ ہوتے تو میں آدم کو پیدا نہ کرتا اور محمد (ﷺ) نہ ہوتے تو میں بہشت اور دوزخ کو پیدا نہ کرتا۔"

خزینۃ شرح قصیدہ بردہ صفحہ 72-71 میں اسی شعر کی تشریح میں ہے:

"فی هذا البیت تلمیح الٰی مانقل فی الحدیث القدسی لولاك لما خلقت الافلاك والمراد من الافلاك جمیع المکنونات اطلاقا لاسم الجزاء علی الکل و اشارة علی ماوقع له ﷺ فی لیلة الاسراء فانه علیه السلام لما مسجد الله تعالیٰ فی سدرة المنتهی قال الله تعالیٰ له علیه الصلوٰة والسلام انا وانت وما سوی ذٰلك خلقته لاجلك۔"

(اس شعر میں اشارہ اس حدیث قدسی کی طرف ہے لولاك لما خلقت الافلاك۔ اور یہاں افلاک سے مراد تمام مخلوقات ہے جزء بول کر کل مراد لیا گیا ہے اور اس کی طرف اشارہ ہے جو شب اسراء اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ سے فرمایا، جب آپ نے اللہ تعالیٰ کے لیے سجدہ کیا کہ میں اور تو اور اس کے سوا جو کچھ ہے سب کو تمہارے سبب سے پیدا کیا ہے)

نیز مطالع المسرات وغیرہ میں ہے:

"قد قال علیه السلام اول ماخلق الله نوری ومن نور خلق کل شئی۔

(حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرے نور

marfat.com

Marfat.com

کو پیدا فرمایا اور میرے نور سے ہی ہر چیز کو پیدا فرمایا)

حضرت جابر ؓ کی مشہور حدیث جس کو اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ نے صلاۃ الصفاء فی نور المصطفیٰ صفحہ 2 پر بھی نقل فرمایا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اے جابر! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں سے پہلے تیرے نبی کے نور کو پیدا کیا اپنے نور سے' پھر وہ نور گردش کرتا رہا قدرت سے جہاں اللہ تعالیٰ نے چاہا حالانکہ اس وقت نہ لوح تھی نہ قلم' نہ جنت نہ دوزخ' نہ کوئی فرشتہ نہ آسمان و زمین' نہ سورج نہ چاند' نہ کوئی جن نہ کوئی انسان' پھر اس نور سے ہر چیز پیدا فرمائی۔ (المختصر)

اس تمام بیان سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ حضور نبی کریم ﷺ کا نور پاک ابتدائے آفرینش سے آخر تک تمام کائنات کا اصل ہے سار' مخلوقات اور سارا جہان اس کے انوار و تجلیات سے ہے اور حضور (ﷺ) کے لئے پیدا کیا گیا ہے' لہٰذا حدیث **لولاك لما خلقت الافلاك** کا معنی صحیح اور اس کی ترکیب بے غبار' اور بعض کا اس کے الفاظ کو حدیث تسلیم نہ کرنا نثر و نظم' فضائل و مناقب میں اس کے ذکر کو منع یا ناجائز نہیں کرتا' بفضلہٖ تعالیٰ طالبِ حق کے لئے اتنی وضاحت کافی' اور دوسروں کے لئے دفاتر ہوں تو وہ بھی نادانی۔

ہاں ایک بات اور ہے جس کو میں یہاں بیان کرنا نہایت ضروری سمجھتا ہوں وہ یہ کہ پروفیسر صاحب نے اس شعر کو تو خوب ہدف تنقید بنایا ہے اور جو سراسر غلط اور عقیدۂ حق اہلسنت کے خلاف ہے' اس کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیئے' اس نظم کا آخری مصرعہ

ہم مرتبہ ہیں یارانِ نبیؐ کچھ فرق نہیں ان چاروں میں

یہ کتنا فضول اور لغو ہے۔ پروفیسر صاحب نے کہا ہے کہ خلفائے اربعہ کو ہم مرتبہ قرار دے کر امت اسلامیہ کو ایک بہت بڑے اختلاف و افتراق سے بچایا گیا ہے' اس اعتبار سے مولانا کا یہ خیال ہزار تعریفوں کا حقدار ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ کیا پروفیسر صاحب یہ بتا سکیں گے کہ اس مصرعہ کی بناء پر کتنا اختلاف

marfat.com
Marfat.com

ہوا؟ تبرائی فرقے کے کتنے لوگ تائب ہوئے؟ کیا اس سے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق ﷺ کی بعد الانبیاء افضلیت مطلقہ کا انکار لازم نہیں آتا؟ کیا یہ عقیدہ آج تک باعثِ افتراق بنا ہوا ہے؟ معاذ اللہ والعیاذ باللہ! نیز ایک اور بھی نشاندہی ضروری سمجھتا ہوں کہ بزمی صاحب نے ظفر علی خان کی ایک نعت جو صفحہ 193 پر ہے' کے دسویں شعر کا پہلا مصرعہ "شانِ خدائے پاک تھی یثربیوں کی الخ" ان دونوں مصرعوں میں بھی ضمناً تعریف وتوصیف کی جن میں مدینہ طیبہ کے لئے لفظ "یثرب" استعمال کیا گیا ہے جو مکروہ اور خلاف حدیث صحیح متفق علیہ ہے' محققین اکابر اہل سنت والجماعۃ کی یہی تحقیق ہے کہ' چنانچہ حضرت مولانا و مرشد الاعظم سیدی صدر الافاضل مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک عظیم فتویٰ کے چند اقتباسات نقل کرتا ہوں۔

بخاری شریف (وکذا) مسلم میں ہے "**یقولون یثرب وھی المدینۃ**" (لوگ کہتے ہیں یثرب' حالانکہ وہ مدینہ ہے۔ اس کے تحت فتح الباری میں: "**ای بعض المنافقین یسمیھا یثرب و اسمھا الذی یلیق بھا المدینۃ**" (بعض منافقین مدینہ طیبہ کو یثرب کہتے ہیں اور یہ اس کی شان کی لائق نہیں اس کی شان کے لائق نام مدینہ ہے)

دوسری حدیث میں جو امام احمد نے روایت فرمائی ہے:

" من سمی المدینۃ یثرب فلیستغفر اللّٰہ ھی طابۃ"

(جو شخص مدینہ منورہ کا نام یثرب رکھے اسے چاہئے کہ استغفار کرے اس کا نام تو طابہ ہے)

ایک اور حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے منع فرمایا کہ مدینہ کو یثرب کہا جائے۔ نیز مرقاۃ جلد 6 ص 23-22 پر طویل بحث ہے جس میں ہے:

قد حکی عن عیسیٰ بن دینار ان من سماھا یثرب کتب علیہ خطیئۃ واما سمیتھا فی القرآن یثرب فھی

marfat.com

Marfat.com

حکایۃ قول المنافقین الذین فی قلوبھم مرض و قد حکی عن بعض السلف تحریم تسمیۃ المدینۃ یثرب

عیسیٰ بن دینار سے منقول ہے کہ جو شخص مدینہ طیبہ کو یثرب کہے اس پر گناہ لکھا جاتا ہے' اور وہ جو قرآن کریم میں یثرب کہا گیا ہے تو وہ منافقوں کی بات نقل کی گئی ہے جن کے دلوں میں بیماری ہے اور بعض سلف صالحین سے مدینہ عالیہ کو یثرب کہنے کی تحریم نقل کی گئی ہے۔

مدینہ عالیہ کا قدیمی نام یثرب تھا نبی کریم ﷺ نے یہ نام تبدیل فرما دیا اور اس کی جگہ طیبہ اور طابہ نام رکھ دیا۔ چنانچہ یہ لسان العرب اور تاج العروس لغت کی نہایت مستند اور مشہور کتابوں میں بھی موجود ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جذب القلوب شریف ص 9 میں فرماتے ہیں:

ترجمہ: "حدیث میں آیا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ مدینہ کا نام طابہ رکھوں۔"

آگے لکھتے ہیں کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے کہ "جو شخص مدینہ طیبہ کی طرف ناپاکی کی نسبت کرے یا اس کی فضا کو نازیبا کہے وہ مستوجب سزا ہے اور اسے گرفتار کرنا چاہئے حتیٰ کہ سچی توبہ کرے۔" سرکار ابد قرار کے ورودِ مسعود سے پہلے مدینہ شریف کو لوگ یثرب کہتے تھے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کا نام طیبہ و طابہ رکھا گیا۔ تاریخ بخاری میں ایک حدیث ہے جو شخص مدینہ طیبہ کو ایک بار یثرب کہے وہ اس غلطی کی تلافی کے لئے دس مرتبہ کہے مدینہ مدینہ (انتھی مامن جذب القلوب)

تو معلوم ہوا کہ یہ نام (یثرب) اللہ اور رس کے رسول کریم ﷺ کو سخت ناپسند ہے لہٰذا اس منسوخ شدہ نام کو مدینہ شریف کے لئے بولنا کیسے جائز ہو سکتا ہے!

بعض بزرگانِ دین کے کلام میں بھی یثرب کا لفظ پایا جاتا ہے جیسا کہ حضرت جامی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک شعر ہے:

marfat.com

Marfat.com

کے بودیا رب کہ رو در یثرب و بطحا کنم
گر بمکہ منزل و گہ در مدینہ جا کنم

تو اس کی اگر مناسب اور صحیح توجیہ و تاویل ہو تو ٹھیک ورنہ سبقتِ قلم سے تعبیر کیا جائے گا کیونکہ احادیث و اقوال کثیرۂ سلف و خلف کے مقابل کسی ایک یا دو بزرگوں کا کلام کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ چہ جائیکہ کسی آزاد خیال شاعر کا کلام۔ چنانچہ حضرت مولانا سید العارفین صدرالافاضل مراد آبادی قدس سرہ نے ایک استفتاء کے جواب میں ارشاد فرمایا: "رہا عمرو کا استدلال حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام (اسی مذکورہ بالا شعر) سے' سو یہ صحیح نہیں کیونکہ حدیث میں ممانعت وارد ہوئی' تو اس کے مقابل کسی بزرگ کے کلام میں اس لفظ کے استعمال کا پیش کرنا کیا مفید! کلام رسول کے لئے کلام غیر ناسخ نہیں ہوسکتا۔ علاوہ ازیں حضرت جامی کے کلام کی بہت عمدہ توجیہ یہ ہے کہ یثرب سے حوالی و عوالی مراد ہیں نہ کہ خاص شہر' چنانچہ یثرب پر بطحا کو عطف فرمانا اس کا موئید ہے' اور دوسرے شعر میں:

گرد صحرائے مدینہ بوئت آمد یا رسول!
من سر خود را فدائے خاک آن صحرا کنم

فرمانا دلیل ہے کہ اس بات کی کہ شعر اول میں یثرب سے مدینہ طیبہ کے گرد و پیش کا صحرا مراد ہے۔ ایک بزرگ کے کلام کی اس قدر توجیہ نہایت بہتر ہے تاکہ ممانعتِ حدیث لازم نہ آئے مگر صریح حدیثوں کے ہوتے ہوئے اس کو سند بنانا نادانی ہے۔

واللہ الہادی وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ وآلہ و صحبہ وسلم۔

از استاد العلماء حضرت مولانا علامہ ابو الضیاء محمد باقر ضیاء النوری رحمۃ اللہ تعالیٰ صدر المدرسین دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور

Marfat.com

حدیثِ لولاک

ضیائے حرم مئی 1973ء کے شمارے میں "مولانا ظفر علی خان کی نعت گوئی" کے عنوان سے جناب خالد بزمی صاحب کا مضمون پڑھا' اس مضمون میں اس شعر پر بحث کی گئی ہے:

گر ارض و سما کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں

خالد بزمی صاحب لکھتے ہیں:

"لولاک والی حدیث صحیح نہیں' لیکن مولانا ظفر علی خان بہرحال محدث نہیں شاعر تھے' اور انہوں نے الفاظ عام رواج کے مطابق ہی استعمال کر لئے۔"

اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ اگر یہ بات صرف مولانا ظفر علی خاں کی شاعری تک محدود ہوتی تو کوئی بات نہ تھی لیکن حدیث لولاک کا ذکر تو اس صدی کے سب سے بڑے محدث اور وقت کے مجدد اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنے اشعار[1] میں کیا ہے۔ مثلاً فرماتے ہیں۔

ہوتے کہاں خلیل و بنا کعبہ و منیٰ
لولاک والے صاحبی سب تیرے گھر کی ہے

(حدائق بخشش حصہ اول ص 93)

1۔ یاد رہے کہ آپ نے کلمہ لولاک کا استعمال نہ صرف اشعار میں فرمایا بلکہ 1305ھ/ 1887ء میں "حاجز الافلاک لجلال حدیث لولاک" ایک مستقل تاریخی کتاب تصنیف فرمائی (تذکرہ علمائے ہند ص 100) 12

marfat.com
Marfat.com

اور محدث ابن جوزی کے تلمیذ رشید شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ترا عزِ لولاک تمکیں بس است
ثنائے تو طٰہٰ و یٰسٓ بس است

(بوستان ص 20)

اس لئے اس حدیث کو محض اس لئے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ اس کا ذکر صرف ایک شاعر نے کیا ہے۔ اس حدیث کو نا قابل تسلیم قرار دیتے ہوئے خالد بزمی صاحب لکھتے ہیں کہ:

"کسی حدیث کے صحت پر مبنی ہونے کا سب سے پہلا ثبوت اس حدیث کا قواعد عربی کے مطابق ہونا ہوتا ہے اور یہ الفاظ عربی زبان کے قاعدوں[1] کے مطابق درست نہیں' ان الفاظ میں سب سے پہلے لولاک کی ترکیب ہی محلِ نظر ہے۔"

کاش بزمی صاحب نشاندہی کرتے کہ اس میں فلاں عربی قاعدہ کی مخالفت ہے اور اس کی ترکیب میں فلاں غلطی ہے تا کہ اس پر غور کیا جاتا۔

بہر حال اس بحث کے اجمال بلکہ اہمال سے صرف نظر کر کے اس لفظ کی ترکیب نحوی پیش خدمت ہے۔ اس حدیث میں لولا کے بعد ضمیر مجرور متصل کو ذکر کیا گیا ہے اور یہ جائز ہے کیونکہ لولا کے بعد مبتدا مذکور ہوتا ہے اور خبر محذوف ہوتی ہے اور مبتدا اسم ظاہر بھی ہوتا ہے اور اسم ضمیر بھی' اور یہ ضمیر عموماً مرفوع منفصل ہوتی ہے لیکن قلیل طور پر ضمیر متصل بھی لائی جاتی ہے' اور اس وقت لولا جارہ ہوتا ہے اور مجرور بر بناء ابتداء محلا مرفوع ہوتا ہے۔ چنانچہ ابن ہشام انصاری فرماتے ہیں:

"اذا ولی لولا مضمر فحقه ان یکون ضمیر رفع نحو لولا انتم لکنا مؤمنین و سمع قلیلا لولای و لولاہ خلا

1۔ اگر میں یہ کہہ دوں کہ صاحب مضمون کا "قاعدوں" لکھنا ہی خلاف قاعدہ ہے کیونکہ عربی زبان میں قاعدہ کی جمع قاعدوں نہیں قواعد آتی ہے' تو امید ہے کہ بزمی صاحب برا نہیں مانیں گے۔ (سعیدی)

Marfat.com

فاللمبرد ثم قال سیبویة والجمهور هی جارة ولا تتعلق لولای بشئ وموضع المجرور یهار فع بالاابتداء والخبر محذوف" (مغنی اللبیب ج 1 ص 216)

جب لولا کے بعد ضمیر لائی جائے تو وہ ضمیر مرفوع ہونی چاہئے مثلاً **لوانتم** ..... **الخ** اور قلیلا سنا گیا ہے **لولای' لولاك** اور **لولاہ** برخلاف مبرد اور سیبویہ۔ اور جمہور کہتے ہیں کہ یہ لولا جارہ ہے اور ضمیر کے ساتھ خاص ہے جیسے "حتی" اور "کاف" کی خبر اسم ظاہر کے ساتھ خاص ہے اور یہ لولا کسی کے متعلق نہیں ہوتا اور اس کا مجرور بربنائے ابتداء محلا مرفوع ہوتا ہے۔"

نیز علامہ بوصیری نے عربی زبان کے مشہور قصیدہ بردہ میں **لولا** کے بعد ضمیر مجرور متصل کو استعمال کیا ہے' فرماتے ہیں:

لولاہ تخرج الدنیا من العدم

اور عربی زبان کا مشہور اور مستند شاعر ابوالطیب متنبی کا یہ شعر بھی **لولا** کے بعد ضمیر مجرور متصل کے استعمال پر ایک قوی شہادت ہے:

الی ذی شیمة لشفقت فوادی

فلولاہ لفلت به النیا

(دیوان متنبی ص 72)

اس حدیث پر بزی صاحب کا دوسرا اعتراض یہ ہے کہ **لولاك** اس حدیث سے ماخوذ ہے جس میں ہے **لولاك لما خلقت الافلاك** اور یہ صحیح نہیں ہے۔

اس بارے میں یہ معروض ہے کہ صرف لولاک کے ذکر کر دینے سے یہ کیسے لازم آ گیا کہ یہ **لولاك لما خلقت الا فلاك** سے ماخوذ ہے' یہ حدیث متعدد الفاظ سے مروی ہے' مثلاً

(1) لولاك لما خلقت الجنة

marfat.com
Marfat.com

(2) لولاك لما خلقت النار

(3) لولاك لما خلقت الدنيا

پس جب یہ حدیث متعدد الفاظ سے مروی ہے تو صرف لولاك لما خلقت الا فلاك کو کیسے مستلزم ہوگیا؟ صاحب مضمون کے علم اور بصیرت کے پیش نظر یہ تو نہیں کہا جاسکتا کہ ان کے سامنے حدیث کے یہ مختلف الفاظ نہیں تھے' پھر کون سا وہ جذبہ تھا جس کی وجہ سے بزمی صاحب نے حدیث کے یہ معروف اور مسلم الفاظ چھوڑ کر خاص لفظ افلاك کو ذریعہ تنقید بنایا؟

اس حدیث کی تحقیق کے سلسلے میں اولاً گزارش یہ ہے کہ ماہرین حدیث نے تصریح کی ہے کہ لولاك لما خلقت الا افلاك معناً ثابت ہے لیکن لفظ افلاك کے ساتھ ثابت نہیں' چنانچہ ملا علی قاری فرماتے ہیں:

لولاك لما خلقت الا فلاك' قال الصنعانی انه موضوع كذا فی الخلاصة لكن معناه صحيح فقد روى الديلمی عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما مرفوعا اتانی جبرائيل فقال يا محمد لولا ما خلقت الجنة لولاك ما خلقت النار' وفی رواية ابن عساكر لولاك ما خلقت الدنيا۔" (موضوعات کبیر ص 59)

"صنعانی نے کہا کہ لولاك لما خلقت الافلاك موضوع ہے (خلاصہ) لیکن اس کا معنی صحیح ہے کیونکہ دیلمی ابن عباس سے مرفوعاً روایت کیا ہے' میرے پاس جبرائیل آئے اور کہا کہ اے محمد (ﷺ) اگر آپ نہ ہوتے تو میں نہ جنت پیدا کرتا نہ نار پیدا کرتا اور ابن عساکر کی روایت میں ہے کہ اگر آپ نہ ہوتے تو دنیا کو پیدا نہ کرتا۔"

اور مولانا عبدالحی لکھتے ہیں۔

قلت نظير اول ما خلق الله نوری فی عدم ثبوته لفظا

marfat.com

Marfat.com

و وروده معنی ما اشتهر علیٰ لسان القصاص و العوام والخواص من حدیث لو لاك لما خلقت الافلاك

"میں کہتا ہوں کہ **اول ما خلق اللّٰه نوری** جس طرح لفظاً ثابت نہیں اسی طرح وہ حدیث ہے جو واعظین اور عوام و خواص کی زبان پر مشہور ہے یعنی **لولاك لما خلقت الا فلاك**

(الآثار المرفوعہ ص 35)

دیلمی نے فردوس' احمد قسطلانی نے المواہب اللدنیہ میں' شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے مدارج النبوۃ میں' اور کثیر محدثین اور اجلہ علماءِ اسلام نے اپنی تصانیف میں اس حدیث کو متعدد الفاظ سے ذکر کیا ہے اور اس پر اعتماد کیا ہے اور اس سے مسائل کو مستنبط کیا ہے اور اس سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ محدثین اور علماء اسلام کے نزدیک حدیث **لولاك** صحیح اور ثابت ہے اور یہ متعدد الفاظ سے مروی ہے البتہ **لولاك لما خلقت الافلاك** میں "افلاک" کا لفظ کسی روایت سے ثابت نہیں لیکن میں کہتا ہوں کہ علماء اصول حدیث کی تصریح کے مطابق روایت بالمعنی جائز ہے۔ دیکھئے شرح نخبۃ الفکر ص 60۔ اور جب افلاک کے معنی میں لفظ سماء حدیث میں وارد ہے تو سماء کے معنی میں افلاک کی روایت قطعاً جائز قرار پائی' اسی وجہ سے ماہرین حدیث نے تصریح کی ہے کہ یہ روایت معناً ثابت ہے اور اعاظم علماء اسلام نے اس کو افلاک کے لفظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

ذیل میں ہم ان احادیث کو پیش کر رہے ہیں جن میں لولاک کے ساتھ لفظ سماء کی صراحت کی گئی ہے' چنانچہ علامہ برہان الدین حلبی فرماتے ہیں:

وذکر صاحب کتاب شفاء الصدور فی مختصره عن علی بن ابی طالب ؓ عن النبی ﷺ عن اللّٰه عزوجل قال یا محمد وعزتی وجلالی لولاك لما خلقت ارضی ولا سمائی ولارفعت هذه الخضراء

marfat.com
Marfat.com

ولابسطت هذه الغبراء

(انسان العیون جلد 1 ص 357)

''صاحب شفاء الصدور میں حضرت علی سے انہوں نے سرکار دو عالم ﷺ اور سرکار نے مولائے کائنات عزوجل سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! اگر آپ نہ ہوتے تو نہ میں زمین پیدا کرتا نہ آسمان' نہ یہ نیلگوں چھت بلند کرتا اور نہ خاکی فرش بچھاتا۔''

اور علامہ فاسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

و فی جدیث عمر بن الخطاب ؓ عند البیهقی فی دلائله والحاکم و صحیحه و قول الله تبارك و تعالیٰ لآدم علیه لو لا محمد ما خلقتك وروی فی حدیث اخر لو لاه ماخلقت و لا خلقت سماء و لا ارضا۔

بیہقی اور حاکم نے حدیث عمر ؓ میں ذکر کیا اور اس کو صحیح قرار دیا اور وہ اللہ عزوجل حضرت آدم سے فرماتا ہے کہ اگر محمد نہ ہوتے تو میں تم کو پیدا نہ کرتا' اور ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ اگر محمد نہ ہوتے تو میں نہ تم کو پیدا کرتا اور نہ آسمان وزمین کو پیدا کرتا۔''

(مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات ص 264)

اور اعلیحضرت فاضل بریلوی فرماتے ہیں:

''امام قسطلانی مواہب اللدنیہ و شیخ محمد یہ میں رسالہ میلاد و امام علامہ سے ناقل' مروی ہوا کہ آدم علیہ السلام نے عرض کی کہ الٰہی! تو نے میرے کنیت ابو محمد کس لئے رکھی؟ حکم ہوا اے آدم! اپنا سر اٹھا' آدم علیہ السلام نے سر اٹھایا' سراپردۂ عرش میں محمد ﷺ کا نور نظر آیا' عرض کی: الٰہی! یہ کیسا نور ہے؟ فرمایا: **هذا نور نبی من ذریتك اسمه**

marfat.com

Marfat.com

فی اسماء احمد وفی الارض محمد لولاہ ما خلقت سماء ولا ارضا (یہ نور ایک نبی کا ہے تیری اولاد سے' اس کا نام آسمانوں میں احمد ہے اور زمین میں محمدؐ اگر وہ نہ ہوتا میں نہ تجھے بناتا اور نہ زمین و آسمان کو بناتا۔)

(تجلی الیقین ص 40)

اور علامہ عبدالرحمٰن صفوری شافعی تحریر فرماتے ہیں:

عن علی ؓ قلت یا رسول اللہ مم خلقت قال لما اوحی الی ربی بما اوحی قلت یا رب مم خلقتنی قال تعالیٰ وعزتی وجلالی لولاک ما خلقت ارضی و سمائی۔"

حضرت علی ؓ سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ! آپ کس لئے پیدا کیے گئے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی تو میں نے پوچھا: تو نے مجھے کس لئے پیدا فرمایا؟ فرمایا: مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! تمہیں پیدا نہ کرتا تو نہ آسمان کو پیدا کرتا نہ زمین کو۔"

(نزہتہ المجالس ج 2 ص 119)

نقول بالا میں یہ حدیث لفظ سماء کے ساتھ روایت کی گئی ہے اور اسے علماء اسلام اور ماہرین حدیثؒ نے روایت کیا ہے اور اس سے ہمارا مقصود اس امر پر دلیل قائم کرنا ہے کہ افلاک کے معنی میں لفظ سماء کے ساتھ اس حدیث کی روایت کی گئی ہے اور چونکہ افلاک کا لفظ معنی ثابت ہے اس وجہ سے اس حدیث کی سماء کے معنی میں افلاک کے ساتھ روایت بالمعنی قطعاً جائز قرار پائی۔ باقی بزمی صاحب کا یہ کہنا کہ "پھر افلاک کا لفظ قرآن و حدیث میں کہیں استعمال نہیں کیا گیا۔" چنداں لائق التفات نہیں ہے کیونکہ اگر صرف لفظ افلاک کے مطالبہ پر ہی

marfat.com
Marfat.com

اصرار ہے تو یہ صرف لفظ ضد کے سوا کچھ نہیں ورنہ فلک جو افلاک ہی کا واحد ہے اس کا استعمال قرآن و حدیث دونوں میں موجود ہے' مثلاً قرآن کریم میں ہے **کل فی فلك یسبحون** اسی طرح حدیث شریف میں بھی لفظ فلک مستعمل ہے۔ چنانچہ حدیث کے مشہور امام علامہ ابن اثیر فرماتے ہیں۔

(فلك) فی حدیث ابن مسعود ترکت کانه یدور فی فلك۔ (النهایة فی غریب الحدیث والاثر' ج 3 ص 315)

اسی طرح لغت حدیث کے ایک اور امام شیخ محمد طاہر نے بھی اس حدیث کو مجمع بحارالانوار جلد 3 صفحہ 95 پر "فلک" کے تحت ذکر کیا ہے۔

مذکورہ بالا تصریح سے ظاہر کیا گیا کہ "فلک" کا لفظ غیر قرآنی یا غیر حدیثی نہیں ہے اور کتاب و سنت میں یہ لفظ مستعمل ہے۔ لہٰذا اس کے جمع افلاک بھی قرآن اور حدیث کی زبان کے لئے اجنبی اور اس سے متصادم نہیں بلکہ اطلاقات کتاب اور سنت کے موافق اور عین مطابق ہے اور یہ تمام حقائق اساطین اسلام اور محققین علماء کرام پر عیاں تھے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں اپنی تصانیف میں اس حدیث کو لفظ "افلاک" کے ساتھ روایت کیا ہے اور اس پر اعتماد کیا ہے۔ چنانچہ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"سرِ حدیثِ قدسی **لولاك خلقت الافلاك** را کہ در شان ختم الرسل واقع است علیہم الصلوٰات والتسلیمات اینجا باید جست۔"

(حدیث قدسی "لولاک لما خلقت الافلاک" جو حضور ختم الرسل ﷺ کی شان میں آئی ہے' اس کا بھید بھی اس جگہ معلوم کرنا چاہئے۔)

(مکتوبات دفتر سوم حصہ نہم۔ مکتوب 22 ص 155)

اسی حدیث کو الشیخ احمد سرہندی نے مکتوبات دفتر سوم حصہ نہم' مکتوب 124 ص 176 میں بھی ذکر فرمایا ہے۔ شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا جو علمی اور تحقیقی مقام ہے وہ خویش بیگانہ سب کے نزدیک مسلم ہے اور مکتوب میں شیخ کا اس حدیث کو

marfat.com
Marfat.com

متعدد بار ذکر کرنا اور اس پر استدلال کرنا اس امر پر آفتاب سے زیادہ روشن دلیل ہے کہ ان کے نزدیک حدیث **لولاك لما خلقت الا فلاك** معنیً صحیح اور ثابت ہے۔ اور علامہ محمود آلوسی بغدادی فرماتے ہیں:

والتعيين الاول المشار اليه بقول صلى الله عليه وآله وسلم اول ما خلق الله نور نبيك يا جابر و بواسطة حصلت الا فاقة كما يشير اليه لو لاك لما خلقت الا فلاك

(اور تعیین اول کی طرف حضور کے قول "اے جابر! سب سے پہلے تیرے نبی کا نور پیدا فرمایا اور اسی کے واسطے سے خلق کو فیضان ہوا" کی طرف اشارہ ہے' اور اس کی طرف **لولاك لما خلقت الا فلاك** میں اشارہ ہے)

تفسیر روح المعانی اہل سنت کے تمام مکاتب فکر میں یکساں مقبول ہے اور علامہ محمود آلوسی کو متاخرین مفسرین میں سے سب سے اونچا مقام حاصل ہے۔ ان کی علمی ثقاہت سب کے نزدیک مستند حیثیت رکھتی ہے اور حدیث پر جرح و قدح کرنے میں ان کی نظر ابن جوزی سے کم نہیں' چنانچہ بعض ایسی احادیث جن کا عامۃ الفقہا اور بعض محدثین نے اعتبار کیا ہے مثلاً منع ذکر جہر کے بارے میں اثر ابن مسعود اور حدیث **تلك الغرانيق العلىٰ**) ان کی اسناد پر علامہ آلوسی نے محققانہ جرح کرنے کے بعد انہیں رد کر دیا ہے پس ایسے عظیم محقق اور ناقدِ حدیث کا **لولاك لما خلقت الافلاك** سے استشہاد کرنا اس حدیث کی صحت پر نہایت قوی اور عادل شہادت ہے اور مولانا ذوالفقار علی دیوبندی لکھتے ہیں:

وقوله لولاه اقتباس من حديث لولاك لما خلقت الافلاك

(بوصیری کا قول "لولاہ" حدیث **لولاك لما خلقت الافلاك** کا اقتباس ہے (عطر الوردہ شرح قصیدہ بردہ ص 17'25)

مولانا ذوالفقار علی مسلک دیوبند کے ترجمان اور اصول بزمی صاحب کے

marfat.com
Marfat.com

ہم عقیدہ ہیں اس لئے سلفی اور دیوبندی حضرات دونوں مولانا ذوالفقار علی کی یہ تحریر حجت ہے جس میں انہوں نے **لولاك لما خلقت الافلاك** کا حدیث ہونا تسلیم کرلیا ہے۔

ان تصریحات سے شمس وامس کی طرح واضح ہوگیا ہے کہ حدیث لولاک کی افلاک کے لفظ کے ساتھ روایت بالمعنی جائز ہے اور سماء' جنت' نار اور دنیا کے الفاظ کے ساتھ اس کی روایت باللفظ صحیح ہے اور اس طرح حدیث لولاک روایت و درایت' ترکیب و اعراب ہر اعتبار سے بے غبار ہوگئی۔

بشکریہ ماہنامہ ضیائے حرم' جون 1973ء

از مولانا غلام رسول سعیدی

marfat.com

Marfat.com

دامن کو ذرا دیکھ.....؟

قارئین کرام! "حدیث لولاک" پر آپ نے تحقیقی مضامین ملاحظہ فرمائے۔ اب ذرا معترض کے اپنے قلم سے اعتراف حقیقت دیکھئے۔ میرے سامنے جناب جان محمد انجم وزیرآبادی کا مجموعہ نعت "مینائے کوثر" جسے تاج کمپنی نے 1969ء/ 1388ھ میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کی' جس میں جناب خالد بزمی صاحب حضرت انجم وزیرآبادی کے تعارفی کلمات کے بعد لکھتے ہیں۔

"لیجئے اس "مختصر تعارف" کے بعد اس مجموعہ کے بعض اشعار ملاحظہ کیجئے' متعدد اشعار پیش کرنے کے بعد صفحہ نمبر 10 کا یوں آغاز کیا۔ "حدیث پاک میں ہے' **لولاك لما خلقت لا فلاك** اگر تو نہ ہوتا تو میں ان آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔" اس سے ظاہر ہے کہ حضور ﷺ کی ذات گرامی باعث تخلیق عالم ہے اور آپ ہی کے لئے سورج' چاند اور ستاروں کی بزم سجائی گئی ہے:

آپ کے انوار سے روشن ہیں خورشید و قمر
آپ کے جلووں سے قائم ہے بہار گلستان

اس حقیقت کو اہل دل و نظر ہی سمجھ سکتے ہیں کہ جو اس آقائے نامدار کا دیوانہ ہو وہ جہاں کے حکیموں' فلسفیوں اور نکتہ وروں سے زیادہ فرزانہ ہوتا ہے اور جو شخص ان کا دیوانہ نہیں تو اس یقین میں کوئی شک نہیں کہ وہ فرزانہ نہیں۔

آہ وہ دل عشق احمد میں جو دیوانہ نہیں
لاکھ فرزانہ کہے دنیا وہ فرزانہ نہیں

اس نعت کا مقطع بھی حقیقت ہے۔

marfat.com
Marfat.com

اس پہ کھل سکتے نہیں انجم کبھی راز حیات
بالیقیں شمع رسالت کا جو پروانہ نہیں
تری صورت میں ہوا نور حقیقت بے نقاب
کیوں نہ کہہ دوں "آفتاب آمد دلیل آفتاب"

خالد بزمی مزید تحریر کرتے ہیں۔"انجم صاحب کی فارسی نعتوں سے حسب ذیل اشعار خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔"

دو عالم ہویدا ز نور محمد ﷺ
ہمہ ایں و آں از ظہور محمد ﷺ
زمین و زماں مست و مخمور باشد
بہ جرعہ زجام ظہور محمد ﷺ
زمین و فلک مستفیض ضیاء اند
ز روئے محمد ز نور محمد ﷺ

آخری سطریں رقم طراز ہیں۔

الغرض انجم صاحب کے اس نعتیہ مجموعہ میں اہل دل کے لئے بہت سے جواہر ریزے ہیں جن سے دلدادگان محبوب حق اپنے دامن بھر سکتے ہیں۔

انہی جواہر ریزوں کی حضرت انجم یوں خیرات تقسیم کر رہے ہیں۔

روشن ترے انوار سے نیر بھی قمر بھی
مظہر تیرے انوار کا ہیں گل بھی شجر بھی
دل ماہی بے آب ہے فرقت میں جگر بھی
رحمت کی نظر سید لولاک ادھر بھی

حدیث لولاک لما خلقت الا فلاک پر اپنی لاعلمی کے جواہر بکھیرنے والے پروفیسر بزمی صاحب!! ان تعارفی کلمات کو کون سے ترازو میں رکھا جائے؟ دنیوی فرزانگی میں یا مصطفوی دیوانگی میں۔ محسوس ایسے ہوتا ہے جب آپ

marfat.com
Marfat.com

مصطفوی دیوانگی سے سرشار تھے تو یہی عقیدہ تھا جو مذکورہ بالا اقتباس سے ظاہر ہورہا ہے اور جب منافقت کے جراثیم آپ کے رگ وریشے میں سرایت کر گئے تو دنیوی فرزانگی سے مست ہوکر اس حدیث پر لایعنی اعتراض کردیئے جسے دیوانگی کے عالم میں آپ حقیقت تسلیم کرچکے تھے۔

تمہاری چال سے پہچانا ہم نے تم کو برقعے میں
ہزاروں کو چھپایا تم نے خود کو سر سے پاؤں تک

تابش قصوری

❁❁❁

marfat.com
Marfat.com

میلادِ نور صلی اللہ علیہ وسلم

صحابہ کرام اور محفل میلاد

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اِنَّهٗ كَانَ يُحَدِّثُ ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ بَيْتِهٖ وَقَائِعَ وِلَادَتِهٖ ﷺ لِقَوْمٍ فَيَسْتَبْشِرُوْنَ وَيَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ فَاِذَا جَآءَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ حَلَّتْ لَكُمْ شَفَاعَتِيْ

(الدار المنظم فی مولد النبی الاعظم)

تنویر لابی الخطاب الاندسی ذکرہ الزرقانی۔

ایک دن وہ اپنے گھر ایک اجتماع سے نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کے واقعات بیان فرما رہے تھے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بڑے محظوظ ہو کر حمدِ الٰہی اور نبی کریم ﷺ پر صلوٰۃ (وسلام) پڑھ رہے تھے کہ اسی اثناء میں نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: تمہارے لئے میری شفاعت حلال ہو گئی۔

صحابہ کرام اور تعلیم میلاد

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

مَرَرْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ اِلٰى بَيْتِ عَامِرِ نِ الْاَنْصَارِيِّ وَكَانَ يُعَلِّمُ وَقَائِعَ وِلَادَتِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِاَبْنَائِهٖ وَعَشِيْرَتِهٖ وَيَقُوْلُ هٰذَا الْيَوْمُ هٰذَا الْيَوْمُ فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِنَّ

marfat.com
Marfat.com

اللّٰہِ فَتَحَ لَكَ اَبْوَابَ الرَّحْمَةِ وَمَلٰئِكَةُ كُلُّهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ لَكَ وَمَنْ فَعَلَ فِعْلَكَ نَجٰى نَجَاتَكَ۔ (حوالہ مذکور)

نبی کریم ﷺ کی معیت میں، میں حضرت عامر انصاری ؓ کے گھر گیا وہ اپنے گھر اپنے بیٹوں اور رشتہ داروں کو واقعات و لادتِ مصطفیٰ ﷺ کی تعلیم دے رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ یہی وہ دن ہے یہی وہ دن ہے جس دن حضور ﷺ جلوہ گر ہوئے، پس حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے اور تمام فرشتے تمہاری مغفرت کی دعائیں مانگ رہے ہیں اور جو شخص تیری طرح (محفل میلاد) منعقد کرے گا وہ تیری طرح نجات پائے گا)

فائدہ: ان دونوں روایتوں سے معلوم ہوا ہے کہ محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ صحابہ کرام کا معمول تھا اور عین ولادت باسعادت کے دن یعنی 12 ربیع الاول شریف کو بھی محفل میلاد کا انعقاد صحابہ کرام کی سنت ہے۔

ستاروں کی بارش

حضرت عثمان بن ابی العاص ؓ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں رسول کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کے وقت حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اس رات مجھے ہر چیز سورج کی طرح روشن دکھائی دیتی تھی، میں نے ستاروں کو دیکھا تو یوں محسوس ہوتا تھا جیسے میری طرف چلے آرہے ہیں۔

نور ہی نور

حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کے وقت میں حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی خدمت انجام دے رہی تھی

marfat.com
Marfat.com

کہ میں نے دیکھا آپ کا نور چراغ کی روشنی پر غالب آ گیا' میں نے اس وقت دس نشانیاں دیکھیں۔

1۔ جب آپ پیدا ہوئے تو سب سے پہلے آپ نے سجدہ کیا۔
2۔ سجدہ سے سر اٹھاتے ہی فصیح و بلیغ انداز میں کہا:

لَااِلٰہَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ۔

3۔ میں نے کاشانہ نبوت کو آپ کے چہرہ انور کے نور سے نور و نور پایا۔
4۔ میں نے آپ کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو ہاتف نے آواز دی: اے صفیہ! تم تکلیف نہ اٹھاؤ ہم نے اپنے حبیب پاک کو پاک و طاہر پیدا فرمایا ہے۔
5۔ میں نے معلوم کرنا چاہا کہ لڑکی ہے یا لڑکا' تو میں نے دیکھا آپ مختون اور ناف بریدہ پیدا ہوئے۔
6۔ میں نے کپڑے میں لپیٹنے کے لئے اٹھایا تو آپ کی پشت پر مہر نبوت تھی۔
7۔ آپ کے کندھوں کے درمیان تحریر تھا

لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

8۔ وہاں سے میں نے آپ کے انوار سے بصرہ و شام کے محلات دیکھے۔
9۔ آپ کی آنکھیں سرگیں اور چہرہ متبسم تھا۔
10۔ کاشانہ اقدس پر نورانی پرچم لہراتا نظر آیا۔

بُت سرنگوں ہو گئے

حضرت عبدالمطلب بیان فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کی شب طواف کعبہ میں مصروف تھا' نصف رات گزر رہی تھی کیا دیکھتا ہوں کہ مقام ابراہیم کی جانب بیت اللہ شریف سجدے کر رہا ہے اور اللہ اکبر کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں' پھر آوازیں سنائی دیں کہ اب میں مشرکوں کی نجاستوں اور زمانہ جہالت کی ناپاکیوں سے پاک و صاف کر دیا گیا ہوں' پھر وہاں پر تمام

marfat.com
Marfat.com

بت سرنگوں دیکھے۔ ہبل کی طرف دیکھا جو سب سے بڑا تھا وہ بھی اوندھے منہ ایک پتھر پر گرا پڑا ہے' پھر صفا پر آیا وہاں خوشی و مسرت سے شور سنائی دے رہا تھا مگر آواز دینے والے نظر نہیں آ رہے تھے' ایسے محسوس ہو رہا تھا کہ پرندوں کی صورت میں ملائکہ مکہ مکرمہ پر بادل کی طرح چھائے ہوئے ہیں اور پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ محمد ﷺ پیدا ہو چکے ہیں' پھر میں کاشانہ آمنہ کی طرف آیا' دروازہ بند تھا' میں نے کہا دروازہ کھولئے' حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ابا جان! محمد کی ولادت باسعادت مبارک ہو۔ میں نے کہا: ذرا میرے پاس لائیے تا کہ زیارت سے شادکام ہولوں۔ بولیں ابھی اجازت نہیں۔ پھر میں نے کہا: آمنہ! تین دن اس سعادت مند فرزند کو دکھائیے گا نہیں۔ پھر میں نے ایک نقاب پوش کو دیکھا جو تلوار لئے کھڑا ہے اور کہہ رہا ہے۔ عبدالمطلب! واپس جائیے تا کہ ملائکہ مقربین اور تمام علیین تیرے شہزادے کی زیارت سے فارغ ہو جائیں' اس پر میرا جسم لرزنے لگا اور میں فوراً باہر نکلا تا کہ قریش کو حضرت محمد ﷺ کی ولادت باسعادت کی خبر دوں لیکن ہفتہ بھر میری زبان بند ہی رہی' میں کسی سے بات بھی نہ کر سکا۔

یہودی بوکھلا اٹھے

جس رات حضور خاتم النبیین ﷺ جلوہ افروز ہوئے اس دن مکہ کا ایک یہودی قریش سے پوچھنے لگا: کیا بیر کو تمہارے ہاں کوئی لڑکا پیدا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا ہمیں خبر نہیں۔ پھر کہنے لگا: بیر کو اس امت کا رسول پیدا ہوا ہے جس کے کندھوں کے درمیان چند خوبصورت بال ہوں گے دو رات تک وہ دودھ نہیں پیے گا کیونکہ کوئی اسے دودھ پینے سے روک رکھے گا۔ قریش اس مجلس سے گھروں میں گئے تو انہیں پتا چلا کہ عبداللہ بن عبدالمطلب کے ہاں خدا تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے اور اس کا نام محمد (ﷺ) رکھا ہے۔ قریش نے یہ خبر یہودی کو پہنچائی تو وہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے گھر آیا۔ جب آپ کی زیارت سے مستفید ہوا تو

marfat.com
Marfat.com

آپ کے کندھوں کے درمیان وہ علامات دیکھیں تو اس کے ہوش اُڑ گئے۔ جب ہوش آیا تو اس نے کہا: خدا کی قسم! بنی اسرائیل سے نبوت رخصت ہوکر قریش کی طرف آ گئی اور وہ بوکھلا کر کہنے لگا: بخدا! یہ تم پر ایسا غلبہ پائے گا کہ مشرق و مغرب تک کے لوگ جان لیں گے۔

جھنڈے لہرانے لگے

حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ولادت باسعادت کے وقت میری آنکھوں کے سامنے سے حجاب اٹھا لئے یہاں تک کہ میں نے مشرق و مغرب دیکھ لئے۔ اسی اثناء میں میں نے تین جھنڈے دیکھے ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں اور تیسرا کعبہ کی چھت پر۔ بروایتِ دیگر اپنے مکان کی چھت پر ایک جھنڈا دوسرا کعبہ مقدسہ پر اور تیسرا بیت المقدس میں مسجد اقصیٰ پر لہراتے دیکھا۔

مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ حضور کی ولادت باسعادت کے وقت میرے لئے ایسا نور چمکا کہ شام تک کے محلات روشن ہوگئے۔ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا سے میلاد مصطفیٰ ﷺ کے وقت اتنے کثرت سے نشانات مروی ہیں جن کا احاطہ کرنا ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور ﷺ کے مبارک و مقدس روز کی برکات سے بہرہ ور ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

فرمان ابنِ جوزی محدث

آپ اپنی ایک تصنیف "بیان المیلاد النبوی" میں فرماتے ہیں کہ یہ عمل حسن ہمیشہ حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا و تعظیما (مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ) کے علاوہ مصر، یمن، شام اور تمام بلادِ عرب نیز مشرق و مغرب ہر جگہ کے رہنے والے مسلمانوں میں جاری ہے۔ لوگ میلاد النبی ﷺ کی محفلیں قائم کرتے ہیں۔ ماہ ربیع الاول کا چاند دیکھتے ہی خوشیاں مناتے، غسل کرتے، عمدہ لباس پہنتے، زیب و زینت اور

marfat.com
Marfat.com

آراستگی کرتے' عطر و گلاب چھڑکتے' سرمہ لگاتے اور ان ایام میں خوب خوشی و مسرت کا اظہار کرتے ہیں' جو کچھ میسر آتا ہے (نقد و جنس وغیرہ) میں سے خوب دل کھول کر لوگوں پر خرچ کرتے ہیں۔ میلاد مصطفیٰ ﷺ کے سننے اور پڑھنے پر بہت شان و شوکت سے اہتمام کرتے ہیں اور اس اظہار مسرت و خوشی کی بدولت خوب اجر و ثواب حاصل کرتے ہیں۔ محفل میلاد مبارک کے تجربات میں سے یہ تجربہ شدہ بات ہے کہ جہاں یہ محفل پاک منعقد کی جاتی ہے وہاں خوب خیر و برکت ہوتی ہے' سلامتی و عافیت' کشادگی رزق اور مال و دولت' اولاد' پوتوں' نواسوں میں زیادتی ہوتی ہے' آبادی اور شہروں میں امن و امان اور سلامتی' گھروں میں سکون و قرار حضور کریم ﷺ کی محفل کی برکت سے رہتا ہے۔

یہودی عورت کا ایمان اور محفل میلاد

ابن جوزی اس بیان کے بعد ایک نہایت ہی روح پرور ایمان افروز واقعہ تحریر فرماتے ہیں پڑھئے اور اپنے یقین کی دولت میں اضافہ کیجئے:

بغداد شریف میں ایک شخص ہر سال میلاد النبی ﷺ کی محفل سجاتا' اس کے پڑوس میں ایک یہودی عورت انتہائی سخت اور متعصب رہتی تھی' ایک دن اس نے بڑے تعجب سے اپنے شوہر سے کہا کہ ہمارے اس مسلمان پڑوسی کو کیا ہو گیا جو ہمیشہ اس مہینہ میں اپنی بہت بڑی دولت' مال و زر فقراء اور مساکین پر خرچ کر دیتا ہے اور قسم قسم کے کھانے تیار کر کے کھلاتا ہے' اس کے شوہر نے کہا کہ غالباً یہ مسلمان یہ گمان رکھتا ہے کہ اس کے نبی ﷺ اس ماہ میں پیدا ہوئے ہیں اور یہ خوشی ان کی ولادت باسعادت کے سبب کرتا ہے اس کا خیال ہے کہ ان کے نبی ﷺ اس خوشی و مسرت سے خوش ہوتے ہیں لیکن یہودیہ نے اس بات کو تسلیم نہ کیا' اور جب رات ہوئی تو اس عورت نے خواب دیکھا کہ ایک بہت ہی نورانی شخصیت تشریف فرما ہے اور اس کے ساتھ صحابہ کرام کی ایک بہت بڑی جماعت

marfat.com
Marfat.com

ہے' عورت نے یہ دیکھا تو بڑی متعجب ہوئی' خواب ہی میں ایک صحابی سے پوچھا
یہ کون سی شخصیت ہے جنہیں میں تم لوگوں میں سب سے زیادہ معزز اور بزرگ
دیکھ رہی ہوں؟ انہوں نے فرمایا: یہ محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ عورت نے کہ اگر میں
ان سے کچھ عرض کروں تو جواب عطا فرمائیں گے؟ صحابہ نے فرمایا: ہاں۔ تو اس
نے حضور نبی کریم ﷺ کی طرف بڑھنے کا ارادہ کیا۔ قریب آئی' سلام عرض
کر کے کہا: یارسول اللہ۔ حضور نے فرمایا: اے اللہ کی بندی! لبیک۔ اس پر یہودیہ
بے اختیار رو پڑی اور کہنے لگی آپ مجھے اس طرح کیوں نواز رہے ہیں جبکہ میں
آپ کے دین پر نہیں ہوں۔ اس پر حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے تجھے
اس لئے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ تجھے ہدایت دینے والا ہے۔ اس نے عرض کی:
پھر میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک آپ ﷺ
اللہ کے رسول ہیں۔ پھر اس کی آنکھ کھل گئی' وہ اپنے اس خواب سے بے حد مسرور
اور انتہائی خوش تھی کہ اس نے سید الانام ﷺ کی زیارت پائی اور مشرف بہ اسلام
ہوئی۔ اس نے خواب ہی میں عہد کر لیا تھا کہ اگر صبح کی تو اپنا تمام مال و زر صدقہ
کر دوں گی اور محفل میلاد کروں گی۔ پھر جب اس نے صبح کی اور اپنے عہد کو پورا
کرنے کا ارادہ کیا تو اس نے دیکھا کہ اس کا شوہر بھی نہایت خوش و خرم ہے اور
اپنا تمام مال و زر قربان کرنے پر آمادہ ہے۔ اس وقت اس نے اپنے شوہر سے کہا
کیا بات ہے کہ میں تمہیں ایک نیک ارادے میں راغب دیکھ رہی ہوں۔ یہ کس
کے لئے ہے؟ شوہر نے اپنی عورت سے کہا: یہ تصدق اس ذات گرامی کے لئے
ہے جس کے دست مبارک پر تم آج رات اسلام لا چکی ہو۔ عورت نے کہا اللہ تم
پر رحم کرے تمہیں کس نے میری باطنی حال پر مطلع کیا؟ اس نے کہا: اس ذات
کریم نے' جس کے دست اقدس پر تیرے بعد میں اسلام لایا ﷺ۔ عورت نے
کہا: اللہ تعالیٰ ہی حمد کے لائق ہے جس نے مجھے اور تمہیں دین اسلام پر جمع فرمایا
اور ہم دونوں کو شرک و گمراہی سے نجات عطا فرما کر امت محمدیہ میں داخل فرمایا۔

marfat.com

Marfat.com

والحمد للہ رب العالمین۔

(بیان المیلاد النبی، مطبوعہ پاکستان ص 62-61)

محقق عظیم الشیخ السید محمد بن علوی المالکی کا فیصلہ

عصر حاضر کے شہرۂ آفاق مصنف، حجاز مقدس کے عظیم محقق، شیخ العرب و العجم، استاذ مسجد الحرام، الشیخ السید محمد بن علوی المالکی الحسینی المکی نے محافل میلاد النبی ﷺ کے انعقاد کے جواز پر ایک نہایت عمدہ، جامعہ اور تحقیقی کتاب تصنیف فرمائی ہے جس میں عدم جواز کے قائلین کے اعتراضات کا بڑے احسن پیرائے میں جواب دیا گیا ہے، موصوف اپنی اس گرانقدر تالیف کو "**حول الاحتفال بالمولد النبوی الشریف**" سے موسوم کیا ہے۔

عامۃ المسلمین کو اس کی افادیت سے روشناس کرانے کے لئے تلخیص پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ دعا فرمایئے اللہ تعالیٰ بجاہ حبیبہ الاعلیٰ ﷺ میری اس سعی کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین (تابش قصوری)

آغاز کتاب

نبی کریم ﷺ کی محافل میلاد پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ جس سے ہر کہ و مہ خورد و کلاں اچھی طرح آگاہ ہے، راقم اس موضوع پر کچھ بھی لکھنا نہیں چاہتا تھا کیونکہ میرا اور مسلمان مفکرین کا ذہنی رجحان آج کل جن معاملات کی طرف مرکوز ہے وہ اس مسئلہ سے بھی زیادہ اہمیت رکھتے ہیں نیز میلاد النبی ﷺ ایک ایسا عنوان ہے جو ہر زمانہ میں سال بھر جاری و ساری رہتا ہے جس سے بچہ بچہ آگاہ ہے، لیکن جب کثیر رفقاء نے اس مسئلہ میں میری رائے معلوم کرنے کے لئے مسلسل اصرار کیا تو اس خدشہ کے پیش نظر کہ اگر اس مسئلہ پر میں اپنا فیصلہ قلمبند نہ کروں تو صحیح علم کے چھپانے کا ارتکاب کرتا ہوں بناء علیہ میں نے قلم سنبھالا۔

marfat.com

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دست سوال دراز کرتا ہوں کہ وہ مجھے تمام امور درست لکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

میلاد کا مفہوم

بیشک ہم میلاد شریف کے بارے میں اس بات کے قائل ہیں کہ اس سے ہمارا مقصد سیرت مصطفیٰ ﷺ کا بیان' درود و سلام کا پیش کرنا' آپ کے محامد و محاسن کا سننا سنانا' حاضرینِ محفل کو کھانا کھلانا اور امت مصطفیٰ ﷺ کے دل کو فرحت و انبساط سے شادکام کرنا ہے۔

مخصوص رات

بیشک ہم علی الاعلان اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ ہم اس بات کے قطعاً قائل نہیں کہ میلاد شریف کی محفل صرف اسی مخصوص رات میں ہی کی جاسکتی ہے' بلکہ جو بھی ایسا اعتقاد رکھتا ہے وہ ہمارے نزدیک بدعتی ہے' کیونکہ نبی کریم ﷺ سے تعلق رکھنا ہر ساعت میں لازم ہے' اور یہ بھی ضروری ہے کہ تمام انسان آپ کے تعلق و ربط اور ذکر سے معمور ہوں۔

ہاں نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کے ماہ مقدس میں میلاد شریف کی محفل منعقد کرنے والا' لوگوں کو اس کی طرف بلانے والا' ان کے شعور و آگہی کو بیدار کرنے والا حصولِ فیضان کے لحاظ سے قوی اور مضبوط ہوتا ہے کیونکہ وہ ایک زمانے کی کڑیاں دوسرے زمانے سے ملاتا ہے چنانچہ اس ماہ مبارک میں عاشقان مصطفیٰ کو زمانہ حال سے ماضی کے ساتھ مرتبط کرتے ہوئے حاضر سے غائب کی طرف منتقل کرتا ہے۔

وسیلہ کبریٰ

محافل میلاد النبی ﷺ' اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کا عظیم وسیلہ ہیں اور یہ

marfat.com
Marfat.com

سنہری موقع قطعاً ضائع نہیں کرنا چاہئے بلکہ مبلغ علماء پر واجب ہے کہ وہ امت محمدیہ کو حضور ﷺ کے اخلاق حسنہ' آداب جمیلہ' احوال و اعمال جلیلہ' سیرت مقدسہ' معاملات حسینہ اور آپ کی عبادات عظیمہ سے آگاہ کریں' نیز خطباء و واعظین پر یہ واجب ہے کہ لوگوں کی وعظ و نصائح کے ذریعے خیر و فلاح کی طرف رہنمائی فرمائیں' بدعت سیئہ اور بداعتقادی کے شر اور فتنوں سے بچائیں۔

ہم بفضلہٖ تعالیٰ اپنے فرض منصبی کو پورا کرتے ہوئے اس کی طرف دعوت دیتے رہیں گے اور میلاد النبی ﷺ کی مبارک محفلوں میں شرکت کرتے رہیں گے نیز ہم اعلان کرتے ہیں کہ ایسے اجتماعات سے محض لوگوں کو جمع کرنے کا مظاہرہ مقصود نہیں ہوتا بلکہ ایسی محافل عظیم ترین مقاصد کے حصول کے لئے وسیلہ کبریٰ ہیں' اور وہ مقاصد فلاں فلاں ہیں' پھر ایسے مبارک اجتماعات سے جس شخص نے اپنے دین کے لئے کوئی فائدہ نہ اٹھایا تو وہ برکات میلاد سے محروم رہے گا۔

❁ ❁ ❁

marfat.com
Marfat.com

دلائل انعقاد میلاد النبی ﷺ

1۔عذاب میں تخفیف

محافل میلاد النبی ﷺ کے انعقاد کا مقصد جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات بابرکات سے فرحت و سرور کا حاصل کرنا ہے' ایسی خوشی و مسرت سے تو ایک کافر نے بھی فائدہ اٹھایا' جیسے بخاری شریف میں ہے کہ ابولہب سے ہر پیر کو عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے کیونکہ اس نے اپنی کنیز ثویبہ کی زبانی نبی اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کی خبر فرحت اثر سنی تو اسے جذبات مسرت میں آ کر آزاد کردیا تھا' چنانچہ حافظ شمس الدین محمد ناصر الدمشقی اس روایت کو اپنے اشعار میں بڑی عمدگی سے موزون فرماتے ہیں۔

اذا کان کافرًا جآء ذمه
تبت یداہ فی الجحیم مخلدًا
اتی انه فی یوم الاثنین دائماً
یخفف عنه للسرور باحمدًا
فما الظن بالعبد و الذی کان عصرًا
باحمد مسرورًا وفات موحدًا

جب ابولہب کافر ہے اور اس کی مذمت میں ''سورہ تبت یدا'' نازل ہوئی اور وہ دائمی دوزخی ہے پھر یہ مستند روایت کہ ابولہب سے ہر پیر کے دن ہمیشہ عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے اس سبب سے کہ اس

marfat.com
Marfat.com

نے احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے میلاد شریف پر اظہار مسرت کیا تھا' تو ایسے شخص کے متعلق تیرا کیا گمان ہے جو اپنی تمام زندگی میں نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس سے فرحت و سرور حاصل کرتا ہوا عقیدۂ توحید پر جاں بحق ہوا۔

2۔ پیر کے دن روزہ

نبی کریم ﷺ از خود اپنی ولادت باسعادت کے دن کی تعظیم و تکریم بجا لاتے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے فرماتے کہ یہ دن عظیم انعام و اکرام کا حامل ہے۔ نیز حضور نبی کریم ﷺ کا وجود مسعود کائنات کے لئے باعث فضیلت ہے کیونکہ آپ ہی کے وسیلہ جلیلہ سے ہر چیز عزت و حرمت سے بہرہ ور ہوئی' آپ کی ذات اقدس نے اس دن کی امت کو روزہ رکھ کر بھی اجاگر فرمایا۔ جیسا کہ حضرت قتادہ ؓ سے مروی ہے کہ:

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ سُئِلَ عَنْ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ' فَقَالَ فِیْہِ وُلِدْتُ وَفِیْہِ اُنْزِلَ عَلَیَّ

(المسلم' کتاب الصیام)

بیشک رسول کریم ﷺ سے پیر کے دن روزہ رکھنے کی بابت سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا اسی دن میں پیدا ہوا اور یہی دن ہے جس میں مجھ پر قرآن کریم کے نزول کی ابتداء ہوئی۔

اور صحیح بات یہی ہے کہ اس میں محفل میلاد کے منعقد کرنے سے متعلق دلائل پائے جاتے ہیں' تاہم انعقاد کی صورتیں مختلف ہو سکتی ہیں۔ بہرحال موجود ہے' خواہ یہ روزہ رکھنے سے ہو یا کھانا کھلانے سے' ذکرِ مصطفیٰ ﷺ کی محفل ہو یا صلوٰۃ وسلام کا روح پرور اجتماع' یا آپ کی سیرت مقدسہ کا جلسہ۔

marfat.com
Marfat.com

3۔ فضل و رحمت

آپ کی ذاتِ اقدس سے خوشی و مسرت کا اظہار کرنا قرآن حکیم کے حکم کے عین مطابق ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا۔

میرے حبیب! آپ فرما دیجئے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت پر خوب خوشیاں مناؤ۔

پس اللہ تعالیٰ نے ہمیں رحمت و فرحت و سرور کے اظہار کا حکم فرمایا۔

نبی کریم ﷺ کی ذات والا برکات تو سب سے بڑی رحمت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔

اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

4۔ عاشورہ کا روزہ

بیشک نبی کریم ﷺ نے سابقہ زمانہ میں ظہور پذیر اہم دینی واقعات کے ساتھ ربط و تعلق ملحوظ خاطر رکھا' چنانچہ جب کسی واقعہ کے وقوع پذیر ہونے کا وقت لوٹتا ہے تو ہمیں بھی اس کے تازہ کرنے اور اس دن کی تکریم و تعظیم بجالانے اور اس کی آمد کی وجہ سے یاد منانے کا اہم موقعہ میسر ہوتا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ جب آپ ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ جلوہ افروز ہوئے تو یہودیوں کو عاشورہ کا روزہ رکھتے پایا' آپ نے سبب معلوم فرمایا تو کہا گیا کہ اس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ان کی قوم کے ساتھ فرعون کو ہلاک کر کے اس کی ابتلاء سے نجات عطا فرمائی۔ اس دن کی یاد میں خوشی و مسرت سے اظہار شکرانہ کے طور پر روزہ رکھتے ہیں' آپ نے فرمایا ہم تم سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ خوشی و مسرت کا اظہار کرنے میں زیادہ حق رکھتے ہیں۔ چنانچہ اسی بناء پر نبی کریم

marfat.com

Marfat.com

ﷺ عاشورہ کا روزہ رکھتے' نیز حکم فرماتے۔

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ اگر زمانہ نبوی میں اس ہیئت کذائیہ کے ساتھ میلاد کی محافل نہیں ہوئی تھیں مگر اس کی انفرادی حیثیت و کیفیت موجود تھی' تفصیل آئندہ سطور میں ملاحظہ فرمایئے گا۔

5۔ صلوٰۃ وسلام

محافل میلاد وصلوٰۃ وسلام پر ابھارتی ہیں' اور صلوٰۃ وسلام مطلوب ومحبوب ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

اور جو چیز مطلوب شرعی پر ابھارتی ہو وہ عین مطلوب ومقصود شریعت ہے۔ سید عالم ﷺ پر درود وسلام کے فوائد وفضائل بے شمار ہیں جو دینی و دینوی امور میں معاون و مددگار ہیں۔ ان کی تفصیل وتشریح سے زبان وقلم قاصر ہیں۔

6۔ معرفت الٰہی

محفل میلاد النبی ﷺ واقعات ولادت' معجزات' سیرت اقدس اور آپ کے محامد وفضائل پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس بناء پر میں پوچھتا ہوں کہ کیا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضور ﷺ کی معرفت اور آپ کی پیروی کا حکم نہیں دیا؟ کیا آپ کے اعمال و افعال سے سکون واطمینان حاصل نہیں ہوتا؟ آپ کے نشانات نبوت اور معجزات کی تصدیق نہ کریں؟ سچی بات یہی ہے کہ ایسی کتابیں جن میں میلاد شریف کو موضوع قلم بنایا گیا ہے ایسے مطالبات ومقاصد پر کماحقہ پوری اترتی ہیں۔

7۔ حقوق کی ادائیگی

امت مصطفیٰ ﷺ کے حقوق جو ہم پر واجب ہیں ان کو آپ کے اوصاف حمیدہ اور اخلاق جمیلہ کے بیان کرنے سے بجالا سکتے ہیں اور اس وقت کی ادائیگی

marfat.com
Marfat.com

محافل میلاد سے پوری کی جاسکتی ہے۔ شعراء کرام آپ کے محامد ومحاسن کو نعت و قصائد کی صورت میں ہدیۂ پیش کرتے ہیں' ان کے اس فعل کو نبی کریم محبت وکرم سے ملاحظہ فرماتے ہیں اور اپنے انعام واکرام سے بھی نوازتے رہتے ہیں۔ جب حضور سید عالم ﷺ نعت وتعریف کرنے والے سے اپنی خوشی ومسرت کا اظہار فرماتے ہیں تو تم اس خوش نصیب شخص سے اظہار شادمانی کیوں نہ کرو گے جو آپ کے شمائل و خصائل جمع کررہا ہے۔ بلاشبہ محافلِ میلاد نبی کریم ﷺ کی خوشنودی وقرب کے حصول کا اہم ذریعہ ہے۔

8۔ تکمیل ایمان

رسول اکرم ﷺ کے اخلاق و خصائص' شمائل وفضائل سے افضل واکمل و اجمل واحسن کسی بھی شخص کے نہیں۔ حضور سے محبت اور ایمان کی تکمیل تقاضائے شریعت ہے' اور جو چیز محبت کی زیادتی اور ایمان کی تکمیل کی زیادتی اور ایمان کی تکمیل کی داعی ہو وہ بھی اسی طرح محبوب ومطلوب ہے اور یہ نعمت میلادالنبی کی محافل سے بدرجہ اتم پائی جاسکتی ہے۔

9۔ فضیلت جمعۃ المبارک

رسول کریم ﷺ نے جمعۃ المبارک کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ''جمعہ کے دن کو اس لئے بھی فضیلت حاصل ہے کہ اس دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے۔

10۔ حضرت آدم علیہ السلام

حضرت آدم علیہ السلام کے یوم کی نسبت سے جمعہ کو شرف وفضل حاصل ہے تو اس دن کی فضیلت وعظمت' بزرگی اور برتری کیوں نہ حاصل ہوئی جس میں سید الانبیاء والمرسلین جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی نیز یہ

marfat.com
Marfat.com

عظمت و بزرگی ولادت باسعادت کے صرف اسی پیر کے ساتھ مختص نہیں بلکہ یوم جمعہ کی طرح عام ہوگی (یعنی ہر پیر کا دن بزرگی و عظمت کا حامل قرار پائے گا' جیسے ہر جمعہ اپنے اندر خیر و برکت رکھتا ہے) تاکہ نعمت عظمیٰ کا شکریہ ادا کیا جاسکے' اور فیضان نبوت سے بہرہ ور ہوں' نیز تاریخ انسانی میں جن واقعات کو خصوصی اہمیت حاصل ہے انہیں زندہ رکھا جائے۔

11۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جائے میلاد

بیت اللحم سے جب شب معراج نبی کریم ﷺ گزر رہے تھے تو حضرت سیدنا جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اس جگہ دو رکعت نماز ادا فرما لیں' آپ نے نفل ادا کئے' حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دریافت کیا: حضور! یہ کون سی جگہ ہے؟ آپ نے فرمایا! جبرئیل آپ بتایئے۔ تو جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: یہ وہ باعظمت مکان ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔ جب ایک نبی کی جائے میلاد کی تعظیم و تکریم کا یہ عالم ہے تو سید عالم ﷺ کے مقام ولادت کی عظمت و توقیر کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

12۔ محبوب و مطلوب

نبی کریم ﷺ کے میلاد کی محفلوں کو علمائے اسلام اور مسلمانوں نے تمام ممالک میں مستحسن قرار دیا ہے۔ دنیا کے کونے کونے میں میلاد کی محفلیں قائم ہوتی آرہی ہیں جن کو بروایت حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ شرعاً محبوب و مطلوب قرار دیا جاسکتا ہے کہ جس چیز کو مسلمان اچھا گمان کریں وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی اچھی ہے اور جسے وہ اچھا نہ سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کو بھی ناپسند ہے۔ پس ذکر مصطفیٰ ﷺ کو کوئی بھی مسلمان ناپسند و مکروہ تصور نہیں کرسکتا۔

محفل میلاد النبی ﷺ حمد و ثناء' نعت و صدقہ اور تعظیم و توقیر مصطفیٰ ﷺ سے

marfat.com
Marfat.com

عبارت ہے جو شرعاً مطلوب و مقصود ہے۔ ایسے افعال و اعمال کے بجا لانے میں بکثرت آثار و احادیث وارد ہیں۔

13۔ واقعات انبیاء

قرآن کریم میں ارشاد ہے

وَكُلًّا نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ۔

ہم تمام رسولوں کے واقعات اس لئے حکایت کرتے ہیں تا کہ آپ کا دل مطمئن ہو (سورہ ہود)

اس ارشاد سے یہ واضح ہو رہا ہے کہ انبیاء و مرسلین کے واقعات بیان فرمانے میں یہ حکمت پوشدہ تھی کہ سید عالم ﷺ کے قلب اطہر کو مطمئن رکھا جائے' اور یہ حقیقت ہے کہ آج ہم اپنے دلوں کو مضبوط و مستحکم رکھنے کے لئے بہت ہی محتاج ہیں۔ پس ہمارے لئے یہ لازمی امر ہے کہ ہم سید عالم ﷺ کے احوال و آثار' حالات و معجزات اور واقعات سے آگاہی حاصل کریں کیونکہ ہم آپ کی نسبت بہت زیادہ حاجت مند ہیں۔

14۔ امرِ خیر

ہر وہ چیز جو صدرِ اول میں وجود نہ تھی اور جسے سلف صالحین نے انجام نہیں دیا ضروری نہیں کہ وہ بدعت ہی ہو اور اس کا انجام دینا حرام ٹھہرے اور اس کا انکار کرنا لازم ہو' بلکہ اس امر جدید کو شریعت مبارکہ کے دلائل پر پیش کرنا لازمی ہے کیونکہ خیر پر مشتمل ہو اس کا بجا لانا واجب' اور جو حرام پر دلالت کرے اسے حرام و ناجائز ٹھہرانا لازم ہے' اگر وہ مکروہ پر مشتمل ہو تو مکروہ' مباح پر دال ہو تو مباح' اور اگر مندوب پر ہو تو ایسا فعل مستحب قرار پائے گا۔ نیز وسائل و ذرائع کا حکم مقاصد کے حکم کے مساوی و برابر ہوگا۔

marfat.com

Marfat.com

اقسام بدعت

علماء کرام نے بدعت کو متعدد اقسام پر تقسیم کیا ہے:

(1) واجبہ (2) مندوبہ (3) مکروہ (4) مباح (5) حرام

(1) بدعت واجبہ: باطل و گمراہ لوگوں کے نظریات کا رد کرنا اور علم نحو کی تحصیل۔

(2) بدعت مندوبہ: پل بنانا' مدارس قائم کرنا' میناروں پر اذان دینا اور اعلان جو ابتدائے اسلام میں نہیں تھا۔

(3) بدعت مکروہہ: مساجد و مصاحف کی تزئین و آرائش وغیرہ

(4) بدعت مباح: آٹا چھان کر استعمال میں لانا اور اشیائے صرف میں فراخی دکھانا۔

(5) بدعت حرام: جو سنت کے مقابل میں ایجاد کی گئی ہو اور اس پر شرعی دلائل درست نہ آتے ہوں۔ اس میں کسی قسم کی شرعی بہتری نہ پائی جاتی ہو۔

ہر بدعت حرام نہیں

اگر ہر بدعت حرام ہوتی تو حضرت ابوبکر صدیق' سیدنا فاروق اعظم اور حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم قرآن پاک کی جمع و تدوین کو حرام قرار دیتے' کیونکہ نبی کریم ﷺ کے وصال شریف تک قرآن کریم اس صورت میں نہیں تھا بلکہ قراء صحابہ کرام کے ہاں متعدد مصاحف میں تھا جسے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یکجا فرمایا نیز اگر بدعت حرام جیسی صورت ہوتی تو سیدنا فاروق اعظم نماز تراویح کیلئے صحابہ کرام کو ایک امام کی اقتداء میں جمع نہ کرتے اور یہ اعلان مسرت نہ فرماتے۔

نِعْمَةُ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ (یہ کتنی عمدہ بدعت ہے)

اگر یہی بات ہوتی تو تمام نافع علوم و فنون نیز تصانیف و تالیف ناجائز و حرام قرار پاتیں اور پھر یہ بھی ہم پر واجب ہوتا کہ ہم جہاد میں کفار کے ساتھ

marfat.com
Marfat.com

مقابلہ میں تیر' تلوار اور ڈھال سے ہی کام لیتے جبکہ دشمن ہم پر گولیاں چلاتے' توپوں' ٹینکوں' آبدوزوں اور جنگی طیاروں سے تباہی مچاتے۔ نیز میناروں پر اذان دینا' پل' مدرسے' ہسپتال' رفاہی ادارے' یتیم خانے' جیلیں بنانا سب کچھ ناجائز و حرام ہوتا۔ اس لئے علماء کرام نے کل بدعة ضلالة (ہر بدعت گمراہی ہے) کو سیئہ کے ساتھ مقید فرمایا ہے۔ اس قید کی بناء پر ایسے وہ تمام واقعات جو اکابر صحابہ و تابعین عظام سے وقوع پذیر ہوئے جو رسول کریم ﷺ کے مبارک وقت میں ظہور نہیں ہوئے تھے ان کی تصریح و تشریح ہو جاتی ہے کہ شرعاً وہ جائز اور بھلائی پر دلالت کرنے والے ہیں' آج ہم نے ایسے مسائل ایجاد کر لئے ہیں جنہیں سلف صالحین نے قطعاً انجام نہیں دیا۔ مثلاً نماز تراویح کے بعد رات کے آخری حصہ میں ایک امام کی اقتدا میں نماز تہجد ادا کرنا' شبینہ کا اہتمام کرنا یعنی ایک ہی شب میں قرآن کریم کا ختم کرنا' ختم قرآن پر دعا' ستائیسویں شب کو نماز تہجد کے بعد امام کا خطبہ دینا' نماز تراویح کے لئے منادی کا یوں اعلان کرنا کہ آیئے نماز تراویح ادا فرمایئے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ثواب عطا فرمائے گا۔ یہ تمام امور ایسے ہیں جنہیں نہ تو نبی کریم ﷺ نے انجام دیا اور نہ ہی سلف صالحین میں سے کسی نے ادا کئے تو کیا انعقاد محفل میلاد جو ہم کرتے ہیں یہی بدعت ہے؟ (مذکورہ امور میں بعض ہمارے ہاں نہیں ہوتے وہ صرف اسی زمانہ میں حرمین شریفین اور ممالک عربیہ میں شروع ہوئے ہیں۔ (تابش قصوری)

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایسی بات جو نئی ایجاد ہو وہ کتاب و سنت' اجماع یا کسی منقول کے مخالف وہ بدعت سیئہ ہے' اور ہر وہ چیز جو بھلائی اور نیکی پر دلالت کرتی ہو اور مذکورہ بالا قواعد میں سے کسی ایک کے بھی مخالف نہ ہو وہ محمود و پسندیدہ ہے۔

سید عالم ﷺ نے فرمایا۔ جس شخص نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ جاری کیا اور اس پر بعد میں آنے والے لوگوں نے عمل کیا اس کے لئے اتنا ہی اجر و ثواب

marfat.com

Marfat.com

ہے جس قدر لوگوں نے اس پر عمل کیا اور عمل کرنے والے کے اجر وثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔

میلاد مصطفیٰ ﷺ کی محفل منعقد کرنا اس طرح ہے جیسے آپ کے ذکر پاک کو زندہ کرنا ہے' اور ہمارے نزدیک اسلام میں محبوب ومشروع ہے' جیسا کہ آپ جانتے ہیں حج کے اکثر اعمال اہم واقعات کی یادگاریں اور مقامات ممدوحہ کی پسندیدہ ومحبوب ادائیں ہیں۔ چنانچہ صفا ومروہ کی سعی' جمرات کو کنکریاں مارنا' جانوروں کی قربانی دینا' یہ تمام گزرے واقعات ہیں جنہیں مسلمان واقعتاً تجدید کی صورت میں دہراتے چلے آرہے ہیں۔ محفل میلاد کے شروع ہونے سے متعلق جو مذکور ہوا وہ ایسی محفل کے شرعاً جائز ہونے سے متعلق ہے جس میں غلط اور مذموم افعال نہ ہوں جن کا انکار اور ناپسندیدگی واجب ہے تو اس کے ناجائز اور ممنوع ہونے میں کوئی شبہ نہیں' مثلاً مردوں عورتوں کا اختلاط ناجائز اور محرکات کا ارتکاب ایسی فضول خرچی جو نبی کریم ﷺ کی ناراضگی کا باعث ہو لیکن اس طرح اس کا ناجائز ہونا عارضی ہوگا ذاتی نہیں ہوگا جو اہل علم ودانش پر مخفی نہیں۔

میلاد اور ابن تیمیہ

علامہ ابن تیمیہ کہتے ہیں کہ بعض لوگوں کو میلاد شریف منعقد کرنے پر ضرور ثواب ہوگا، ایسے ہی جیسے بعض لوگ عیسائیوں کے متعلق کہتے ہیں کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت باسعادت کے دن کی خوشی مناتے چلے آرہے ہیں، بہرحال اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کے ساتھ اظہار محبت کرنے اور آپ کی تعظیم و تکریم بجالانے پر ثواب عطا فرمائے گا مگر بدعت اپنانے پر نہیں۔

وہ مزید کہتے ہیں کہ تم جان لو کہ بعض اعمال میں بدعت کا شبہ وغیرہ ہوتا ہے تو ایسا فعل دین سے کلیۃً اعراض کے باعث شر ہوتا ہے جیسے منافقین و فاسقین کی حالت، اس پہلی میں آخری زمانے کے اکثر امتی ہیں، اس لیے یہاں دو باتوں

marfat.com
Marfat.com

کا لحاظ رکھنا ضروری ہے، پہلی یہ کہ تیری ظاہری و باطنی محبت اور شوق، سنتِ مصطفیٰ ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے والے کا یہی خاصہ ہو، نیز معروف اور ناپسندیدہ مکروہ امور سے انکار کرنا تیرا خاصہ ہونا چاہیے، دوسری یہ کہ آپ سنتِ مصطفیٰ ﷺ کی جانب حسبِ استطاعت لوگوں کو بلائیں اور جب یہ محسوس کریں کہ کوئی شخص شر کی طرف راغب ہے اور وہ اسے ترک کرنے پر تیار نہیں، بلکہ اس سے بھی بڑی برائی اور گناہ کا مرتکب ہوسکتا ہے تو پھر اس امر کی دعوت دو کہ لوگ واجب یا مستحب کو تو ترک نہ کریں کیونکہ واجب یا مستحب کا ترک کرنا اس کا ناپسندیدہ و منکر ہونے سے زیادہ نقصان ہے، پس جب بدعت میں کسی قسم کی مصلحت پائی جائے اور وہاں خیر و مصلحت مشروع بھی ہو تو جہاں تک ممکن ہو اس سے نہ روکا جائے، کیونکہ لوگ اس وقت تک کسی چیز کو ترک کرنے پر آمادہ نہیں ہوتے جب تک اس کے بدلے کوئی دوسری چیز حاصل نہیں کر پاتے اور اگر کسی شخص کو کبھی اچھائی یا نیکی چھوڑنی بھی پڑے تو اسے چاہئے کہ اس کی مثل یا اس سے بہتر کی طرف راغب ہو۔ رسول کریم ﷺ کے میلاد کی تعظیم اور سالانہ محفل میلاد کا انعقاد اچھے ارادے اور نیک نیتی سے کرنے والے کو ابن تیمیہ اجر عظیم کا مستحق ٹھہراتا ہے اور کہتا ہے کہ اس میں نبی کریم ﷺ کی تعظیم و تکریم کا پہلو نمایاں ہوتا ہے، البتہ بعض لوگ اسے اچھا نہیں سمجھتے، جبکہ بعض کے نزدیک یہ مستحسن امر ہے، جیسا کہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کسی امیر کی حکایت بیان کی گئی کہ اس نے قرآن کریم کی آرائش و زیبائش پر اتنے دینار خرچ کیے ہیں، آپ نے فرمایا: یہ مصحف شریف پر سونا خرچ کرنے سے افضل ہیں، باوجودیکہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب میں قرآن کریم پر نقش و نگار مکروہ ہیں۔

فقہاء کرام میں سے ایک فقیہہ نے یوں وضاحت فرمائی کہ مذکور الصدر رئیس نے ایک ہزار روپے قرآن کریم کے اوراق کی جز بندی اور حروف کو نمایاں کرانے

marfat.com
Marfat.com

پر صرف کیے تھے، چونکہ اس میں دونوں امر پائے جاتے ہیں اس لیے امام نے مصلحت کی بناء پر عمدہ و افضل فرمایا اور نقص کے باعث اس پر نقش و نگار کو ناپسند کیا (اس حکایت سے ابن تیمیہ کے نزدیک محفل میلاد کا مشروع ہونے کے باعث منعقد کرنا بہتر و افضل ہے اور بدعت کی وجہ سے ناپسند و ممنوع)

میلاد کا مفہوم

ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ محفلِ میلاد النبی ﷺ کسی خاص کیفیت سے مختص نہیں اور نہ ہی لوگوں پر اس کا اہتمام و انصرام لازم ہے، ہر وہ چیز جو خیر و برکت کی داعی ہو اور لوگوں کو ہدایت اور صراطِ مستقیم پر جمع کرتی ہو، ان کے دینی و دنیوی امور میں سود مند ثابت ہو تو ایسی محفل سے اغراض و مقاصد کی تکمیل حاصل ہو جاتی ہے۔ پس جب ہم کسی ایسے معاملہ پر جمع ہوں جو نبی کریم ﷺ کے محامد و محاسن پر دلالت کرتا ہو، جس میں آپ کے شمائل و خصائل، فضائل و خصائص، جہاد و غزوات اور معجزات کا بیان ہو، اگرچہ ان حالات و واقعات کا تعلق میلاد سے نہ بھی ہو، جو عرف عام میں میلاد کے ساتھ سمجھے جاتے ہیں، تب بھی ہمارا مقصد حاصل ہو جائے گا، یعنی اس محفل کے منعقد کرنے سے جملہ مفہوم و مطالب ثابت اور مستحق ہو جاتے ہیں اور ایسی صورت میں کسی ایک کا بھی اختلاف نہیں ہے۔

marfat.com
Marfat.com

معجزاتِ نور صلی اللہ علیہ وسلم

معجزہ نام ہے ایک ایسی خرقِ عادت کا جو کسی نبی اللہ کے ہاتھ پر ظاہر ہو یعنی جس کا وقوع کسی ایسے قوانین کے ذیل میں نہیں ہوا جو ہمارے ہاں تجربہ و مشاہدہ سے قوانین کلیہ عادیہ کہلاتے ہیں یا یوں کہیے کہ ہم ان کے وقوع کا کوئی ایسا سبب قرار نہیں دے سکتے جو ہمارے نزدیک معمولی سلسلہ اسباب میں داخل ہو سکتا ہے اس تعریف سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس امر کے واقع ہونے کا مدحقیقت کوئی سبب نہیں کیونکہ یہ اصل **کالوحی من السماء** ہے کہ کسی واقعہ کا ظہور بلا سبب ممکن نہیں۔ اس تعریف میں صرف یہ مفہوم داخل ہے کہ ہم اس سبب کی اپنے مسلمہ روز مرہ اصول پر تشریح نہیں کر سکتے یہ تو حقیقت معجزہ ہے اب نبی مبعوث من اللہ کی حقیقت کو سمجھنا چاہئے۔

معمولی الفاظ میں تو لفظ نبی کا یہی مفہوم ہے کہ ایسا شخص نبی کہلاتا ہے جو خدا کی طرف سے تبلیغ وحی پر مامور ہو اور یہ صحیح ہے مگر درحقیقت نبی وہ فرد کامل نوع انسان کا سمجھا جاتا ہے جس کے قوائے علمیہ و عملیہ بتائید باری تعالیٰ اس درجہ کمال کو پہنچ گئے ہوتے ہیں کہ اس کا زیادہ تر کرنا محال ہوتا ہے کیونکہ منصب نبوت سے کوئی درجہ کمال انسانی کا نہیں ہو سکتا۔ وہ خدا کی طرف سے ان معارف و حقائق سے آگاہ ہوتا ہے جن کو بدون تعلیم وحی کوئی شخص حاصل نہیں کر سکتا اور وہ ایسی روحانی طاقتوں کا مالک ہوتا ہے کہ تمام دیگر افراد اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ چنانچہ حکماء نے انبیاء کے حق میں اس خیال کو یوں ظاہر کیا ہے:

اصحاب القوی العظیمة الفائقة

Marfat.com

یعنی یہ لوگ بڑے زبردست اور برتر قواء کے مالک ہوتے ہیں۔ الغرض نبی اللہ ایک ایسا کامل انسان ہوتا ہے کہ جس کو خدا تعالیٰ سے ایک مضبوط تعلق ہوتا ہے اور وہ اس کے حکم سے تعلیم وحی کو افراد امت تک پہنچاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا نبی خود تعلیم وحی کا کامل نمونہ ہوتا ہے۔ جس کی تقلید دیگر افراد امت پر حجت ہوتی ہے اور حقیقت توحید کا اعلیٰ کمال یہ ہے کہ جس قدر سلسلہ ہائے اسباب عالم کائنات میں نظر آتے ہیں۔ نبی اللہ کی نظر سے اٹھ جاتے ہیں اور یہی عارف کامل کی غائت منتہا ہے کیونکہ اس مقام میں وہ افعال کو بلاواسطہ ذات باری سے صادر ہوتے دیکھتا ہے اور تمام اسباب عادیہ میں ارادہ ذات باری کو علت مستقلہ سمجھتا ہے۔ جب نبی اللہ اسماء وصفات ذات باری کے اس مقام پر ترقی حاصل کرتا ہے تو جمیع اشیائے کائنات اس کی تابع فرمان ہو جاتی ہے کیونکہ کمال توحید کے ایک ایسے مقام پر اس کو عروج حاصل ہوتا ہے جہاں سلسلہ اسباب عادیہ کا آغاز ہوتا ہے۔ اس لیے خداوند جل وعلیٰ کا ارادہ نبی اللہ کے ارادہ کے لیے بطور علت تامہ موثر ہو کر عالم کائنات میں تصرف کرتا ہے۔

اسی مقام پر تمام سربستہ راز کی حقیقت اصلیہ منکشف ہو جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ اکثر لوگ جو اس حقیقت کو نہیں پاسکتے۔ ان آثار فوق العادۃ کے منکر رہتے ہیں چونکہ نبی اللہ توحید کے درجہ غائت کو حاصل کر لیتا ہے اس لیے بارادہ الٰہی ایسے امور جن کی نسبت ہمارا یقین ہے کہ سوائے ذات باری کے معمولی سلسلہ اسباب کے ذریعہ سے وقوع پذیر نہیں ہوتے اس کے ہاتھ پر جاری ہونے لگتے ہیں جن میں ایک صاحب بصیرت کے لیے نہایت لطف پیرائیہ میں یہ اشارہ ہوتا ہے کہ یہ شخص ہمارا برگزیدہ اور مقبول بارگاہ ہے اور اس کو ہم نے بغرض تبلیغ عوام الناس کی طرف منصب نبوت کے لیے منتخب کر کے کمالات ظاہری و باطنی سے آراستہ کر کے اہل دنیا کے پاس بطور اتمام حجت بھیجا ہے نیز اہل دنیا پر اس کی اطاعت واجب ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ تمام کائنات کے تابع فرمان ہونے

marfat.com
Marfat.com

کی سند ہماری طرف سے عطا کی ہوئی اس کے پاس ہے۔ اس سند میں ہم نے اس کو بعض اختیارات دیئے ہیں جن کو وہ ہمارے استصواب پر نافذ کرتا رہے گا گویا اس کا حکم ہمارا حکم ہوگا۔ اس لیے ہر ایک چیز جو انسانی زور و طاقت کے درجہ سے بالاتر ہے۔ اس کے سامنے بجز اطاعت کے کوئی چارہ نہیں رکھتی اور یہی اس کے خلیفہ ہونے کی دلیل ہے جس کے ذریعہ دیگر افراد انسانی پر ممتاز ہے، اس لیے کسی کو بھی اس کی اطاعت سے انکار نہیں کرنا چاہئے کیونکہ اس کو نہ ماننا ہماری خدائی کا انکار کرنا ہے معجزات کے لیے ذیل کے امور کی تصدیق ضروری ہے۔

(1) ہر ایک فعل جو عالم کائنات میں وقوع پذیر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ارادہ سے صادر ہوتا ہے۔ اس لیے معجزہ کا ظہور بھی خداوند تعالیٰ کے ارادہ پر مبنی ہے۔

(2) نبی، اللہ تعالیٰ کا فرستادہ ہوتا ہے جس کی تصدیق کے لیے عموماً خدا کی طرف سے اسے کوئی ایسا نشان دیا جاتا ہے جو انسانی طاقت کے دائرہ سے خارج ہوتا ہے۔

(3) ظہور معجزہ میں نبی کی ذات کو صرف اس قدر تعلق ہوتا ہے کہ وہ صدور فعل ذات باری کے لیے واسطہ بنتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید اس کی طرف یوں اشارہ کرتا ہے:

"وما کان لرسول ان یاتی بایتہ الا باذن اللہ"

(ترجمہ) اللہ کے رسول، اللہ کے حکم سے معجزے دکھاتے ہیں۔ رسول اللہ کے حکم سے ہی معجزات دکھاتے ہیں۔ (مفہوم)

marfat.com
Marfat.com

معجزہ اور کرامت

مومن متقی سے اگر کوئی نادر الوجود اور تعجب خیز چیز صادر ہو جائے تو جو عام طور پر عادتاً نہیں ہوا کرتی اس کو کرامت کہتے ہیں۔ اس قسم کی چیز اگر انبیاء علیہم السلام سے اعلان نبوت سے پہلے ظاہر ہوں تو ارہاص اور اعلان نبوت کے بعد ہوں تو معجزہ کہلاتی ہیں اور اگر عام مومنین سے اسی قسم کی چیزوں کا ظہور ہو تو "معونت" اور اگر کسی کافر سے کبھی اس کی خواہش کے مطابق اس کی چیز ظاہر ہو جائے تو اسے استدراج کہتے ہیں۔ معجزہ اور کرامت کی حقیقت ایک ہی ہے۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ خلاف عادت تعجب خیز چیزیں اگر نبی کی طرف سے ظہور پذیر ہوں تو معجزہ اور اگر ولی کی طرف سے صادر ہوں تو کرامت کہلائے گی۔ البتہ معجزہ اور کرامت میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ ہر ولی کے لیے کرامت کا ہونا ضروری نہیں کہ وہ اپنی ولایت کا اعلان کرے یا کرامت سے ثبوت مہیا کرے مگر نبی کے لیے اپنی نبوت کا اثبات ضروری ہے چونکہ انسان کے سامنے نبوت کا اثبات بغیر معجزہ دکھائے ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لیے ہر نبی کے لیے معجزہ کا ہونا ضروری و لازمی ہے چنانچہ انبیاء کرام علیہم السلام کے معجزات کا واضح بیان قرآن مجید میں موجود ہے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک ہر نبی جن کا ذکر خیر قرآن میں آیا ہے ان کے معجزات کے تذکرے بھی ساتھ ساتھ موجود ہیں۔ میرے پیش نظر صرف معجزات مصطفیٰ ﷺ کو حوالہ قلم کرنا ہے۔ لہٰذا دیگر انبیاء کرام کے معجزات کی جگہ حضور نبی اکرم ﷺ کے معجزات کو قارئین الجامعہ کی نظر کرتا ہوں۔

marfat.com
Marfat.com

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

امام الانبیاء خاتم المرسلین جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات اقدس سراپا اعجاز تھی۔ آپ سے اس قدر معجزات کا ظہور ہوا کہ احاطہ احصا ممکن ہی نہیں البتہ چند معجزات کو مجمل طور پر اور چند ایک کی تفصیل درج کی جاتی ہے۔

حضور کا سب سے اعظم و اعلیٰ معجزہ قرآن کریم ہے جو ہزارہا معجزوں کو اپنے بطن میں لیے ہوئے ہے جس پر اسلام کی بنیاد قائم ہے۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کتاب الشفا میں درج فرماتے ہیں کہ باعتبار بلاغت کے قرآن مجید میں سات ہزار سے اوپر معجزات ہیں اور اس کا سب سے بڑا معجزہ یہ ہے کہ آئندہ اخبار پر مشتمل ہے اور کل باتیں جو ازل سے ابد تک ہوئیں یا ہوں گی سب اس میں موجود ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین ○ (الانعام: ع7)

معجزہ معراج جو ہزارہا قدرت کی نشانیاں دیکھنے پر دال ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ دیدار الٰہی کا شرف آپ کو حاصل ہوا اور اس شان سے کہ خود رب العزت فرماتا ہے:

مازاغ البصر وما طغی لقد رای من ایات ربه الکبری
(النجم ع 1)

کتاب التوحید صحیح بخاری شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے آخری الفاظ یوں ہیں:

حتی جاء سدرة المنتهی وندی الجبار رب العزة فتدلی حتی کان منه قاب قوسین اوادنی ○

❁ ❁ ❁

marfat.com
Marfat.com

معجزہ شق القمر

نبی اکرم ﷺ کے مشہور ترین معجزات میں آپ کی انگلی کے اشارہ سے آسمان پر چاند کے شق ہو جانے کا معجزہ مشہور و معروف ہے قرآن مجید میں بایں کلمات واضح ہوتا ہے:

اقتربت الساعة وانشق القمر (القمر: ع1)

شق قمر کے معجزہ کا ذکر خیر دنیائے اسلام جملہ آئمہ محدثین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم نے بالتفصیل اپنی اپنی کتب حدیث میں درج کیا ہے۔ خصوصاً صحیح بخاری، صحیح مسلم، ترمذی، مسند امام احمد بن حنبل، مسند ابوداود طیالسی، مستدرک حاکم، دلائل، بیہقی، دلائل ابو نعیم میں بتصریح مذکور ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم میں سے حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ ابن عمر، حضرت انس بن مالک، حضرت جبیر بن مطعم، حضرت علی ابن ابی طالب، حضرت حذیفہ بن یمان اکابر صحابہ کے علاوہ بھی اسماء گرامی آتے ہیں۔ جنہوں نے شق القمر کے واقعات کی روایت کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کی جو روایت صحیح بخاری، صحیح مسلم اور ترمذی وغیرہ میں پائی جاتی ہے۔ اس میں واقعہ کے چشم دید گواہ ہونے کی شہادت دیتے ہیں کہ میں شق القمر کے وقت موقعہ پر موجود تھا اور اس معجزہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ چنانچہ انہیں کے الفاظ ملاحظہ فرمایے:

انشق القمر ونحن مع النبی ﷺ بمنی فقال اشهدوا و فرررهبت فرقه نحو الجبل (مسلم بخاری، تفسیر سورہ القمر)

marfat.com
Marfat.com

عام معجزات

آپ کا امی ہونا یعنی ظاہری تعلیم اور نوشت و خواند سے پاک ہونا، آپ کا بغیر کسی محافظ کے دشمنوں کے مکائد سے محفوظ رہنا، جنات کا آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کرنا، آپ کا شق صدر ہونا، آپ کا مبارک قدم ہونا، ستون حنانہ کا آپ کے فراق میں رونا، تاثیر وعظ سے منبر کا جھومنا، چٹان کا پارہ پارہ ہو جانا، درختوں اور پہاڑوں کا سلام کرنا، آپ کے جلال سے احد پہاڑ کا حرکت کرنا، آپ کے اشارہ سے بتوں کا گر جانا، کھانے سے تسبیح کی آواز آنا، آپکے بلانے سے خوشہ خرما کا چلا آنا، بے دودھ بکری کا شیر دار ہونا دعاؤں کا قبول ہونا، تھوڑے طعام سے جماعت کثیر کا سیر ہونا، ست گھوڑے کا تیز رفتار ہونا، اندھیرے میں روشنی ہونا، جانوروں کا آپ کو سجدہ کرنا، بیماروں کا شفا پانا۔ اندھے کا بینا ہونا، گونگے کا بولنا، ایک جلے ہوئے بچے کا اچھا ہونا، جنوں کا دور ہونا، کھجوروں کے ڈھیر کا بڑھ جانا، انگلیوں سے پانی جاری ہونا، غیبی خبروں پر اطلاع پانا اور مستقبل کی سچی پیش گوئیاں کرنا مثلاً آغاز اسلام میں فتوحات عظیم کی اطلاع دینا، قیصر و کسریٰ کی بربادی کی خبر، ابوسفوان کے قتل کی خبر، مقتولین بدر کے نام بنام اور متعین جگہ پر مرنے کی اطلاع دینا، فاتح خیبر کی فتح سے قبل تعین، سیدہ فاطمہؓ کے وصال کی خبر اپنے وصال سے متعلق قبل از وقت مطلع فرمانا، فتح یمن خبر، فتح شام کی اطلاع، فتح عراق، خوزستان اور کرمان کی فتوحات کی خبر، ترکوں سے جنگ کی اطلاع فتح مصر کی بشارت دینا، غزوہ ہند کی خبر، بحر روم کی لڑائیوں کی اطلاع، فتح بیت المقدس کی خبر دینا، فتح قسطنطنیہ (استنبول) کی

marfat.com
Marfat.com

بشارت، فتح روم کا اشارہ، فاتح عجم کی خبر، مرتدین کی اطلاع، حضرت زینب کی وفات، حضرت ام ورقہ کی شہادت کی بشارت، خلافت راشدہ کی مدت کا بیان کرنا، شیخین کی خلافت کی خبر، مسلمانوں کو دولت کی کثرت اور فتنوں کے ظہور سے آگاہ کرنا، مشرق کی طرف سے فتنوں کے اٹھنے کی اطلاع، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ نیز حضرت علیؓ کی مشکلات اور شہادتوں کی خبر دینا، جنگ جمل کی اطلاع، جنگ صفین سے آگاہی، حضرت عمار کی شہادت، حضرت امام حسن ؓ کے بارے فرمانا کہ یہ دو مسلمان گروہوں میں صلح کرائیں گے۔ حضرت امام حسین ؓ کی شہادت کی خبر، خوارج کا ظہور، حجاز سے آگ کے ظاہر ہونے کی اطلاع، جھوٹے مدعیان نبوت کے متعلق خبر دینا، منکرین حدیث کے بارے آگاہ کرنا، علاقہ نجد سے شیطان کے سینگ پیدا ہونے کی خبر دینا، قیامت اور بعد از قیامت کے واقعات سے مطلع فرمانا غرضکہ آپ کے معجزات کا شمار کرنا احاطہ امکان سے باہر ہے البتہ چند ایک معجزات کا تفصیلی ذکر کیا جاتا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

کنکریاں تسبیح پڑھنے لگیں

حضرت ابوذر ؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک روز دوپہر کے وقت میں رسول کریم ﷺ کے دولت خانہ پر حاضر ہوا نبی کریم ﷺ گھر پر تشریف فرما نہیں تھے۔ میں نے خادم سے دریافت کیا۔ اس نے کہا حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ ؓ کے گھر ہیں، میں وہاں پہنچا، آپ جلوہ افروز تھے اور کوئی آدمی آپ کے پاس موجود نہیں تھا مجھے اس وقت گمان ہوا کہ آپ وحی کی حالت میں ہیں۔

میں نے سلام عرض کیا۔ آپ نے جواباً نوازا پھر فرمایا تجھے یہاں کون سی چیز لائی؟ میں نے عرض کیا، اللہ و رسول کی محبت، آپ نے مجھے فرمایا بیٹھ جایئے۔ میں آپ کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ نہ میں نے آپ سے کچھ دریافت کیا اور نہ آپ نے مجھ سے کچھ فرمای۔ تھوڑی دیر ٹھہرا کہ اتنے میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق ؓ تیزی سے حاضر خدمت ہوئے۔ انہوں نے بارگاہ مصطفیٰ میں سلام کیا۔ آپ نے جواب سلام سے نوازا پھر فرمایا تجھے کیا چیز یہاں لائی۔ حضرت صدیق اکبر ؓ نے عرض کیا اللہ و رسول کی محبت۔ آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا بیٹھ جایئے۔ وہ ایک بلند جگہ پر نبی اکرم ﷺ کے مقابل بیٹھ گئے۔ پھر حضرت سیدنا فاروق اعظم ؓ حاضر خدمت ہوئے انہوں نے بھی ایسا ہی کیا رسول کریم ﷺ نے ویسے ہی جواب عنایت فرمایا، حضرت عمر فاروق ؓ اور حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ پھر اس طرح حضرت سیدنا عثمان ؓ آئے اور حضرت عمر ؓ کے پہلو میں بیٹھ گئے (بعض روایات میں حضرت علی ؓ کے بارے بھی آیا ہے کہ وہ بھی حاضر ہوئے۔ مگر حضرت عثمان غنی ؓ تک بکثرت روایات ملتی ہیں)

marfat.com

Marfat.com

رسول کریم ﷺ نے سات یا نو کنکریاں اپنے قریب سے اٹھائیں، ان کنکریوں نے آپ کے مبارک ہاتھ میں تسبیح پڑھی یہاں تک کہ آپ کے ہاتھ میں ان سے شہد کی مکھی کی مانند آواز سنی گئی۔ پھر آپ نے ان سنگریزوں کو زمین پر رکھ دیا اور وہ چپ ہوگئے پھر وہ سنگریزے مجھے (ابوذر) چھوڑ کر حضرت ابوبکر کو دیئے۔ ان سنگریزوں نے حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے ہاتھ میں بھی اسی طرح تسبیح پڑھی۔ یہاں تک کہ میں نے شہد کی مکھی کی مانند آواز سنی۔ پھر آپ نے وہ کنکر حضرت ابوبکر ؓ سے لے کر زمین پر رکھ دیئے تو وہ چپ ہوگئے۔ پھر آپ نے حضرت عمر ؓ کو دیئے۔ ان کے ہاتھ میں بھی انہوں نے اسی طرح تسبیح پڑھی جیسا کہ حضرت ابوبکر کے ہاتھ پر پڑھی تھی۔ یہاں تک کہ میں نے شہد کی مکھی کی مانند آواز سنی۔ پھر آپ نے وہ کنکر زمین پر رکھ دیئے تو وہ پہلے کی طرح خاموش ہوگئے پھر آپ نے حضرت عثمان ؓ کو دیئے ان کے ہاتھ میں بھی انہوں نے تسبیح پڑھی جیسا کہ حضرت ابوبکر ؓ اور حضرت عمر ؓ کے ہاتھ میں پڑھی تھی۔ یہاں تک کہ میں نے شہد کی مکھی کی مانند آواز سنی۔ پھر آپ نے ان کو زمین پر رکھا تو وہ چپ ہوگئیں۔ پھر آپ نے فرمایا۔ یہ نبوت کی خلافت ہے۔

سنگریزوں کا آپ کے ہاتھ پر تسبیح پڑھنا اور پھر آپ ہیں کے شارہ پر حضرت صدیق اکبر ؓ حضرت فاروق اعظم ؓ حضرت عثمان غنی ؓ بقولے حضرت علی المرتضیٰ ؓ کے ہاتھوں میں تسبیح پڑھنا حضور نبی اکرم ﷺ کا زبردست معجزہ ہے خلفاء راشدین کی کرامت نیز خلافت کی ترتیب کا عملی درس ہے۔
(سیرت رسول عربی)

دیگر روایات میں اس بات کی تصریح موجود ہے کہ وہاں حاضر چند اور صحابی بھی تھے جب انہوں نے اپنے ہاتھ پر وہ کنکریاں رکھیں تو وہ بالکل خاموش رہیں اس بات سے بھی خلفائے راشدین کی شان عظیم کا ظہور ہو رہا ہے۔

❁ ❁ ❁

marfat.com
Marfat.com

بارش کا فوری برسنا اور بند ہونا

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ لوگ قحط میں مبتلا ہوئے۔ بارش بند ہوگئی۔ عرصہ تک مینہ نہ برسا۔ حضرت نبی کریم ﷺ مسجد غمامہ میں خطبہ جمعہ دے رہے تھے ایک اعرابی (دیہاتی) کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا:

ھلك الاموال وجاع العیال فادع اللہ لنا یا رسول اللہ

یا رسول اللہ ﷺ مال تباہ ہوگئے۔ بچے بھوک سے نڈھال ہوگئے۔ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے اپنے دونوں مبارک ہاتھ اوپر اٹھائے جبکہ آسمان پر کہیں بادل کا نام ونشان بھی نہیں تھا:

فوالذی نفسی بیدہ ما وضعھا حتی ثار السحاب کا مثال اجبال،

پس مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ حضور ابھی اپنے مقدس ہاتھ نیچے نہیں لائے تھے کہ پہاڑوں کی طرح بادل اٹھ پڑے۔

ثم لم ینزل عن منبرہ حتی رایت المطر تجاور علی الحیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضور سید دو عالم ﷺ ابھی منبر شریف سے اترنے نہیں پائے تھے کہ میں نے آپ کی ریش مبارک سے بارش کے قطرے گرتے دیکھے نیز فرماتے ہیں کہ

marfat.com

Marfat.com

اس روز بڑے زور کی بارش ہوئی۔ پھر دوسرے روز حتیٰ کہ آئندہ جمعہ تک مینہ برستا رہا۔ آپ فرماتے ہیں کہ دوسرے جمعہ کے لیے حضور خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ وہی اعرابی یا کوئی دوسرا صحابی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔

یا رسول اللہ انہدم البناء وغرق الاموال فادع اللہ لنا

یا رسول اللہ ﷺ بارش کی کثرت کے باعث مکان گر رہے ہیں اور مال و متاع تباہ و برباد ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمایئے۔ چنانچہ آپ نے اپنے دونوں مقدس ہاتھ دعا کے لیے پھیلائے اور یوں دعا کی:

اللھم حوالینا ولا علینا۔

الٰہی! ہمارے اکناف و اطراف میں مینہ برسا، ہمارے اوپر نہ برسا۔

بیان کرتے ہیں کہ سید دو عالم ﷺ جدھر اشارہ فرماتے بادل اسی طرف بھاگتے۔ حتیٰ کہ مدینہ منورہ کی فضا بالکل صاف ہو گئی لیکن اکناف و اطراف کے جنگلوں اور صحراؤں میں پانی برستا رہا۔ **وسال الوادی شھراً** اور مدینہ منورہ کی ندیاں مہینہ بھر پانی سے چلتی رہیں **ولم یجی احد من ناحیۃ الاحدیث بالجود** اور آس پاس سے جو بھی شخص آتا خوب بارش برسنے کی خبر دیتا۔ (بخاری شریف، مشکوۃ شریف)

marfat.com
Marfat.com

دستِ شفا

مدینہ منورہ میں ایک نہایت متعصب یہودی ابو رافع ابو حقیق نامی رہتا تھا وہ انتہائی امیر ترین تھا وہ شان مصطفیٰ میں بڑی گستاخیاں بکتا تھا۔ حضور سرور دو عالم ﷺ کے بدترین دشمنوں میں شمار ہوتا تھا۔ اس کی زبان درازی حد سے بڑھ چکی تھی۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے ایک دن فرمایا! کون ہے جو ابی حقیق کا کام تمام کر دے عملاً نبی اکرم ﷺ نے ایک جماعت جن کی تعداد دس سے کم تھی اس کے قتل کے لیے روانہ فرمائی۔ اس کا ایک وسیع عظیم قلعہ نما محل تھا، جہاں وہ بالا خانہ پر رہا کرتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عتیک اپنے رفقاء کو قلعے باہر چھوڑ کر اکیلے ہی اس کے بالا خانہ پر پہنچ گئے اندر جاتے ہوئے تمام دروازے بند کرتے گئے تاکہ اسے باہر سے کوئی مدد نہ پہنچ سکے، آپ نے کسی طریقہ سے اسے معلوم کر لیا کیونکہ اس کے قریب بہت سے لوگ سو رہے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عتیک نے اس کے پیٹ میں تلوار گھونپ دی اور آپ جس راستہ سے بالا خانہ پر گئے تھے اسے راستے پر سیڑھیاں طے کرتے آرہے تھے کہ آپ نے محسوس کیا کہ آخر سیڑھی آگئی ہے۔ آپ نے پاؤں زمین سمجھ کر رکھا تو گر گئے اور پنڈلی ٹوٹ گئی۔ آگے حدیث کے الفاظ ملاحظہ فرمائیے:

فانکسرت ساقی فعصبتها بعمامة فانطلقت الی اصحابی

میری پنڈلی ٹوٹ گئی میں نے اسے دستار سے خوب باندھ لیا اور اپنے ساتھیوں سے جاملا۔

فانتهیت الی النبی ﷺ فحدثته، فقال، ابسط رجلك

Marfat.com

فسطت رجلی فمسجها فکا نما لم اشتکها قط۔

پھر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچا اور کہانی سنائی۔ آپ نے فرمایا اپنا پاؤں پھیلاؤ۔ میں نے اپنا پاؤں پھیلایا۔ آپ نے اس پر دست شفا پھیرا تو یوں محسوس ہوا گویا مجھے کوئی شکایت ہی نہ تھی۔ اس حدیث کی تشریح و توضیح میں علماء کرام فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عتیک فرمایا کرتے تھے کہ اس پنڈلی میں جس پر نبی اکرم نے دست شفا پھیرا تھا اس میں دوسری پنڈلی کی بنسبت زیادہ طاقت محسوس ہوتی تھی۔ اسی طرح دست شفا اور لعاب دہن سے آپ نے مختلف اوقات میں مختلف امراض کا فوری طور پر معجزانہ انداز میں علاج فرمایا۔

چنانچہ حضرت معاذ ؓ کے کٹے ہوئے بازو پر لگایا تو وہ فوری درست ہوگیا گویا کٹا ہی نہ تھا۔ حضرت علی ؓ کی دکھتی ہوئی آنکھ میں ڈالا تو تمیرے کا کام دیا۔ حضرت طلحہ و جابر و بار کے گھر ہانڈی اور آٹے میں ڈالا تو چار سیر سے سینکڑوں صحابہ سیر ہوئے حدیبیہ کے کنوئیں میں ڈالا تو کنواں جوش مارنے لگا۔ کھاری کنویں شیریں ہوگئے۔ حضرت صدیق اکبر ؓ کو سانپ نے کاٹا تو حضور کا لعاب دہن تریاق بن گیا۔ چاہ زمزم میں پڑا تو قیامت تک شفا بن گیا۔ جب ایک عیسائی قوم مسلمان ہوئی تو تھوڑے سے پانی میں لعاب دہن ڈال کر فرمایا اسے گرجے میں چھڑکاؤ۔ طیب و طاہر صاف اور پاک ہوجائے گا۔ (مراۃ المناجیح ص 175) بعض اولیاء کرام کو حضور نے خواب لعاب دہن سے نوازا تو ہادی و رہنما بن گئے۔

marfat.com
Marfat.com

شیطان پکڑا گیا

شیطان انسان کا سب سے پہلا اور آخری بدترین دشمن ہے۔ اس کے داؤ پیچ سے محفوظ رہنا انتہائی مشکل ترین ہے اس کا اعلان ہے جب انسان غصے کی حالت میں ہو تو میں اسے گیند کی طرح لڑھکائے پھرتا ہوں۔ البتہ مخلص لوگوں پر اس کا بس نہیں چلتا۔ رب العزت کے حضور مخلصین کے معاملہ میں اپنی عاجزی اور شکست کا یوں اعتراف کرتا ہے کہ میں ہر ایک کو گمراہ کروں گا:

الا عبادك منهم المخلصين۔

مگر میرے قابو میں تیرے مخلص بندے نہیں ہوں گے

ان کے اخلاص کی قوت ایسی روحانی بجلیوں سے مملو ہوگی کہ اس کا مجھے بچھاڑنا، میرا پنجہ مروڑنا اور مجھے زیر کرنا ان کے لیے قطعاً مشکل نہیں ہوگا۔ چنانچہ شیطان اپنی عادت مستمرہ کے مطابق ایک مرتبہ حضرت ابوہریرہ سے پنجہ آزمائی کرنے لگا مگر اس نے منہ کی کھائی۔ آخر منت سماجت کرکے اور ایک سچا وظیفہ بتا کر اپنی جان کی امان پائی۔ حضرت ابوہریرہ ؓ کی روحانی قوت نے اسے اپنی گرفت میں لے کر بے بس کرکے رکھ دیا۔ جس کی تفصیل انہی کی زبان سنئے۔

حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں ماہ رمضان کے آخری دن تھے لوگوں نے فطرانہ ادا کرنا شروع کر دیا مسجد میں اناج کے ڈھیر لگ گئے۔ تو حضور پرنور ﷺ نے مجھے حکم فرمایا "یہاں بیٹھ کر پہرہ دو" چنانچہ میں رات کو وہاں بیٹھ گیا۔ جب ہر طرف سناٹا چھا گیا اور رات کافی بیت گئی تو میں نے اناج کے انبار کے پاس کچھ آہٹ محسوس کی، دیکھا کہ ایک شخص چادر پھیلا کر اس میں غلہ ڈال رہا ہے۔ اس کی یہ حرکت بہت بری لگی۔ میں نے فوری کارروائی کی اور اس کو گردن سے دبوچ لیا اور کہا۔

marfat.com

Marfat.com

لا دفعنك الي رسول الله ﷺ

میں تجھے حضور ﷺ کے سامنے پیش کروں گا۔ اس نے منت سماجت شروع کر دی اور اپنی مجبوری پیش کی تھی کہ

دعني فاني محتاج و علی عیال ولی جاجة شدیدة

میں محتاج اور اہل و عیال ہوں، بہت ہی ضرورت مند، اس لیے مجھے چھوڑ دیجئے۔ ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں میں نے ترس کھا کر اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہم نماز سے فارغ ہوئے تو حضور اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور از خود ارشاد فرمایا:

یا ابا هریرة ما فعل اسیرك البارحته۔

اے ابو ہریرہ! اپنے رات والے قیدی کے بارے میں بتاؤ۔ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ، اس نے اپنی ضرورت اور مجبوری پیش کی تھی۔ اس لیے مجھے رحم آیا اور اسے چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا:

قد کذبك و سعود .

اس نے جھوٹ بولا ہے وہ دوبارہ آئے گا۔ اب مجھے یقین تھا کہ وہ وعدہ شکن ہے اور ضرور آئے گا۔ کیونکہ حضور نے پہلے ہی بتا دیا تھا۔ اس لیے میں اس کا انتظار کرنے لگا۔ آدھی رات کو وہ واقعی آ گیا اور اپنا کام شروع کر دیا۔ میں نے پھر اسے رنگے ہاتھوں پکڑ لیا اور کلائی تھام کر کہا! آج تجھے بالکل نہیں چھوڑوں گا کیونکہ تو جھوٹا ہے۔ اس نے پھر اپنی خستہ حالی انتہائی غربت و افلاس کا نقشہ کچھ ایسے انداز میں کھینچا کہ دوبارہ دل پسیج گیا اور اس وعدہ پر چھوڑ دیا کہ آئندہ چوری نہیں کرے گا۔

دوسرے روز صبح نماز سے فراغت کے بعد حضور پر نور سید عالم ﷺ نے پھر اسی طرح دریافت فرمایا اور دوبارہ بتایا۔ وہ اس دفعہ بھی جھوٹ بول کر گیا ہے آج رات پھر آئے گا۔ مجھے بڑا اچنبھا ہوا کہ یہ کس قماش کا بے ضمیر اور ڈھیٹ چور ہے جس میں شرم و حیا کا مادہ ہی نہیں دو دفعہ گرفتاری کے باوجود اسکے پختہ عزم میں کوئی فرق نہیں آیا اور عہد و پیمان توڑ کر پھر آنا چاہتا ہے۔ بہر حال میں نے رات کو اس کا انتظار شروع کر دیا کیونکہ حضور نے اس کی آمد سے پہلے ہی خبردار کر دیا تھا۔

marfat.com
Marfat.com

پھر وہ شوخ چشم بے حیا واقعی آ گیا اور اس نے بلا کسی جھجک کے با اطمینان اناج اپنے تھیلے میں ڈالنا شروع کیا۔ میرے غصے کی انتہا نہ رہی، پکڑ لیا اور فیصلہ کن انداز میں کہا یہ تیسری بار ہے اب تجھے ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔ تو بڑا نیچ ذات ہے، کمینہ اور پیشہ ور قسم کا چور معلوم ہوتا ہے، ضرورت مند نہیں، لالچی ہے تیرے جیسے پر ترس کھانا، کچھ دینا، رحم کر کے چھوڑنا اچھا نہیں۔ اب تو ایک قیدی کی حیثیت سے صبح دربار رسالت میں پیش ہوگا۔ جب اس نے دیکھا میری گرفت مضبوط ہے ارادہ پختہ ہے۔ نیز رہائی کی کوئی صورت نہیں تو مصالحانہ رویہ میں بولا۔ اے ابو ہریرہ تم مجھے چھوڑ دو۔ میں تمہیں ایک ایسا تحفہ دیتا ہوں کہ تم خوش ہو جاؤ گے۔ وہ تحفہ یہ ہے کہ "رات کو سوتے وقت ایک مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو۔ فائدہ یہ ہوگا کہ اللہ کی طرف سے ایک نگہبان فرشتہ تجھ پر مقرر کر دیا جائے گا جو صبح سے شام تک تمہاری حفاظت کرے گا۔ اس نے یہ وظیفہ بتایا تو میں نے چھوڑ دیا۔

صبح کو حضور ﷺ نے پہلے ہی خبر دی۔

اما انه قد صدقك وهو كذوب۔ تعلم من يخاطب مذثلاث ليال۔ ذالك شيطان۔

اے ابو ہریرہ! وہ خود پکا جھوٹا ہے، لیکن اس نے وظیفہ صحیح بتایا۔ جانتے ہو، تین راتوں میں تمہارے پاس کون آتا رہا ہے؟ فرمایا وہ شیطان تھا۔

(مسجد نبوی و مشکوۃ شریف ص 332۔339)

اب اس واقعہ میں جو معجزات پوشیدہ ہیں۔ وہ اہل و دانش پر عیاں ہیں قبل از وقت ہونے والے واقعات سے آگاہی علوم مصطفیٰ ﷺ کا منہ بولتا معجزہ ہے۔ جن پر صحابہ کرام کو مکمل ایمان و ایقان تھا۔ معجزات کا انکار کفار کا شیوہ ہے اللہ رب العزت کا ارشاد ہے۔ جب نبی اکرم ﷺ معجزات سے مرصع ہو کر تشریف لائے تو کفار نے جادوگر کہہ کر انکار کیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر بہت بڑا افترا باندھنا ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالموں کو ہدایت سے نوازتا ہی نہیں۔ (الیہ)

marfat.com

Marfat.com

نورٌ علیٰ نور

محمد مصطفیٰ نورٌ علی نور — حبیب کبریا نورٌ علی نور
شہ ارض و سما نورٌ علی نور — شفیع دوسرا نورٌ علی نور
سراپا نور کا نورٌ علی نور — ہے یکتا آئینہ نورٌ علی نور
محمد کے سوا نورٌ علی نور — خدائی میں نہ تھا نورٌ علی نور
بتا کہوارۂ عالم! تیرے پاس — کوئی ہے دوسرا نورٌ علی نور
دو عالم نے ترا سا یہ نہ پایا — کہ تھا سرتا بہ پا نورٌ علی نور
قمر کو بھی کیا جس نے دو پارہ — ہے وہ معجز نما نورٌ علی نور
جہاں میں رہ نمائی کرنے والا — ہے محبوبِ خدا نورٌ علی نور
لقب جن کا کہ ختم مرسلیں ہے — ہے وہ درِ بے بہا نورٌ علی نور

مجھے زاہد غمِ دنیا و دیں کیا
وہ ہیں مشکل کشا نورٌ علی نور

صوفی عبدالوہاب صاحب زاہد.....

marfat.com
Marfat.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا اسلام لانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں اپنی والدہ کو اسلام کی دعوت دیتا کیونکہ وہ مشرکہ تھیں۔ حسب معمول ایک روز میں نے پھر دعوت اسلام دی تو مجھے والدہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ناپسند باتیں سنائیں میں روتا ہوا بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہوا اور عرض کیا:

یا رسول اللّٰہ ادع اللّٰہ ان یھدی ام ابی ھریرۃ فقال اللھم اھد ام ابی ھریرۃ۔

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ میری والدہ کے لیے ہدایت کی دعا فرمایئے چنانچہ آپ نے دعا فرمائی۔ الٰہی ابوہریرہ کی والدہ کو ہدایت عطا فرما۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں۔ میں حضور کی زبان اقدس سے دعائیہ کلمات سنتے ہی بڑی مسرت و خوشی کے ساتھ نکلا۔ جب گھر کے دروازے پر پہنچا:

فاذا ھو مجاف فسمعت امی خشف قدم فقالت مکانک یا ابا ھریرۃ و سمعت خضخضۃ الماء فاغتسلت فلبست درعھا الخ۔

تو وہ بند تھا۔ میری والدہ نے میرے قدموں کی آہٹ سنی تو بولیں ابوہریرہ اپنی جگہ پر رہو اور میں نے پانی کی چھلک سنی انہوں نے غسل کیا۔ پھر اپنا لباس پہنا اور اپنے دوپٹہ سے جلدی میں دروازہ کھولا بولیں ابوہریرہ:

اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ واشھد ان محمدًا عبدہٗ و رسولہ۔

میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور

marfat.com

Marfat.com

بے شک حضرت محمد ﷺ اس کے خاص بندے اور رسول ہیں:

فرجعت الی رسول اللّٰہ ﷺ وانا ابکی من الفرح فحمد انلہ و قال خیراً (رواہ مسلم)

پھر میں فوری طور پر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا حالانکہ میں خوشی اور مسرت کے جذبات سے مغلوب ہو کر رو رہا تھا۔ اس پر حضور سید دو عالم ﷺ نے خدا کا شکر ادا کیا اور دعائے خیر فرمائی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔
(المشکوٰۃ باب معجزات)

اس سے معلوم ہو: کہ اپنے والدین کو تبلیغ کرنی چاہیے کہ اگر وہ شریعت پر نہ ہوں دوسری بات یہ کہ اگر والدین راہ ہدایت پر نہ ہوں تو بزرگوں سے ان کے حق میں دعا کرانی چاہیے۔ تیسری بات اس حدیث سے واضح ہو رہی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ جب حضور کی زبان اقدس سے اپنی والدہ کی ہدایت کے بارے میں دعائیہ کلمات سے مشرف ہوئے تو فوری طور پر اس یقین کے ساتھ گھر آئے کہ والدہ ہدایت سے شاد کام ہو چکی ہوں گی۔ حضور ﷺ کے معجزانہ کلمات کی دروازہ پر ہی پذیرائی دیکھ لی۔ پھر جب دروازہ کھلا۔ فوری طور پر بارگاہ مصطفیٰ میں اپنی والدہ کے اسلام لانے کی اطلاع دی تو حضور نے عالم حمد و تشکر کے ساتھ ساتھ استقامت کی دعا فرمائی۔ اس سے معلوم ہوا کہ نومسلم کے لیے استقامت علی الاسلام کی دعا کرنا سنت مصطفیٰ ہے نیز یہ بھی پتہ چلا کہ کامل ایماندار حضور نبی اکرم ﷺ کے بارے میں کسی سے بھی نازیبا کلمات سننا گوارا نہیں کر سکتا جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ کے عمل سے عیاں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی ہی محبت سے نوازے۔ آمین۔

marfat.com
Marfat.com

دور بین نگاہیں

بخاری شریف سے صاحب مشکوٰۃ نقل فرماتے ہیں جس کی شرح کچھ اس طرح ہے کہ غزوہ موتہ جو آٹھ ہجری کو وقوع پذیر ہوا۔ اسی میں لشکر اسلام کی تعداد تین ہزار اور مدمقابل ہرقل کی رومی فوج کی تعداد ایک لاکھ تھی۔ اس فوج کو جب نبی اکرم ﷺ روانہ فرمانے لگے تو از خود ہی اس ترتیب سے سپہ سالار مقرر فرما دیئے جیسے مستقبل میں ہونے والے تھے آپ نے فرمایا سب سے پہلے سپہ سالار لشکر اسلام زید بن حارث ہوں گے پھر جعفر ابن ابی طالب، ان کی شہادت کے بعد عبداللہ بن رواحہ ہوں گے۔ چنانچہ جنگ موتہ میں یہ حضرات یکے بعد دیگر شہید ہو رہے تھے اور یکے بعد دیگر جھنڈے لہرا رہے تھے اور سینکڑوں میل دور نقشہ جنگ، مسجد نبوی میں بیٹھے ہوئے حضور اس طرح بیان فرما رہے تھے جیسے سب کچھ آئینہ نظر ہے اور حقیقتاً چشم نبوت سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہوتی۔ حدیث کے کلمات مبارکہ ملاحظہ فرمایئے اور اپنے ایمان کو تازگی بخشیے۔ حضرت انس ؓ سے روایت ہے:

قال نعی النبی ﷺ زیدًا و جعفراً و ابن رواحة للناس قبل ان یاتیهم خبرهم فقال اخذ الرایة زید فاصیب ثم اخذ جعفر ثم اخذ ابن رواحته فاصیب و عینا و تذر فان حتی اخذ الرایته سیف من سیوف الله یعنی خالد بن اولید حتیٰ فتح الله علیم۔ (رواۃ البخاری)

نبی کریم ﷺ نے حضرت زید، حضرت جعفر، ابن رواحہ کی شہادت

marfat.com
Marfat.com

کی خبر لوگوں کو سنائی، ان کی شہادت کی خبر آنے سے پہلے اور (عین اس وقت جب دنوں لشکر آمنے سامنے تھے حضور کیفیت جنگ اس طرح بیان فرما رہے تھے) کہ لو زید شہید ہو گیا اب جھنڈا جعفر طیار نے اٹھا لیا۔ لو وہ بھی شہید ہو گئے۔ اب جھنڈا ابن رواحہ نے تھام لیا لو وہ بھی شہید ہو گئے اور ساتھ ہی آپ کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں حتیٰ کہ جھنڈا اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے پکڑ لیا۔ یعنی حضرت خالد بن ولید نے اور انہیں کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے لشکر اسلام کو فتح سے نوازا۔

(ف) آج جدید دور میں جو کام وائرلیس سیٹ، ریڈار اور مواصلاتی طیاروں کے ذریعہ لیا جا رہا ہے چودہ سو سال قبل اس سے بھی عمدہ کام حضور اکرم ﷺ اپنی خداداد دوربین نگاہوں سے لیتے ہوئے جنگی حالات کی کیفیت من و عن بیان فرماتے رہے۔ یہ بات سوائے معجزہ کے ہو ہی نہیں سکتی۔

یہ علوم مصطفیٰ کے کمالات کا ایک کرشمہ ہی تو ہے۔ خیال رہے کہ جنگ موتہ میں تین ہزار کے لشکر اسلام نے ایک لاکھ رومیوں پر عظیم الشان فتح پائی۔ افسوس کہ آج مشرق وسطیٰ کے پانچ کروڑ مسلمان بیس لاکھ اسرائیلیوں سے خوفزدہ ہیں یہ عشق مصطفیٰ کے فقدان کے سبب سے ہے۔ صحابہ کرامؓ میں قوت ایمانی بھی تھی اور عشق مصطفیٰ کی فراوانی بھی تھی۔

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے
مسلمان نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

marfat.com
Marfat.com

بھیڑے کی شہادت

مشکوٰۃ شریف میں بروایت شرح السنۃ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ ایک بھیڑیا بکریوں کے ایک ریوڑ سے ایک بکری اٹھا کر بھاگا۔ چرواہے نے اس کا پیچھا کیا حتیٰ کہ اس بھیڑیے سے بکری کو چھڑا لیا۔ پھر بھیڑیا ایک ٹیلے پر چڑھا اور دم دبا کر بیٹھ گیا پھر اس نے انسان کی طرح گفتگو کرتے ہوئے کہا، میں نے روزی کا ارادہ کیا، جو مجھے اللہ تعالیٰ نے دی۔ میں نے اسے لے لیا۔ پھر تو نے مجھ سے چھین لیا۔ اس پر بڑے تعجب سے چرواہا بولا! اللہ کی قسم میں نے آج تک ایسا واقعہ کبھی نہ دیکھا کہ بھیڑیا باتیں کر رہا ہے۔ تو بھیڑیا بولا۔ اس سے بھی عجیب و غریب یہ بات ہے کہ ایک شخص دو پہاڑوں کے درمیان کھجور کے باغات میں ساری گزشتہ اور آئندہ کی باتوں کی خبر دے رہا ہے۔ چرواہا یہودی تھا وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ کو اوپر کے واقعہ کی خبر دی اور نعمت ایمان سے سرفراز ہوا۔ نبی کریم ﷺ نے اس کی تصدیق فرمائی۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک ہے۔ قریب ہے کہ ایک شخص نکلے گا وہ خود نہیں بولے گا حتیٰ کہ اس کا جوتا اور اس کی لاٹھی اسے ان باتوں کی خبریں دے گا جو اس کے پیچھے اس کے گھر والوں نے کی ہوں گی۔ حدیث کے اصل کلمات ملاحظہ فرمایئے:

عن ابی هريرة قال جاء ذئب الى غنم فاخذ منها شاة فطلب۔ الراعى حتى انتزعها منه قال فصعدا الذئب على تل فاقعى واستنفر و قال قد عمدت الى رزق

Marfat.com

رزقینه اللّٰه اخذته ثم انتزعة منی فقال الرجل تا اللّٰه ان رایت کالیوم ذئب یتکلم فقال الذئب اعجب من هذا رجل فی النخلات بین الحرتین یخبر کم بما مضی وماهو کائن بعد کم قال فکان الرجل بهودیاً فجاء الی النبی ﷺ فاخبر واسلم فصدقه النبی ﷺ قال النبی ﷺ انها امارات بین یدی الساعة قد اوشك الرجل ان یخرج فلاُ یرجع یحدثه نعلاه و سوته بما احدث اهله بعده (مشکوٰۃ المصابیح رواہ شرح السنۃ)

ملاحظہ فرمایئے۔

نبی اکرم ﷺ کی عظمت و برتری کی گواہی بھیڑیے جیسا درندہ بھی دے رہا ہے اور وہ انسان جو عظمت مصطفیٰ کا قائل نہیں وہ درندے سے بھی گیا گزرا ہے۔ ایسے ہی انسان نما حیوان کی بابت قرآن کریم میں اللہ فرماتا ہے:

کالانعام بل هم اضل

وہ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ

شان و شوکت ﷺ وہ یہودی بھیڑیے کی زبان سے سنتا ہے اور بغیر کسی جرح و تعدیل کے تسلیم کرتا ہوا بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں حاضر ہو کر دولت اسلام سے مالا مال ہو جاتا ہے، یہاں راوی کے ثقہ، کمزور صادق و کاذب یا متروک ہونے کی بحث نہیں یہاں تو ایک طرف یہودی ہے ایک طرف بھیڑیا ہے اور علوم مصطفیٰ ﷺ موضوع ہے مگر وہ مسلمان کتنے بدنصیب ہیں جو قرآن سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ احادیث سامنے آئیں تو رجال پر بحث کرتے ہیں۔ اس حدیث سے پتہ چلا حقیقتاً انسان وہی ہے اگر اس کے سامنے بھیڑیا بھی شان و عظمت مصطفیٰ ﷺ کا اظہار کرے تو فوری طور پر سر تسلیم خم کر دینا چاہیے۔

چنانچہ آپ نے فرمایا۔ آدمی جب گھر سے باہر جائے گا تو اس کا جوتا اور اس

marfat.com
Marfat.com

کی لاٹھی اسے گھروں کی کیفیت سے آگاہ کرے گا۔ اس میں یہ نہیں کہ وہ جوتا جو اس نے دوران سفر پہنا ہوا ہے یا وہ لاٹھی جو اپنے ساتھ سفر میں تھی بلکہ اس میں آج کے زمانے کی طرف اشارہ فرمایا، لہٰذا آج جو جاسوسی کے سائنسی آلات تیار ہوئے ہیں، وہ اتنی چھوٹی سی مقدار اور حجم میں ہوتے ہیں کہ وہ ان کو اپنی جوتی یا لاٹھی میں بھی سیٹ کیا جاسکتا ہے، کیسٹ، ریکارڈ، وی سی آر، وڈیو اور آلات جاسوس کو آج انسان کی ہر حرکت کو ریکارڈ کیا جاسکتا ہے۔ آواز اسے اس حالت میں سنائی جاسکتی ہے کہ وہ مجرموں کی طرح ساکت و جامد اپنی تمام حرکات و سکنات کو دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہا ہوتا ہے یا مجرموں کی طرح ندامت سے سر نیچے کیے ہوئے۔ گویا کہ یہ زمانہ قریب قیامت کی نشاندہی پر دلالت کرتا ہے۔ واللہ تعالیٰ وحیہ الاعلیٰ اعلم۔

❁❁❁

marfat.com
Marfat.com

انگلیوں سے چشمے جاری ہو گئے

بخاری شریف باب علامات نبوت میں حضرت سالم بن الجعد حضرت جابر ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی۔ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک چھاگل تھی۔ آپ نے اس سے وضو فرمایا تو لوگ پانی کے لیے آپ کی طرف دوڑے۔ آپ نے فرمایا تمہیں کیا ہوا۔ عرض کیا آپ کے پاس جو پانی ہے اس کے سوا پورے لشکر میں نہ وضو اور نہ ہی پینے کے لیے پانی ہے۔ یہ سنتے ہی آپ نے اپنا ہاتھ مبارک چھاگل رکھا تو آپ کی مبارک انگلیوں سے پانی کے چشمے ابل پڑے، ہم نے پانی لیا اور وضو کیا۔ خوب سیر ہو کر پیا۔ حضرت جابر ؓ سے دریافت کیا آپ اس دن کتنے تھے۔ انہوں نے جواب دیا ہم ڈیڑھ ہزار تھے۔ اگر ایک لاکھ بھی ہوتے تب بھی وہ پانی کفایت کرتا۔ انگلیوں سے پانی جاری کرنے کا معجزہ متعدد بار ظہور پذیر ہوا۔ مختلف اوقات میں مختلف تعداد نے پیاس بجھائی۔ اپنے جانوروں کو سیراب کیا اور پھر دفاعی طور پر محفوظ بھی کیا۔ کئی صحابہ کرام نے وضو وغیرہ بھی کیا۔ حضرت جابر بن عبداللہ حضرت انس بن مالک، حضرت عبداللہ ابن مسعود، حضرت ابوایوب انصاری، حضرت زید بن حارث صدائی اور حضرت ابوعمرہ انصاری رضی اللہ عنہم ایسے جلیل القدر صحابہ ان روایات کو بیان کرنے والوں میں شامل ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

شیر کی اطاعت

حضور اقدس ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت سفینہ بیان فرماتے ہیں کہ میں سمندر میں ایک کشتی پر سوار ہوا وہ کشتی ٹوٹ گئی میں ایک تختے پر بیٹھ گیا اور ایک جنگل میں جا نکلا، جس میں شیر تھے۔ ناگاہ ایک شیر آیا۔ میں نے کہا اے بوالحارث (یہ شیر کی کنیت ہے) میں رسول کریم ﷺ کا آزاد شدہ غلام سفینہ ہوں یہ سنتے ہی شیر دم ہلاتے ہوئے میرے پاس آیا اور پھر میرے ساتھ ساتھ چلا یہاں تک کہ مجھے راستے پر لے آیا پھر اس نے ہلکی سی آواز نکالی۔ میں سمجھا مجھے الوداعی کلمات کہہ رہا ہے۔

(خصائص الکبریٰ جلد 2 ص 63)

Marfat.com

بت بول اٹھے پڑھنے لگے کلمہ شجر بھی

جس طرح حیوان حضور سید عالم ﷺ کے امر کے مطیع تھے، اسی طرح نباتات بھی آپ کے فرمانبردار تھے۔ چنانچہ درختوں کا خدمت اقدس میں آنا، سلام کرنا، آپ کی رسالت کی گواہی دینا احادیث کثیر سے ثابت ہے۔ ایک دو مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ جب میری طرف وحی بھیج گئی تو میرا گزر جس پتھر یا درخت پر ہوتا وہ یوں سلام عرض کرتا:

السلام علیك یا رسول اللہ ﷺ۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بنی عامر بن صعصہ میں سے ایک دیہاتی اعرابی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا۔ میں کیسے پہچانوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اگر میں اس کھجور کے درخت کی شاخ کو بلاؤں تو کیا میری رسالت کی گواہی دو گے؟ اس نے کہا ہاں پس آپ نے شاخ کی طرف اشارہ کیا وہ شاخ درخت سے (ازخود) الگ ہوئی اور زمین پر گری۔ پھر سجدے کرتی ہوئی آپ کی خدمت اقدس میں آ کھڑی ہوئی۔ حضور نے فرمایا۔ واپس جاؤ۔ وہ واپس اپنی جگہ چلی گئی۔ یہ دیکھتے ہی اس اعرابی نے کلمہ پڑھا اور دولت ایمان سے مالا مال ہوگیا۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، امام بخاری، امام دارمی ترمذی، حاکم، بیہقی، ابونعیم، ابویعلی اور حضرت ابن سعد رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے۔ حاکم ترمذی نے صحیح کہا۔ نیز

marfat.com
Marfat.com

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے خصائص الکبری جلد دوم میں تحریر فرمایا:

(فائدہ): سبز درخت سے لڑکی کا زندہ ہونا تعجب کی بات نہیں۔ قرآن کریم میں مردہ گائے کا ایک ٹکڑا مردہ انسان کو مارنے سے زندہ ہو جانا اور پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جانوروں کو قیمہ شدہ ہونے کی ہیئت میں پکارا اور ان کا زندہ ہو کر آپ کی طرف دوڑتے ہوئے حاضر ہونا اسی قبیل سے ہی شمار کیا جائے گا۔ نباتات کی طرح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر فرمان جمادات بھی تھے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن مجھے حضور سید عالم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ مکہ مکرمہ کے نواح میں لائے، میں نے دیکھا جو بھی درخت یا پہاڑ آپ کے سامنے آتا وہ عرض گزار ہوتا السلام علیک یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات حد وعد سے باہر ہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مسعود سراپا معجزات کا مرقع تھا۔

marfat.com
Marfat.com

جب یاد آ گئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں

اس دور کے معروف بین الاقوامی عالم حسن البنا شہید مصری بانی جماعت اخوان المسلمون مصر' عید میلاد النبی ﷺ کے جلوس میں شمولیت کا ایک نہایت ہی پردرد' روح پرور' ایمان افروز واقعہ اپنی ڈائری میں درج کرتے ہوئے رقم طراز ہیں' جسے پاکستان میں ابوالاعلیٰ مودودی کے دست راست جناب خلیل احمد حامدی نے عربی سے اردو میں ترجمہ کیا اور اسلامی پبلی کیشنز لاہور نے ''حسن البنا شہید کی ڈائری'' کے نام سے کتاب کو شائع کیا' ایک مثالی کردار کے عنوان کے تحت صفحہ 196' 197 پر یوں بیان کرتی ہیں۔

''مجھے یاد ہے کہ جب ربیع الاول کا مہینہ آتا ہے یکم ربیع الاول سے لے کر 12 ربیع الاول تک معمولاً ہر رات ہم ''حصافی الاخوان'' میں سے کسی ایک کے مکان پر محفل ذکر منعقد کرتے اور میلاد النبی ﷺ کا جلوس بنا کر باہر نکلتے' اتفاق سے ایک رات برادرم شیخ شبلی الرجال کے مکان پر جمع ہونے کی باری آ گئی' ہم عادتاً عشاء کے بعد ان کے مکان پر حاضر ہوئے' دیکھا پورا مکان خوب روشنیوں (چراغاں) سے جگمگا رہا ہے۔ اسے خوب صاف و شفاف اور آراستہ و پیراستہ کیا جا چکا ہے۔ شیخ شبلی الرجال نے رواج کے مطابق حاضرین کو شربت اور قہوہ اور خوشبو پیش کی۔ اس کے بعد ہم جلوس بن کر نکلے اور بڑی مسرت وانبساط کے ساتھ مروجہ مناقب اور نظمیں (میلادیہ نعتیں) پڑھتے رہے۔ جلوس ختم کرنے کے بعد ہم شیخ شبلی الرجال کے مکان

marfat.com
Marfat.com

پر واپس آ گئے اور چند لمحات ان کے پاس بیٹھے رہے۔ جب اٹھنے لگے تو شیخ الرجال نے بڑی لطافت آمیز اور ہلکے پھلکے تبسم کے ساتھ اچانک اعلان کیا کہ "انشاء اللہ کل آپ حضرات میرے ہاں علی الصبح تشریف لے آئیں تاکہ "روحیہ" کی تدفین کر لی جائے۔"

روحیہ شیخ شبلی کی اکلوتی بچی ہے' شادی کے تقریباً گیارہ سال بعد اللہ تعالیٰ نے شیخ کو عطا کی ہے' اس بچی کے ساتھ انہیں اس قدر شدید محبت و وابستگی ہے کہ دوران کام بھی اسے جدا نہیں کرتے۔ یہ بچی نشوونما پا کر اب جوانی کی حدود میں داخل ہو چکی ہے۔ شیخ نے اس کا نام روحیہ تجویز کر رکھا ہے کیونکہ شیخ کے دل میں اسے وہی مقام حاصل ہے جو جسم میں روح کو حاصل ہے۔ شیخ کی اس اطلاع پر ہم بھونچکے رہ گئے۔ عرض کیا۔ "روحیہ کا انتقال کب ہوا؟" فرمانے لگے۔ "آج ہی! مغرب سے تھوڑی دیر پہلے۔" ہم نے کہا کہ آپ نے ہمیں پہلے کیوں نہ اطلاع دی۔ کم از کم میلاد النبی ﷺ کا جلوس کسی اور دوست کے گھر سے نکالتے۔ کہنے لگے جو کچھ ہوا' بہتر تھا۔ اس سے ہمارے حزن و غم میں تخفیف ہو گئی اور سوگ مسرت میں تبدیل ہو گیا۔ اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی کوئی اور نعمت درکار ہے؟ سچ فرمایا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے

ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آ گئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں

(حسن البنا شہید کی ڈائری)

marfat.com
Marfat.com

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا اسلام

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اکابر صحابہ میں شمار ہوتے ہیں' عشرہ مبشرہ اور السابقون الاولون میں شامل ہیں۔ سید عالم ﷺ کے رفقاء خاص میں آپ ممتاز مقام پر فائز تھے۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی نگاہ میں وہ خلفاء رسول کریم کے منصب پر فائز ہونے کی صلاحیتوں سے آراستہ تھے۔ آپ ہی کے فیصلہ اور اشارہ کے باعث سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خلیفہ الرسول اور امیر المومنین منتخب ہوئے۔ 32ھ کو پچھتر برس کی عمر شریف میں وصال پایا' ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے قبل از وصال' نبی کریم کے روضہ پاک میں دفن کرنے کی پیشکش فرمائی تو آپ نے فرمایا۔ "مجھے حضور ﷺ کے پاس لیٹنے سے شرم آتی ہے لہٰذا جنت البقیع میں دفن کیا جائے۔" آپ کی وصیت کے مطابق سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی' نبی کریم کے شہزادے حضرت ابراہیم اور حضرت عثمان بن مظعون کے ساتھ ہی قبر میں دفن کیے گئے اور معلم الامتہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جو آپ کے پڑوسی اور رفیق خاص تھے بعد از وصال انہیں آپ کے پہلو میں دفن کیا گیا گویا کہ وہ عالم دنیا و عالم برزخ میں منازل قرب سے شاد کام ہوئے' ان گنت خوبیوں کے مالک حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اپنے اسلام کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"میں نے یمن کا سفر بار بار کیا اور ہمیشہ عسکلان بن عواکن حمیری کے پاس قیام کرتا تھا اور وہ مجھ سے پوچھا کرتا تھا کہ تم میں سے کوئی شخص پیدا ہوا ہے جس کا چرچا لوگوں میں ہو' اس کا لوگ تذکرہ کرتے ہیں' کوئی ایسا شخص ہوا ہے جو

marfat.com
Marfat.com

تمہارے آبائی دین کی مخالفت کرتا ہو۔" میں اس کا جواب نفی میں دیتا رہا' جس سال رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے آپ کا بیان ہے کہ اس سال میں پھر یمن گیا اور اس کے پاس ٹھہرا اور مجھ کو رسول اللہ ﷺ کی بعثت کا علم بالکل نہ تھا' اس زمانہ میں وہ بوڑھا ہو چکا تھا اور اونچا سننے لگا تھا۔ میری اطلاع ہونے پر وہ باہر آیا' پٹی باندھی اور تکیہ لگا کر بیٹھا اس کے اردگرد اس کے لڑکے پوتے سب جمع ہو گئے۔ مجھ سے میرا نسب نامہ پوچھا۔ میں بیان کرتا کرتا جب زہرہ پر پہنچا تو اس نے کہا کہ ٹھہر جا' کیا میں تم کو ایسی بات کی اطلاع نہ دوں جو تجارت سے بہتر ہو' آپ نے جواباً کہا کہ آپ ضرور ایسا کیجئے۔

اس نے کہا کہ میں تم کو بشارت دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے پہلے مہینے میں تمہاری قوم (قریش) میں ایک رسول مبعوث کیا ہے اور اس کو برگزیدہ اور مقبول بنایا ہے اور اس پر کتاب اتاری ہے اور اس کتاب پر عمل کرنے والوں کے لئے ثواب مقرر کیا ہے۔ اس کی تعلیم کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ بتوں (یعنی اللہ کے سوا سب کی) پرستش سے منع کرتا ہے اور دعوت اسلام دیتا ہے۔ اچھے کام کا حکم دیتا ہے اور خود بھی اچھے کام کرتا ہے اور بیہودہ باتوں سے منع کرتا ہے اور ان کو مٹاتا ہے۔ آپ نے دریافت کیا وہ کس قبیلہ سے ہے تو اس نے جواب دیا کہ وہ نہ قبیلہ ازد سے ہے اور نہ شمالہ سے وہ بنی ہاشم سے ہے اور تم اس کے ننھالی رشتہ دار ہو اور آپ کو مخاطب کر کے کہا کہ اے عبدالرحمٰن! اس بات کو تم پوشیدہ رکھو اور جلد واپس جاؤ اور ان سے جا کر ملو اور ان کی دلدہی کرو اور میری طرف سے التماس نامہ پیش کر دینا۔

اشهد بالله ذی المعالی فالق اللیل والصباح

گواہ بناتا ہوں اللہ بڑائی اور بزرگی والے کو جو رات دن کا ظاہر کرنے والا ہے۔

انك ذو السر من قریش یا ابن لفدی من الذباح

marfat.com

Marfat.com

بے شک آپ قریش میں رازدار ہیں۔ اے اس شخص کے بیٹے! جس کی قربانی کا فدیہ دیا گیا ہے۔

ارسلت تدعوا الی یقین ویرشد للحق والفلاح

رسول بنا کر بھیجے گئے یقینی باتوں کی طرف آپ دعوت دیتے ہیں اور حقدار اور بھلی باتوں کی ہدایت کرتے ہیں۔

اشھد باللہ رب موسیٰ ان ارسلت بالمطاح

قسم ہے موسیٰ علیہ السلام کے رب کی کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ بے شک بطحا میں رسول بھیجے گئے ہیں۔

فکن لی شفیعا الی ملیك یدعوا البرایا لی الفلاح

ہو جایئے شفیع اس مالک کے دربار میں جو لوگوں کو بھلائی کی طرف بلاتا ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن ؓ فرماتے ہیں کہ یہ اشعار مجھے کو یاد ہو گئے اور میں سفر سے بعجلت تمام واپس آیا اور حضرت ابوبکر صدیق ؓ سے جن کے ساتھ میرے مراسم محبت پہلے سے تھے واقعہ بیان کیا۔ انہوں نے اسلام لانے کی تحریک کی اور مجھ کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حضرت خدیجہ کے گھر لے آئے۔ رسول اللہ ﷺ کے چہرہ پر خوشی کے آثار نمایاں تھے۔ مجھے دیکھ کر فرمایا ایسا چہرہ دیکھتا ہوں جس کو دیکھ کر نیکی کی امید بندھتی ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کیا کرتا ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن ؓ نے عرض کیا ایک امانت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں ایک مرسل نے پیغام بھیجا ہے وہ مجھ کو پہنچا دو میں نے اشعار یاد کر لئے تھے اور آپ کی خدمت میں پیش کر دیئے۔

(سیرت نبویہ علامہ زینی دحلان مکی ص 61 ج 1)

marfat.com
Marfat.com

تقریر نور

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انقلاب آفرین پیام

لَمْ یَخْلُقِ الرَّحْمٰنُ مِثْلَ مُحَمَّدٍ
اَبَدًا وَعِلْمِیْ اَنَّہٗ لَا یُخْلَقُ

یہ نورانی مجلسیں' یہ روحانی بزم آرائیاں' یہ محامد و محاسن کی پرنور محفلیں' یہ جشنِ مسرت و شادمانی' عظیم الشان جلسے جلوس' یہ انعامی تقریبات اور اطراف و اکناف عالم سے روح پرور درود و سلام' نعت و مناقب' نغموں اور ترانوں کی گونج نیز رسائل و جرائد' اخبارات کے خصوصی ایڈیشن' صرف اور صرف اس محسن کائنات فخر موجودات' ہادی سبل ختم الرسل رحمۃ اللعالمین' خاتم النبیین' شفیع المذنبین جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی جاودانی ساعتوں کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کرنا ہے' جنہوں نے انسانی تمدن کی کایا پلٹ دی۔ گری ہوئی انسانیت کو تھاما اور اسے اس کی حقیقی منزل تک پہنچایا۔ اخلاق کا ایک ضابطہ اور تہذیب کا ایک دستور مرتب کیا' انصاف کی حدیں مقرر کیں' انسان کو صالح فطرت کی طرف پلٹ آنے کی عالمگیر دعوت دی جس نے ایک خدا وحدہ لاشریک کی عبادت کی بنیاد پر عالمگیر اتحاد کا پروگرام پیش کیا۔ جس نے ہمیشہ ان دروازوں کو بند رکھا جن سے نفاق و اختلاف کی ہوا آ سکتی تھی۔ یہی وہ ذات مقدس ہے جس نے ذہن و فکر کی پہلی بار انسانی برادری کو بنیادی حقوق کی نگہداشت کا سبق پڑھایا۔ اتحاد' اتفاق اور ربط و تعلق کے رشتے کو استوار کرنے کا احساس پیدا کیا۔ آج دنیا کی بستی بستی میں حریت کے جو ساز بج رہے ہیں وہ

marfat.com
Marfat.com

درحقیقت اس بحر بے کنار کے فیض و کرم کا ایک قطرہ ہے جس نے دنیا کے ہر انسان کو صرف ایک اللہ کا مطیع اور فرمانبردار بننے کا پیغام دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ کالے کو گورے اور عربی کو عجمی پر کوئی شرف حاصل نہیں' سب آدم کے بیٹے ہیں۔ جن کا خمیر مٹی سے ہوا۔ یہ انقلابی تحریک' یہ تہذیبی دعوت' یہ اخلاقی مشن' یہ روحانی ضابطہ' اسلام کے نام پر اس دور میں دیا جس میں ہر بشر' ہر قوم ہر ملک جہل و شرک کے اندھیروں میں بھٹک رہا تھا۔ ظلم و بے انصافی کی تاریکی میں مبتلا انسانیت کے لئے چراغ راہ بنا اور پھر اس کی روشنی میں اسے زندگی کی پر پیچ راہیں نظر آئیں۔ انسانوں کو اپنا راستہ اور منزل تعین کرنے میں سہولت ہوئی ظلم و بے انصافی کی حیثیت منقلب ہوئی اور علم کی راہیں کھلیں۔ انسان کے کچلے ہوئے دل و دماغ کو سکون نصیب ہوا اور ایک ایسے معاشرے کی تعمیر ہوئی جس میں محنت و سرمایہ کی کوئی کشمکش نہ تھی' رنگ و نسل کا فساد نہ تھا۔ برتری و کہتری کا کوئی فتنہ نہ تھا۔ وطن و قومیت کا کوئی جھگڑا نہ تھا' ہر مرد ہر عورت' ہر بچہ' ہر کنیز' ہر غلام' ہر مزدور اپنے جائز اور صحیح حقوق کی ادائیگی کا خوگر تھا۔ خیال تو کیجئے آج رسل و رسال کے ذرائع اتنے کثیر اور وسیع ہیں کہ چھوٹے سے چھوٹے واقعہ کی خبر چند سیکنڈ میں پوری دنیا میں پھیلائی جاسکتی ہے لیکن پروپیگنڈہ کی جدید سائنسی تکنیک نہ ہونے کے باوجود محسن کائنات حضرت محمد ﷺ کی انقلابی دعوت (اسلام) نے پوری دنیا کی تہذیب و تمدن کو بالکل مختصر سی مدت میں متاثر کر دیا۔ جس کی مثال نہیں ملتی۔ یورپ' افریقہ' ایشیا کی تمام تہذیبیں اور قومیں اسلام کی مقناطیسی کشش سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکیں۔ سورج جب بھی نکلتا ہے تو روشنی سے فرار ناممکن ہو جاتا ہے اور جب سراج منیر چمکا تو کفر کے اندھیروں نے اپنی راہ لی۔

جہاں تاریک تھا ظلمت کدہ تھا سخت کالا تھا
کوئی پردے سے کیا نکلا کہ گھر گھر میں اجالا تھا

مگر نہایت دکھ کی بات ہے کہ آج اس محسن اعظم ﷺ کی امت افتراق

marfat.com
Marfat.com

انتشار کا شکار ہے۔ ماڈرن تہذیب' غیر اسلامی تمدن کو حرزِ جان بنائے ہوئے ہے۔ سامان تعیش کی بھرمار میں دین کو چھوڑ کر دنیا اور روحانیت سے منہ موڑ کر۔ مادیت کی محبت میں مستغرق' اپنوں سے دشمنی' غیار سے دوستی کی پینگیں بڑھائی جارہی ہیں۔ اتفاق واتحاد' اخوت والفت' حب ومودت' ایثار وقربانی کی جگہ حسد' بغض' عداوت' دشمنی' کینہ' نفاق غیبت کا دور دورہ ہے۔ مصائب وآلام شکست و ذلت' تکبت وپستی ہمارا نشان بن چکا ہے۔ اسلاف کے کارناموں کو پس پشت ڈال دیا گیا ہے۔ کشمیر وفلسطین' قبرص' افغانستان' لبنان' بوسنیا اور چیچنیا کے مظلوم و نہتے مسلمانوں کو ظلم وستم کی چکی میں پسا جارہا ہے۔ ہندوستان کے امن پسند مسلمانوں کی عزت وآبرو کو لوٹ کر صرف اس لئے بے دردی سے شہید کردیا جاتا ہے کہ یہ محسن اعظم تاجدار مدینہ کے نام لیوا اور توحید کے پرستار ہیں۔ مشرقی پاکستان کو اسی دشمنی کی بناء پر غداران ملک وملت نے بنگلہ دیش کے نام سے بدل کر رکھ دیا ہے' دیگر ممالک میں بھی مسلمانوں کی زندگیاں بے چینی سے گزر رہی ہیں غور کا مقام ہے' آخر وجہ کیا ہے؟ یہی اور صرف یہی کہ ہم نے خدا اور رسول کے احکامات پر عمل کرنا چھوڑ دیا اور بیگانوں سے لو لگالی۔ اتنی شکستوں کے بعد ہم خواب غفلت میں پڑے عیش وعشرت میں پیہم مصروف ہیں۔ دشمنان اسلام ہر طرف سے حملہ آور ہے الحاد و دہریت' اشتراکیت و عیسائیت اور مذہب سے دوری کی بمبارمنٹ ہورہی ہے مگر ہم ہیں کہ بیدار ہونے کا نام تک نہیں لیتے۔ آخر یہ سلسلہ کب تک جاری رہے گا۔ مسلمانو! خواب غفلت سے بیدا ہوکر دین متین کی خدمت کے لئے کمربستہ ہو جایئے اپنی قدر ومنزلت پہچانئے اسلام کی یاد تازہ کیجئے۔ مادی و فانی ترقی کو روحانی سرفرازی پر ترجیح مت دیجئے۔ اپنے بزرگوں کی باتوں پر کان دھریئے اور ان پر عمل پیرا ہو جایئے۔ یاد رکھئے! جب دنیاوی غلامی کی زنجیریں توڑ کر روحانی پٹکا گلے میں سجالو گے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وَاَنتُم الاعلون کا تمغہ جرأت تمہارے زیب گلو ہوگا۔ اے بادہ کشانِ غفلت!

marfat.com
Marfat.com

سلطان رحمت کی بارگاہ کے دروازے کھل گئے اب صرف ایک حرف ندامت' ایک عذر شرمسار اور بھیگی ہوئی پلکوں کا صرف ایک چمکتا ہوا قطرہ دل کی طہارت کے لئے کافی ہے۔ اے گیتی کے روسیاہ مدہوشو! آؤ چشمہ نور میں غوطہ لگا لو جو تمہاری نظر کے نشانے پر بہہ رہا ہے گیارہ ماہ کے بعد روحانی برکات کا یہ سہانا موسم اسی لئے آیا ہے کہ تمہارے چہرے کا غبار دھل جائے اور رحمتِ خداوندی کی موسلا دھار بارش میں تمہارا دامن نکھر جائے۔ اے خفتگانِ شب ملامت! دنیا کی بڑی بڑی امید گاہوں سے تم نے لو لگا کر دیکھ لیا۔ فرصت ہو تو پل بھر ذرا حافظہ پر زور دے کر یاد کرو تم نے مادی اقتدار کی چوکھٹوں پر اپنی کتنی فریادیں ضائع کر دیں۔ وقت کے روٹھے ہوئے فرعونوں کو منانے کے لئے تمہیں کتنی بار اپنی سطح مرتفع سے نیچے اترنا پڑا لیکن سچ بتایئے ان ساری منتوں' سماجتوں اور خوشامدوں کے بعد ذلتوں کی شکست اور نامرادیوں کی ٹھوکر کے سوا کوئی چیز تمہارے ہاتھ آئی؟

ٹھوکریں کھاتے پھرو گے ان کے در پر پڑ رہو
قافلہ تو اے رضا اول گیا آخر گیا

پیہم فریب کی چوٹ کھانے والو! اب تو پلٹ آؤ اس رحمت حق کی طرف جس نے اپنے امیدواروں کو کبھی مایوس نہیں کیا اور جو پلکوں کا آنسو دامن میں جذب ہونے سے پہلے اپنے فریادی کے دل کی پکار سن لیتا ہے۔

ہم تو مائل بہ کرم ہے کوئی سائل ہی نہیں!
راہ دکھلائیں کسے رہروِ منزل ہی نہیں

ربیع الاول! کا یہ مقدس مہینہ جو ہمارے سروں پر سایہ فگن ہے یہ مایوس چہروں کے نکھرنے کا بہترین موسم ہے۔ قدم قدم پر رحمت و زعفران کی جو نہریں بہہ رہی ہیں ان سے بھی اگر ہم نے اپنے روح کی تشنگی نہیں مٹائی تو اس کے بعد پھر کوئی ایسا دلنواز موسم نہیں آئے گا۔ آیئے! ربیع الاول کے رحمت بھرے شب و روز کو غنیمت جانتے ہوئے اپنے رب کے حضور غفلتوں کی گہری نیند میں ہم نے

marfat.com
Marfat.com

جنتی خطائیں کی ہیں' معاف کرائیں اور اپنے خالی دامن کو بارگاہ بے کس پناہ میں پھیلا دیں تاکہ دین و دنیا کی کامرانیوں اور کامیابیوں سے مالا مال ہوسکیں۔ اس ماہ مبارک کی ایک ایک ساعت کی عزت و حرمت کا خیال رکھیں کیونکہ اس ماہ مبارک کی 12 تاریخ کو تاجدار عرب و عجم محسن کائنات' فخر موجودات' باعثِ ایجاد عالم نبی مکرم' نور مجسم ﷺ کی تشریف آوری ہوئی۔

کُنتُ کنزاً مخفیاً کا راز تابش کھل گیا

جب جہاں میں سرور دنیا و دیں پیدا ہوئے

جن کی تشریف آوری سے قبل انسانیت اندھی تھی' اخلاق بہرا تھا' انسانی کردار مفلوج ہوکر رہ گیا تھا چہار جانب کو وحشت و بربریت کے طوفان نے اپنی لپیٹ میں یوں دبا رکھا تھا جیسے نزع کے آخری ہچکی' یاس و نامیدی کے بادل فضائے عالم پر چھا چکے تھے۔ پھر وہ آفتاب عالم طلوع ہوا جس کی تابندگی سے شب کی سیاہی نور سحر میں تبدیل ہوگئی ظلم و ستم کی جگہ عدل و انصاف رحم و ہمدردی نے لے لی۔ تشنگان لہو کی لبوں پر صلح و آشتی کا پیغام نغمہ ریز ہوا۔ تلوار کے قبضہ پر رکھنے والے ہاتھ تعلیم و اخلاق کے لئے میدان عمل میں نکلے ایک مختصر سے عرصہ نے زمانہ کے غبار وحشت کو بارانِ رحمت میں تبدیل کردیا۔ کانٹے پھول بن گئے اور کلیاں مسکرا اٹھیں۔

چمن میں پھول کا کھلنا تو کوئی بات نہیں!
زہے وہ پھول جو گلشن بنائے صحرا کو!

ماہ ربیع الاول کی ان ہزار صد مبارک ساعتوں میں انسانیت کے محسن اعظم ﷺ کا یوم ولادت مسلمانانِ عالم کے لئے جہاں انتہائی مسرت و شادمانی کا گہوارہ ہے وہاں ایک ضابطہ حیات کا ترجمان بھی ہے اور وہ ضابطہ حیات عدل و مساوات تنظیم و اتحاد' علم و عمل اخلاق و محبت ایسے زریں اصولوں سے بھی عبارت ہے۔ جس کا دوسرا نام ''اسلام'' ہے۔ ذرا ماضی کی طرف نگاہ لے جائیے اسلام

marfat.com
Marfat.com

کے ابتدائی دور میں مسلمانوں کی زندگی جس تنگی اور عسرت سے گزری وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ان کے پاس نہ کوئی دولت تھی اور نہ ہی شاہی محلات' بنگلے اور کوٹھیاں تھیں۔ لیکن اس فقر و فاقہ میں بھی ان کو سکونِ قلب' تسکینِ روح' سرورِ زندگی اور راحت جگر کی لافانی دولت حاصل تھی۔ اس لئے کہ وہ اس عارضی نشوونما' فانی شان وشوکت' غیر یقینی جاہ وحشمت کے مقابلہ میں دائمی مسرت ابدی کیف ومستی اور غیر فانی زندگی کو زیادہ اہمیت دیتے تھے اور جب ان کی پُر شوق نگاہیں جمال مصطفیٰ ﷺ کو دیکھ لیتیں تو زندگی بھر کی رعنائیاں سمٹ کر ان کے دامن مراد میں پھیل جاتی ہیں اور وہ نشہ عشق ومحبت سے سرشار ہوکر دنیا ومافیہا سے بے خبر اس حسنِ لازوال کا مشاہدہ کرتے تو نہ انہیں بھوک لگتی اور نہ ہی پیاس محسوس کرتے بلکہ دنیا کی ہر چیز بھول جاتے کیونکہ جمال یار کو دیکھنا ہی ان کے نزدیک سب سے بڑی نعمت تھی۔

مغزِ قرآن' جانِ ایماں روحِ دیں
ہست حب رحمۃ اللعالمین

لیکن ان کی غربت' تنگی وعسرت کو دیکھ کر مکہ مکرمہ کے فرعونی دماغ رکھنے والے کافر' اسلام وپیغمبر اسلام کے جھوٹا ہونے کی ایک دلیل سمجھ لیتے کیونکہ دولت کے نشے اور سرمایہ داری کے جنون اور امارت کے غرور نے ان کی آنکھوں پر پردے اور دلوں پر مہریں لگا دی تھیں۔ یہاں تک کہ ان کے نزدیک حق و صداقت کا معیار ہی بدل گیا تھا اور ان کا عقیدہ تھا کہ غریب اور مفلس انسان خدا کی رحمت کا سرے سے حق دار ہی نہیں' حق وصداقت کے معیار کو طہارت قلب' تزکیہ نفس' اتقاء اور پرہیزگاری کی بجائے سرمایہ کاری' جاگیرداری' ظاہری شان و شوکت اور عارضی جاہ وحشمت سمجھتے تھے اور اسی بنا پر خاتم النبیین ﷺ کی نبوت کا انکار کرتے' نیز ان کا مقولہ تھا۔ اگر خدا نے کسی کو نبی بنا کر بھیجنا ہی تھا کہ تو مکے کے کسی بڑے سردار کو نبوت عطا فرماتا۔ آخر یہ نبی کیسے ہوسکتا ہے جو ٹوٹے ہوئے

marfat.com
Marfat.com

حجرے میں رہتا ہے۔ کھجور کی چٹائی پر مسند لگاتا ہے' پھٹے ہوئے کپڑے زیب تن ہوتے ہیں اور دعویٰ کرتا ہے ساری خدائی کے نبی ہونے کا۔ اگر یہ نبی ہوتا تو اس کے پاس سونے چاندی کے خزانے ہوتے' لعل و جواہرات کے ڈھیر اور سنہری محلات ہوتے۔ جب ان کا غرور و تکبر اور تعصب حد سے بڑھ گیا تو پھر غیرتِ حق نے پکار کر کہا۔ میرے محبوب کی نبوت کو سونے چاندی کے خزانوں' لعل و جواہرات کے ڈھیروں ریشمی لباسوں اور سنہری محلات میں تلاش نہ کرو بلکہ میرے محبوب کی نبوت کو اگر دیکھنا ہو تو کسی یتیم کے ٹوٹے ہوئے دل میں دیکھو۔"

آہستہ آہستہ زمانے نے کروٹ بدلی تو وہی لق و دق پوشوں کی مقدس جماعت' فاقہ مستوں کا متبرک گروہ اور صحرا نشینوں کا نورانی ٹولہ' ساری دنیا کے لئے امن و سلامتی' عدل و انصاف' لطف و کرم کا ایک مضبوط قلعہ بن گیا اور پھر وہی تنگی و عسرت اور فقر و فاقہ کی زندگی بسر کرنے والے دنیا کے تاجدار ہوئے۔ آج دنیا کی نفس پرست اور ننگ انسانیت حکمران اقتدار کے بھوکے سیاسی لیڈر آئے دن اعلان کرتے رہتے ہیں کہ غریبو! ہم تمہارے لئے ہیں۔ امریکہ کی نام نہاد جمہوریت اور روس کی نسل انسانی کو تباہ کر دینے والی آمریت (اشتراکیت) بھی غریبوں کی حمایت کی مدعی ہے۔ مگر یہ سب دھوکہ ہے فریب کاری ہے مکاری اور عیاری ہے ایسے اعلانات و بیانات میں صداقت کا نام تک نہیں اس لئے آج تک کسی نے اس کا عملی ثبوت مہیا نہیں کیا۔ کوئی پری پیکر کار میں بیٹھ کر کوئی ہوائی جہاز میں پرواز کر کے کوئی ایئر کنڈیشنڈ کوٹھیوں اور بنگلوں کی مسحور کن فضاؤں میں بدمست غریبوں سے ہمدردی کا اعلان کرتا ہے مگر غریب کے آنسوؤں نے بھیگی ہوئی پلکوں سے دیکھا تو اسے موجودہ ترقی یافتہ دور میں ہر طرف مایوسی ہی مایوسی نظر آئی۔ جب حسرت بھرے دل سے مدینہ طیبہ کی طرف نگاہ اٹھائی تو اس نے دیکھا کائنات کا ہادی زمین و آسمان اور کون و مکان کا شہنشاہ' عرب و عجم کا تاجدار یتیمی کا والی ایک ٹوٹے ہوئے حجرے میں کھجور کی ایک پھٹی ہوئی چٹائی پر بیٹھا'

marfat.com
Marfat.com

پیٹ پر پتھر باندھے یوں دعا کر رہا ہے:

اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِی مِسْکِیْنًا وَ اَمِتنی مِسکیناً وَّ احشرنی فی زمرہ المساکین (مشکوہ ص 447)

الٰہی مجھے مساکین میں زندہ رکھ اور مسکینی میں ہی وصال عطا فرما اور بروز حشر مساکین کو میری ذات سے مشرف فرما۔

یہ سن کر حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا عرض گزار ہیں۔ کملی والے آقا آپ مولائے کل اور محبوب رب العالمین ہو کر ایسی دعا فرماتے ہیں! آپ نے جواباً نوازا حبیبہ حبیب خدا غریب و مساکین قیامت کو امیروں سے چالیس برس پہلے جنت میں جائیں گے اور پھر امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے الفقر فخری کی عملی تصویر دنیا والوں کے سامنے اس طرح پیش فرمائی کہ اگر کوئی غریب امتی دو روز سے بھوکا ہے تو محبوب خدا کے پیٹ پر پتھر دیکھا جاتا ہے۔

سلام اس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا!
سلام اس پر کہ جس نے بیکسوں کی دستگیری کی!
سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

آج کے مہذب اور ترقی یافتہ دور میں غریبوں کو نفرت اور حقارت سے دیکھا جاتا ہے لیکن دولت و ثروت سرمایہ داری و جاگیرداری کے نشے میں سرمست اور متکبر انسان یہ نہیں جانتے کہ مرنے کے بعد جتنی زمین کسی بڑے سے بڑے صنعت کار اور امیر کو ملتی ہے اتنی ہی غریب مزدور اور فقیر کو اور اتنا ہی کفن جو ملک کے بادشاہ کو پہنایا جاتا ہے ویسا ہی بستی کے گدا کو خیال تو کیجئے۔

نہ دارا رہا سکندر نہ فریدوں بادشاہ
تخت زمین پر سینکڑوں آئے چلے گئے

میلاد النبی کی صبح ایک ہی پیغام سنا رہی ہے ایک ہی دعوت دے رہی ہے

marfat.com
Marfat.com

در وہ یہ ہے کہ حضور رسالت مآب ﷺ کے عطا فرمودہ عزت و شرف سے رہنا چاہتے ہو اور اقوام عالم کی امامت پر فائز ہونے کے آرزو مند ہو تو چودہ سو سال قبل کے اس نورانی مقام کی طرف لوٹ چلو جو میلاد النبی ﷺ کی معجز نمائی کا صدقہ تھا۔

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کردے
دہر میں اسم محمدؐ سے اجالا کردے
ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو
چمن دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو
یہ نہ ساقی ہو تو مے بھی نہ ہو خم بھی نہ ہو
بزمِ توحید بھی دنیا بھی نہ ہو تم بھی نہ ہو
خیمہ افلاک کا ایستادہ اسی نام سے ہے
بزمِ ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے
قلب میں سوز نہیں روح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغامِ محمدؐ کا تمہیں پاس نہیں

دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ جل و علا محسن اعظم کے صدقے ہماری کمزوریوں کو دور فرمائے۔ عدل انصاف امن و سلامتی کا خوگر بنائے اور اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے خصوصاً پاکستان کی سرزمین کو نظام مصطفیٰ اور مقام مصطفیٰ کا امین بنائے۔ (آمین ثم آمین)

بجاہِ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم !!!

Marfat.com

تفہیمات نور

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ جناب رسالت مآب سرور دو عالم ﷺ کو تمام کائنات میں وہ مقام حاصل ہے جس کی بلندی اور وسعت کو کوئی اور ذات نہ پہنچی ہے اور نہ پہنچ سکتی ہے۔

انسانی وجود میں چونکہ قلب ہی نور محمد کی اور نور محمد کے ذریعے نور ذات کی جلوہ گاہ ہے اس لئے ہر انسان حمد و نعت کے مضمون سے صرف اسی حد تک لطف اندوز ہو سکتا ہے جس حد تک اس کے اپنے قلب کی نوری صلاحیت کسی نہ کسی رنگ میں بیدار ہو چکی ہے۔ جن حضرات نے رسول کریم ﷺ کی ذات گرامی اور ان کے مقامات و صفات خصوصی کے متعلق پہلے سے کچھ غور فرمایا ہے ان کے ذہن میں تو "پیکر رحمت" کے مطالعہ سے کوئی الجھن پیدا نہیں ہو سکتی۔ لیکن تعلیم یافتہ اصحاب کا وہ طبقہ جنہیں اسلامی کتب کے مطالعے یا بزرگان دین کی صحبت سے مستفیض ہونے کا زیادہ موقع نہ ملا ہو ممکن ہے وہ فکری کاوش کے باوجود اس نعت کے بعض حصوں کو پورے طور پر سمجھنے سے قاصر رہیں لہٰذا ایسے دوستوں کی سہولت کے لے ذیل میں نور ذات اور نور محمد ﷺ کی تفہیم کے متعلق کچھ اشارات لکھے جاتے ہیں۔ امید ہے کہ ان اشارات کو سمجھ لینے کے بعد اگر وہ پھر ایک دفعہ نعت کا مطالعہ فرمائیں گے تو انہیں بھی اس کا کوئی حصہ مشکل معلوم نہیں ہوگا۔ بلکہ ہو سکتا ہے کہ وہ ساری نعت کے مضمون سے پہلے کی نسبت زیادہ دلچسپی محسوس فرمائیں۔

1۔ انسان اللہ تعالیٰ کی تخلیقی صنعت کا شاہکار ہے اور حضور سرور دو عالم ﷺ اس صنعت کا نقش اول اور نقش اکمل ہونے کی حیثیت سے اس کی قدرت کاملہ

marfat.com
Marfat.com

کا بہترین نمونہ ہیں۔

2۔ رسول کریم ﷺ ان تمام صفات الٰہیہ کے مظہر اتم ہیں جو خالق سے مخلوق میں امکانی طور پر منتقل ہوسکتی ہیں۔ باقی انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی جگہ جزوی طور پر صفات الٰہیہ کے مظاہر ہیں لیکن رسول کریم ﷺ جامع الصفات ہیں اور ظاہر و باطن مجسم نور ہیں۔

3۔ نور کیا چیز ہے؟ نور کی کوئی جامع اور واضح تعریف کرنا مشکل کام ہے بلکہ نور کی کسی تعریف کا ادراک بھی عام عقل و فکر کی حدود سے باہر۔ یہاں اجمالی طور پر صرف اتنا سمجھ لینا کافی ہوگا کہ نور روح عظیم کی قوت تجلی کا نام ہے اور نور ہی زمین و آسمان میں ہر چیز کی طاقت کا مصدر و ماخذ ہے۔

4۔ اللہ تعالیٰ کی تخلیقی قدرت کی پہلی جامع تجلی (Radiation) نور محمد ﷺ اور نور محمد ﷺ ہی تمام کائنات کے لئے سرچشمہ حیات ہے۔

5۔ تمام انوار و تجلیات کا ابتدائی مرکز خود اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات ہے۔ اس کی ذات نور۔ اس کی صفات نور' اس کا علم نور' اس کا کلام نور' ارادہ نور' عزم نور' خیال نور' اس کا ہر اسم اور ہر حکم نور۔ اس کی ہر صفت نور ہر نعمت نور' ظاہر نور' باطن نور' اول نور آخر نور **اللہ نور السموات والارض** ط

6۔ انور تجلیات کا ثانوی مرکز جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات گرامی ہے جو تمام صفات حسنہ کا حامل ہے۔

7۔ نور تمام قوت و حیات کا مصدر ضرور ہے لیکن نور کوئی مجہول طاقت نہیں۔ یہ سے غیر شعوری طور پر مختلف قسم کے تغیرات خود بخود ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ نور کی ہر تجلی اپنے مرکز کی صفات خصوصی کی حامل ہوتی ہے یعنی اس کی حکمت و دانش' شعور و فہم تنظیم و ترکیب وغیرہ کی وہ تمام صلاحیتیں موجود رہتی ہیں جو اس تجلی کی غرض و غائیب کی تکمیل کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔

8۔ ہر نوع حیات کا اپنا ایک دور یا سائیکل ہوتا ہے جس کا نقطہ انجام کم بیش

marfat.com
Marfat.com

ہے جو ظاہر حالت میں اس کا نقطہ آغاز ہوتا ہے۔ مثلاً ایک درخت کی زندگی کا دور بیج سے شروع ہوتا ہے اور بیج ہی پیدا کرنے پر ختم ہوتا ہے۔

9۔ حیات کائنات کی ابتداء نور محمد ﷺ سے ہوئی ہے اور بہ ہیئت مجموعی نور محمد ﷺ ہی اس کا مقصود و منتہا ہے۔

10۔ چونکہ نور ذات کی پہلی تجلی نور محمد ﷺ ہے اور نور محمد ﷺ سے ہی تمام خلقت پیدا ہوئی ہے اور اس لئے خالق اور مخلوق کے درمیان نور محمد ﷺ ایک لازمی ازلی اور ابدی واسطہ ہے اس نور کی وساطت کے بغیر نہ کوئی نعمت و برکت و راحت خالق کی طرف سے مخلوق تک رسائی حاصل کر سکتی ہے۔

11۔ عالم شہود میں کسی شے کے اندر کوئی ایسی صفت ظاہر نہیں ہوتی جو عالم امر میں کسی نہ کسی شکل میں اس شے کے جوہر میں موجود نہ ہو۔

12۔ کسی چیز کے کل کی تمام جوہری خصوصی کسی نہ کسی حالت میں اس کے ہر جز میں قائم رہتی ہے اور ہر جز سے کل کا کام لینے کے لئے قوانین قدرت کے کسی ماہر کی ضرورت ہوتی ہے۔

13۔ قدرت کاملہ نے ہر نوع حیات میں تجدد امثال (Reproduction of Species) اور تعدد امثال (Multiplicity of Species) کا خاص اہتمام کیا ہوا ہے۔ ہر نوع میں کل سے جز اور جز سے کل کا نزولی اور صعودی دور حیات ہر وقت قائم اور جاری ہے اور بقائے دنیا تک جاری رہے گا۔ مثلاً بیج سے درخت اور درخت سے بیج۔ انڈے سے مرغی اور مرغی سے پھر انڈا وغیرہ وغیرہ۔

14۔ سائنس کی موجودہ تھیوری یہ ہے کہ "ایز جی" یا قوت کی پہلی ہیئت اور آخری ہیئت روشنی ہے۔ یعنی مادہ روشنی کی تبدیل شدہ شکل ہے اور مختلف تبدیلیوں کے ذریعے روشنی ہی کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

اس تھیوری یا قیاس کا رخ اگرچہ صحیح ہے لیکن یہ حقیقت سے ابھی دور ہے۔

marfat.com
Marfat.com

کیونکہ قوت کے ابتدائی آخری شکل روشنی نہیں بلکہ نور ہے۔ روشنی خود نور کی تبدیل شدہ حالت ہے۔ نور محمد ﷺ سے ستر ہزار تبدیلیوں کے بعد روشنی کا وجود آتا ہے اور پھر روشنی سے تقریباً اتنی ہی تبدیلیوں کے بعد مادی اجسام ظہور پذیر ہوتے ہیں۔

15۔ مادے کا جوہر روشنی ہے اور روشنی کا جوہر نور ہے۔ جس طرح مادے کے چھوٹے سے چھوٹے ذرے میں بھی دو جوہری اعزاز کا التزام ہوتا ہے جنہیں پروٹونز اور الیکٹرونز کہا جاتا ہے اس طرح جوہری قوت کے اصل یعنی نور میں بھی ایسے دو اجزا کا وجود لازم ہے۔ نور کے ان جوہری اجزاء کا اعتباری نام جمال اور جلال ہے جنہیں حسن اور عشق بھی کہتے ہیں۔

16۔ مادے کی جوہری زندگی پروٹونز اور الیکٹرونز کی مسلسل محوری حرکت پر منحصر ہے۔ اگر ہر ایک جز کی یہ مرکزی حرکت بحالہ بند ہو جائے تو جوہری سیل (Cell) مردہ متصور ہوگی اور اگر دونوں اجزاء کسی وجہ سے باہم مخلوط ہو جائیں تو جوہری حیات ختم نہیں ہوگی بلکہ مخفی ہو جائے گی۔ جو پھر کسی عمل سے بیدار کی جاسکتی ہے۔ اسی سے نور کی فعالی اور غیر فعالی حالت کا قیاس کیا جاسکتا ہے۔

17۔ جس طرح بجلی کی مخفی قوت کو بیدار کرنے کے لئے ضروری ہے کہ کسی عمل سے اس کے ہر دو اجزا مثبت اور منفی کو علیحدہ علیحدہ فعال کیا جائے اسی طرح قوت نور بھی اس وقت تک کارفرما نہیں ہوتی جب تک اس کے ہر دو اجزاء جمال اور جلال یا حسن و عشق الگ الگ جلوہ گر نہ ہوں۔

18۔ نور قدم نور کی اس مخفی قوت یا غیر فعالی حالت کا نام ہے جس میں اس کے اجزائے ترکیبی جمال و جلال ابھی اپنی اپنی جداگانہ شان میں جلوہ گر نہیں ہوئے تھے۔ نور کی اسی مخفی قوت کو اللہ تعالیٰ نے کنز مخفی سے تعبیر کیا ہے۔

19۔ اگرچہ ترکیب ذاتی کے اعتبار سے خالق نور اور مخلوق نور اپنے جواہر ازلی د

marfat.com
Marfat.com

ابدی یعنی جمال و جلال پر مشتمل تھے لیکن ان کی ہیئت کذائی میں آفرینش کائنات غرض سے روز اول ہی تھوڑا سا فرق رکھا گیا تھا جسے صوفیا کرام میم کا پردہ کہہ لیتے ہیں۔ وہ فرق جمال و جلال یا حسن و عشق کے انوار کی باہمی تربیت میں تھا جس کی صورت نعت کے تیسرے بند میں حاشیہ پر واضح کردی گئی ہے۔

20۔ نور ازل کی پہلی تجلی جو غیر معین فضائے میں پورے زور کی ساتھ ہر سمت اور ہر جانب ظہور پذیر ہوئی اور ذات و صفات کی خصوصیات سے بھرپور اور مرکز نور کو محیط تھی وہ تجلی نور محمد ﷺ ہیولا قرار پائی جسے محض سہولت بیان کے لئے اور تفہیم مدعا کے لئے مخلوق نور کہا گیا ورنہ حقیقت میں یہ نور خود نور ذات کا ظہور تھا نہ کہ اس کی تخلیق۔

21۔ نور محمد ﷺ کے اس ہیولے میں کائنات کی تمام اشیاء کے ہیولے شامل تھے۔ اس میں زمین آسمان' فرشتے انسان' چرند پرند' شجر حجر وغیرہ پوری ترتیب کے ساتھ اپنی اپنی جوہری حالت میں اس طرح محفوظ موجود تھے جس طرح ایک بڑی تن آور درخت مثلاً بڑ کی جڑیں' تنا' شاخیں' پتے اور پھول وغیرہ سب کے سب اس کے بیج میں ترتیب وار موجود ہوتے ہیں۔

22۔ اللہ تعالیٰ کے امر کن کے ماتحت جو تمام خلقت فوراً پیدا ہوگئی اس کا یہ مطلب نہیں کہ آن واحد میں تمام موجودات عالم اس شکل و ہیئت میں ظاہر ہوگئے جس میں وہ اب نظر آتے ہیں بلکہ اس امر کن کا نتیجہ یہی تھا کہ ہر شے اپنی جوہری حالت میں یا نکلیر فارم (Nuclier Form) میں اپنے اپنے مقام پر نور محمد ﷺ میں مرتب ہوگئی اور پھر اپنی فطری اور جوہر قوت کے مطابق خدائی نظم و نسق کے ماتحت ہزارہا امتزاجی تبدیلیوں کے بعد اپنے اپنے وقت پر اور اپنے اپنے جداگانہ رنگ میں ظہور پذیر ہوتی۔

23۔ نور محمد ﷺ سے لے کر روشنی کے وجود تک عالم امر کہلاتا ہے جس میں ا

marfat.com
Marfat.com

ربی سے ہر شے کا نوری ڈیزائن تیار ہوتا ہے اور ہر آنے والے تغیر و تبدل کا بنیادی اہتمام ہوتا ہے۔ اس کے بعد روشنی سے مادے کی آخری ہیئت پذیری تک عالم شہود کہلاتا ہے جو حواس خمسہ پر اثر انداز ہوتا ہے۔

24۔ انسانی وجود اگرچہ مادی ہے لیکن اس کی ہیئت کذائی دوسرے مادی اجسام کی طرح کسی ارتقائی عمل یا نور کی امتزاجی تبدیلیوں کا نتیجہ نہیں۔ انسانی وجود صنعت خداوندی کا ایک خاص کرشمہ ہے جس کی صورت گری اس وقت ہوئی جب کہ عالم شہود میں تمام انواع حیات اور تمام موجودات اپنی اپنی جگہ مرتب ہو کر سرگرم کار ہو چکے تھے۔

25۔ وجود انسانی کی تعمیر کے لیے اللہ تعالیٰ نے عالم شہود میں سے ہر قسم کے مادے کا بہترین حصہ منتخب کیا اور اپنے دست قدرت سے ان سب کی آمیزش کر کے ایک خاص شکل و ہیئت کا ڈھانچہ تیار کیا یا کروایا جس میں تنظیم و ترکیب اور ترتیب و تناسب کا کمال اس کی اپنی قدرت کے کمال پر دال تھا۔ پھر اس عنصری ڈھانچہ میں اپنی روح پھونک کر اس میں حیات ظاہری کا اجرا بھی کیا اور اس کے قلب کو اپنے نور خاص کی تجلی گاہ بننے کی صلاحیت بھی بخشی۔

26۔ اس طرح خدا نے عالم شہود میں ایک نئی اور خاص الخاص نوع حیات کی طرح ڈالی۔ اس نوع کے پہلے نمونے یعنی پہلے انسان کا نام آدم علیہ السلام رکھا گیا۔ اس کے تجدد اور تعدد کے لیے بھی وہی قاعدہ جاری کر دیا گیا جو اس کی ظاہری حیات کی قریبی نوع میں یعنی حیوانات میں پہلے سے جاری تھا۔ اس غرض کے لیے حضرت آدم علیہ السلام ہی کے وجود سے قدرت کاملہ نے مائی حوا کا وجود پیدا کر دیا۔

27۔ جن وجوہ کی بنا پر انسان کو باقی مخلوق پر تفوق یا برتری حاصل ہے ان میں سے چھ امور بہت اہم اور قابل توجہ ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

(1) انسان کا مادی وجود اپنی ساخت کے اعتبار سے کائنات کے تمام مادی اجسام کا نمائندہ ہے اور اس طرح ان تمام انوار محمد ﷺ کا مظہر ہے جو عالم امر سے عالم شہود میں پہنچ کر ہزارہا تبدیلیوں کے بعد ارضی و سماوی اجسام کی شکل اختیار کر چکے ہیں۔

(2) انسانی وجود کو تنظیم و ترکیب اور ترتیب و تناسب کا وہ کمال حاصل ہے جسے خود اللہ تعالیٰ نے احسن تقویم کہا ہے اور جو کسی اور مخلوق کے حصے میں نہیں آیا۔

(3) تمام مخلوق میں صرف انسان کو اللہ تعالیٰ نے نطق۔ شعور و فکر۔ خیال اور ارادہ کے انوار سے سرفراز کیا ہے۔

(4) قلب یا (mind) کی دولت صرف انسان کو ملی ہے جو نور محمد ﷺ اور نور محمد ﷺ کی وساطت سے نور خدا کی تجلیات کا مورد ہے۔

(5) مخلوق میں صرف انسان ہی ہے جس کی نوعی حیات کا آغاز اللہ تعالیٰ نے براہ راست اپنی روح کے انفاخ سے کیا ہے۔

(6) کائنات میں باقی مخلوق کو نور محمد ﷺ سے صرف یہ ایک تعلق حاصل ہے کہ عالم شہود میں تمام موجودات نور محمد ﷺ ہی کا ظہور ہیں۔ لیکن انسان کو سرور دو عالم ﷺ کے نور سے دہرا تعلق حاصل ہے۔ ایک بواسطہ مادی اجسام کے مرکزی نور کے ذریعے اور دوسرا براہ راست اپنے قلب و روح کے ذریعے۔

28۔ مندرجہ بالا امتیازات کی بنا پر انسان کو کائنات میں دوہری نمائندگی حاصل ہے۔ ایک طرف وہ اپنے قلب و روح کے نور کی معرفت خدا کا نمائندہ یا نائب ہے۔ دوسری طرف وہ اپنے وجود کی معرفت امام موجودات کا نمائندہ اور سربراہ ہے۔

29۔ انسان کے لیے اسرار کائنات کا صحیح علم حاصل کرنے کے دو امکانی طریق

marfat.com
Marfat.com

ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ عالم شہود میں علم سائنس کے ذریعے مادی اجسام کی سطح کو کرید کرید کر اور ان کے خواص کا تجزیہ کر کے ان کی نوری بنیادوں کو دریافت کرے جن میں صورت و سیرت کے ہزارہا انقلابات و تغیرات کے راز چھپے ہوئے ہیں۔ دوسرا یہ کہ انسان اپنے قلب کی نوری صلاحیت کو بیدار کر کے اپنی روح کو نور محمد ﷺ میں مدغم کر دے جو نور کو مخلوق اور خالق کے درمیان لازمی اور لابدی واسطہ ہے اور پھر اسی نور کی کرنوں کے ذریعے حقائق اشیا پر نظر ڈالے۔

30۔ بدیہی طور پر پہلا طریق کار نہایت مشکل۔ پر خطر غیر یقینی اور حوصلہ فرسا ہے کیونکہ عالم شہود اتنی لاتعداد انواع حیات پر مشتمل ہے اور اتنا وسیع عمیق اور بسیط ہے کہ سارا عالم تو ایک طرف رہا کسی ایک نوع حیات کی مکمل اور نتیجہ خیز تحقیق کے لیے تمام نبی نوع انسان کی مجموعی عمر بھی شاید کافی نہیں ہوگی۔

31۔ نیز طریق اول کی ناکامی اور بھی واضح ہو جاتی ہے اگر یہ یاد رکھا جائے کہ وہ تمام نظام شمسی جس میں ہماری زمین ایک چھوٹی سی بستی ہے تجلی نور ذات کی صرف ایک کرن کا کرشمہ ہے مرکز نور سے چونکہ ایسی لاتعداد کرنیں ہر سمت میں جلوہ پاش ہوئیں۔ اس لیے کائنات میں ایسے بے شمار نظام بہ یک وقت وجود میں آ کر ایک وسیع سلسلہ حیات کے حامل ہو گئے۔

32۔ ظاہر ہے کہ اسرار کائنات معلوم کرنے کا دوسرا طریقہ نہایت جاذب۔ موثر اور مختصر ہے۔ درحقیقت یہ قرآنی تعلیم کی پیروی اور رسول کریم سرور دو عالم ﷺ کی مکمل اطاعت و محبت کا راستہ ہے۔ اس راستے سے حیات انسانی کی منزل مقصود ہر بشر کی امکانی زد میں آ جاتی ہے۔

نور محمد ﷺ میں مدغم ہو کر انسان ایسے بلند اور رفیع مقام پر پہنچ جاتا ہے جہاں سے اس کی نوری نظر حیات کا آن واحد میں بے نقاب دیکھ لیتی ہے۔ اس مقام سے ایک طرف تو وہ خدا کی ذات و صفات کا عرفان حاصل

marfat.com
Marfat.com

کرسکتا ہے اور دوسری طرف ان تمام انوار کی سیر کرسکتا ہے جو آنحضور ﷺ کے نوری وجود سے جاری ہوکر عالم شہود کے تمام اجساد اور تمام انواع حیات کی باطنی قوت کا باعث ہیں۔ انہی انوار کے ذریعے وہ تمام اجسام کے باطنی نظام کو ایک نظر میں سمجھ سکتا ہے اور ایک قلیل مدت میں اسرار کائنات پر حاوی ہوسکتا ہے۔

33۔ نور محمد ﷺ کا مقام ہی وہ مقام ہے جہاں سے انسان اپنی دوگونہ نمائندگی کا حق ادا کرسکتا ہے۔

ایک طرف اس کا دل کمال عبدیت کی لذت سے سرشار ہوکر خالق کے حضور میں انتہائی خلوص اور عجز و انکسار سے سربسجود ہوتا ہے اور اس کے قرب خاص میں داخل ہوکر بے پایاں سرور اور راحت ابدی سے ہم کنار ہو جاتا ہے۔ دوسری طرف وہ خود اس کے نائب خلیفہ یا مختار کی حیثیت سے موجودات کے تمام مخفی رازوں سے واقف ہوکر ان پر پورا تسلط و تصرف حاصل کرلیتا ہے۔

34۔ ہر نوع حیات کی ہر منزل اور ہر منزل پر ہر شکل و ہیئت کا ایک متبادل نوری ڈھانچہ ہوتا ہے جو اس کے ساتھ ساتھ تغیر پذیر ہوتا رہتا ہے۔ مادی اجسام کے تمام متبادل ڈھانچے نور کی کرنوں کے ذریعے باہم مربوط اور مرکز نور سے وابستہ رہتے ہیں۔

35۔ ہر انسانی وجود کا بھی ایک ڈھانچہ ہوتا ہے جو اپنے مقام پر مادی اجسام کے بنیادی انوار کا مجموعہ ہوتا ہے۔ انسانی اجسام کے یہ مرکب نوری ڈھانچے بھی باہم مربوط اور نور محمد ﷺ سے وابستہ رہتے ہیں اور ان کا کنٹرول نور محمد کی وساطت سے قدرت کے اپنے ہاتھ میں رہتا ہے۔

36۔ جس طرح روشنی کے قوانین کے مطابق کوئی تصویر بڑی سے بڑی اور چھوٹی سے چھوٹی کی جاسکتی ہے۔ اسی طرح نور کی انتہائی لطافت کے سبب

marfat.com
Marfat.com

انسان کا نوری ڈھانچہ اتنا بڑا ہوسکتا ہے کہ وہ تمام آفاق کو اپنے اندر سمیٹ لے اور اتنا چھوٹا ہوسکتا ہے کہ کائنات کے ذرے ذرے میں خود پورے طور پر سما جائے۔

37۔ اگر انسان اپنے اندرونی نور سے فائدہ اٹھا کر اپنے قلب کی تمام مخفی قوتوں کو بیدار کرلے اور نور محمد ﷺ میں مدغم ہو جائے تو وہ مطلوبہ صفات الٰہیہ کا حامل ہو جاتا ہے اور اس کا مادی جسم بھی نور محمد کی برکت سے ایک لطیف ہیئت اختیار کرلیتا ہے۔ یہی اس کی فطری ترقی ہے اور یہی اس کے منعم علیہ ہونے کی منزل ہے۔

38۔ روح انسانی روح عظیم کا پرتو ہے اور خداوند عالم کے رازوں میں سے ایک خاص راز ہے۔

39۔ قلب انسانی وجود انسانی میں بمنزلہ عرش کبریا ہے اور نور محمد ﷺ کی وساطت سے تجلیات ذات کا مطمع ومخزن ہے۔ اس جلوہ گار نور کو نوری سامان سے ہی آراستہ کرنے کی ضرورت ہے۔

40۔ انسانی عقل اور ضمیر دونوں روح انسانی کے انوار ہیں اور دونوں روح کی طرف سے انسانی وجود میں ایجنٹ یا گماشتے کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ضمیر روح کی طرف سے قلب کا نقیب۔ نمقاد اور نگران احوال ہے۔ عقل روح کی طرف سے حواس خمسہ کی خبر گیر اور رہبر ہے جن کی صحت پر دماغ انسانی کے فیصلوں کی صحت کا دارومدار ہے اور ساتھ ہی خواہشات نفس کی عناں گیر ہے تاکہ حرص وہوا کی آلودگیوں سے قلب انسانی کو محفوظ رکھے اس کی صحت فکر اور نوری صلاحیتوں کو برقرار رکھے۔

41۔ قلب اور دماغ دونوں روح کی فکری پرواز کے معاون ہیں لیکن قلب کو دماغ پر ایک خاص برتری حاصل ہے۔ دماغ ایک مشین ہے جو اپنے صحیح کام کے لئے حواس خمسہ کی محتاج ہے اور اس کا دائرہ عمل باصرہ۔ سامعہ۔

marfat.com
Marfat.com

شامہ۔ ذائقہ اور لامسہ کی محدود قوا کے مطابق محدود ہے۔ مگر انسانی قلب (Mind) جو اپنی ساخت میں انسانی دماغ کا خود کفیل نوری ڈھانچہ ہے۔ اس کے نوری حواس کی رسائی غیر محدود ہے۔ اس لئے اس کی عملی اور فکری وسعتیں بھی غیر محدود ہیں۔

42۔ مادی قوانین اور روحانی قوانین دو بالکل علیحدہ اور الگ چیزیں نہیں بلکہ ایک ہی مربوط سلسلہ قانون کے دوسرے ہیں۔ مادی قوانین باریک سے باریک تر ہوتے ہوتے روحانی قوانین کی لطف سرحدوں میں مدغم ہو جاتے ہیں۔ دونوں میں کوئی حد فاصل نہیں۔ ہاں روشنی کو مادہ اور نور کی درمیانی منزل کہہ سکتے ہیں۔

43۔ مادی قوانین کا علم سائنس کہلاتا ہے اور روحانی قوانین کا علم عرفان۔

44۔ عرفان خیر ہی خیر ہے مگر سائنس ایک حد تک خیر کا موجب بھی ہو سکتی ہے اور شر کا بھی۔

45۔ عرفان سائنس کی بغیر بھی مکمل ہو سکتا ہے لیکن سائنس عرفان کے بغیر نہ صرف نامکمل رہتی ہے بلکہ تباہی اور ہلاکت کا باعث بن جاتی ہے۔

46۔ سائنس کا رخ صحیح رکھا جائے تو وہ عرفان کی طرح رہنمائی کر سکتی ہے اس لئے سائنس کا مطالعہ صرف اس حد تک ضروری ہے جس حد تک یہ عقل انسانی کو عرفان کی ابتدائی منزل کا پتہ دے سکے۔ بعد میں عرفان کی روشنی میں سائنس کی تکمیل بھی آسانی سے ہو سکتی ہے اور مادی اجسام کے اسرار و معارف کی تحقیق بھی نہایت تھوڑے وقت میں ختم ہو سکتی ہے۔

47۔ عرفان نور اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک انسان اپنے قلب کی صلاحیتوں کو بیدار کر کے تجلیات نور کو برداشت کرنے کے قابل نہ ہو جائے۔

48۔ قلبی صلاحیتوں کو صحیح طریق سے بیدار کرنے کے لئے سرور دو عالم جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی اطاعت و غلامی لازمی ہے کیونکہ اس غرض کے لئے ان کی

marfat.com
Marfat.com

تعلیم سے بہتر کوئی تعلیم نہیں۔

49۔ یہ شرط اس لئے بھی ضروری ہے کہ آنحضورﷺ کی ذات بابرکات قوانین نور کی سب سے زیادہ ماہر اور مظہر ہے ان ہی کا نور کائنات کی ہر شے میں کارفرما ہے۔ انہی کے نور کی تخلیق موجودات عالم کا سب سے بڑا راز ہے۔ انہی کے صدقے قلب انسانی تجلی گاہ نور ذات بنا ہے۔ انہیں کے فیض سے قوانین نور کا علم انسان کو حاصل ہوا ہے جسے علم لدنی کا نام دیا گیا ہے۔ ان ہی ذریعے اللہ تعالیٰ نے حیات انسانی کی رہنمائی کے لئے قرآن پاک کی شکل میں ایک نوری ہدایت نامہ عطا فرمایا۔ انہی کی زندگی ان ہدایات الٰہیہ کا بہترین عملی مرقع ہے اور انہوں نے ہی تسخیر کائنات کے سینکڑوں نمونے اپنی ذات سے پیش کر کے انسانی عروج کا رخ متعین کیا ہے۔ اس ضمن میں مشتے از خروارے کے طور پر چند امور کا اجمالی ذکر کیا جاتا ہے۔

(1) عالم بشری میں نزول وحی کی تاب لا کر بندوں کو خدا کا کلام سنایا اور ایک مکمل ضابطہ حیات عطا فرمایا۔

(2) انگلی کے اشارے سے چاند کو دو ٹکڑے کر دکھایا۔

(3) شب معراج میں عروج بشری کا معجزہ دنیا پر واضح کر دیا اور انتہائی ٹائم کنٹرول اور سپیس کنٹرول کی مثالیں قائم کیں۔ مثلاً

الف۔ اپنے جسد مبارک کے ساتھ ایک لمحہ میں افلاک تک بلکہ بلائے افلاک پرواز کیا۔ ملائکہ اور ارواح کی سلامیاں لینے کے بعد رب ذوالجلال سے بالمشافہ ملاقات وہم کلامی کا شرف حاصل کیا۔

ب۔ 18 سال کا زمانہ ایک ثانیہ کی قلیل ترین مدت میں سمیٹ کر رکھ دیا۔

ج۔ تمام افلاک کے حالات کو آن واحد میں ملاحظہ فرمایا۔ اور

د۔ پھر اسی آن واحد میں اتنی بلندیوں سے اپنے مقام ارضی پر واپس تشریف لے آئے۔

Marfat.com

(4) ایک موقع پر اپنے وجود باسعود کو زمین کے آبی چشموں سے ہم آہنگ کر کے آن واحد میں اپنے دست مبارک کی انگلیوں سے پانی کے فوارے جاری کر دئے۔

(5) شجر و حجر کو اپنے حکم سے قوت گویائی اور ان کے مدعا کو سماعت فرمایا۔

(6) بارہا انسانی سمع و بصر کو حضور و غیب کی حدود سے بے نیاز کر کے دنیا کو متحیر کیا۔

(7) اپنے پیشرو انبیاء علیہم السلام کے معجزات کی اس طرح تصدیق فرمائی کہ انہیں خود اپنی ذات بابرکات سے متعدد بار صادر فرما دیا۔ وعلی ھذا القیاس۔

50۔ سب انسان اپنی اپنی جگہ مظاہر خدا ہیں تو سب کو اللہ تعالیٰ نے علی قدر مراتب اتنی صلاحیت ضرور ودیعت کر رکھی ہے کہ اگر وہ چاہیں تو اپنے خیال کا تار قلب محمد ﷺ سے جوڑ کر نیابت الٰہیہ کی استعداد پیدا کر لیں۔ کسی کو اس فطری ودیعت سے محروم رکھنا اس کی شان عدل کے منافی تھا۔ یہ اور بات ہے کہ کوئی اس ودیعت سے فائدہ اٹھائے یا نہ اٹھائے

51۔ ودیعت کے کم از کم درجے کی مثال بجلی کے ایک بلب سے دی جا سکتی ہے جس کی اندرونی اہلیت صرف چند ایک باریک تاریں، اگرچہ اس بلبل کے ساتھ کائلز (Coils) کنڈینسر۔ گراریاں اور مشینیں وغیرہ نہیں ہیں جو بجلی کے کسی بڑے سٹیشن کا سامان ہوتا ہے تاہم جب یہی بلب تار کے ذریعہ کسی بڑے سٹیشن سے مل جاتا ہے تو اس سٹیشن کی تمام قوت تنویر اس بلب کے ذریعے میں صرف ہونے لگ جاتی ہے۔ اسی طرح کم تر ودیعت والا انسان محمدی ﷺ پاور ہاؤس سے مل کر اس قابل ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تمام قوتیں اس انسان کے وجود سے ظاہر ہو سکیں۔

52۔ اسرار کائنات قلوب انسانی پر تو وقتاً فوقتاً منکشف ہوتے ہی رہے ہیں۔ پیغمبروں کے معجزات اور اولیاء اللہ کی کرامتوں کا بڑا مقصد انہی اسرار کی

marfat.com
Marfat.com

طرف توجہ دلانا تھا۔ دوسرے الفاظ میں معجزات و کرامات سے یہ واضح کرنا مقصود تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے انسانی وجود میں کیا کیا مخفی قوتیں ودیعت کی ہوئی ہیں اور انہیں کس طرح بروئے کار لایا جا سکتا ہے۔ عقل انسانی کی تدریجی پختگی کے ساتھ ساتھ ان اسرار کے عقلی عرفان کا امکان بھی اب پہلے سے زیادہ روشن ہوگیا ہے۔ بلکہ اس عرفان کی تکمیل منطقی تقاضا ہے اس حقیقت کا کہ خدا نے انسان کو اپنی نیابت اور خلافت کے لیے پیدا کیا ہے۔ تخلیق انسان کا یہ مقصد تبھی پورا ہوسکتا ہے جب نبی نوع انسان بہیئت مجموعی صرف وجدانی طور پر ہی نہیں بلکہ پورے شعوری طور پر تمام اسرار کائنات کا عرفان حاصل کر کے ان کے استعمال پر قادر ہو جائے۔ اسی بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ دنیا کے اختتام سے پیشتر انشا اللہ ایک ایسا وقت بھی آئے گا جب عوام الناس میں سے 50 فیصد سے زائد انسان فزیکل آلات کی امداد کے بغیر وہ تمام کام کرنے کی استعداد رکھتے ہوں گے جنہیں ہم اس وقت کرامات سے تعبیر کرتے ہیں۔

53۔ تمام غیر انسانی اقسام حیات کی غرض و غایت انسانی حیات کی خدمت و اعانت ہے اور انسانی حیات کا مقصد عظیم کائنات کے رازوں اور مخفی قوتوں کا تجسس اور خدا کی ذات وصفات کا عرفان ہے۔

54۔ حیات انسانی کے اس مقصد کو مختلف الفاظ میں پیش کیا جا سکتا ہے جو نتیجہ اور مطالب کے اعتبار سے مترادف ہیں مثلاً۔

(الف) انسانی وجود کو ان تمام صفات الٰہیہ سے آراستہ کرنا جو خالق سے مخلوق میں منتقل ہو سکتی ہیں۔

(ب) حقیقت محمد ﷺ یہ کا عرفان اور صفات محمد ﷺ کی مشق علیٰ قدر ہمت و مراتب۔

(ج) نور محمد ﷺ کی وساطت سے نور ذات میں مدغم ہونا اور صفات الٰہیہ

marfat.com
Marfat.com

کی تحصیل سے دنیا میں امن و راحت پیدا کرنا۔

(د) خدا کی خلافت و نیابت کے فرائض ادا کرنے کی لیاقت پیدا کرنا۔

(ہ) خدا کے نائب کی حیثیت سے اسرار کائنات کی تحقیق و تسخیر اور موجودات عالم پر تصرف و تسلط۔

(و) قلب کی ودیعت شدہ مخفی قوتوں کو بیدار کر کے نور محمد ﷺ اور نور ذات کا عرفان حاصل کرنا۔

(ز) اخلاق و سیرت کو پاکیزہ کر کے خدا کا قرب حاصل کرنا۔

(ح) رسول اللہ ﷺ کی رسالت کے اقرار کے ساتھ خدا کی توحید قائم کرنا اور نبی نوع انسان کو ایک برادری میں منسلک کرنا۔

(ط) جسم۔ دل۔ دماغ اور روح کی متوازن ترقی و تربیت سے انسان کو انسان بنانا وغیرہ وغیرہ۔

55۔ انسان کا جسم اس کی روح کی سواری ہے۔ اس لیے مقصد حیات کے حصول کے لیے انسان کا اولین فرض یہ ہے کہ وہ جسمانی صحت کے تقاضوں کو بقدر حاجت پورا کرے۔ یعنی مکان، لباس، غذا اور نقل و حرکت کے سامان کو اپنی جائز ضرورتوں کے مطابق فراہم کر لے، لیکن اس فراہمی سامان کو اپنا نصب العین نہ بنالے۔ ویسے تمام مادی دنیا انسان ہی کی آسائش و سہولت کے لیے پیدا کی گئی ہے اس سے جتنا چاہے تمتع کرے بشرطیکہ ہر لحہ اپنا مقصد حیات پیش نظر رکھے اور اس کی طرف قدم بڑھاتا رہے۔

56۔ نور محمد ﷺ تک رسائی حاصل کرنے کے لیے ان بزرگ ارواح سے استفادہ کیا جاسکتا ہے جو پہلے نور محمد ﷺ میں مدغم ہو کر فائز المرام ہو چکی ہیں جس طرح کسی آدمی کو اپنے گھر کے لیے بجلی کی تلاش ہو تو اسے بجلی کے ابتدائی پاور ہاوس تک تار بڑھانے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ کسی قریبی مرکز سے تار متصل کر دینے سے ہی اسے مطلوبہ قوت مل جاتی ہے۔ اسی طرح

marfat.com
Marfat.com

اپنے قلب کا نوری تار اگر کسی کامیاب روح سے جوڑ دیا جائے تو یہ الحاق بہ آسانی نور محمد ﷺ کے فیضان کا سبب بن جاتا ہے۔

نیز یاد رہے کہ باطن کی فطری ودیعت کے مطابق ہر انسان کا قلب کم از کم نور کی ایک کرن کے ذریعے جناب رسالتمآب ﷺ کی ذات گرامی کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے۔ یہی کرن انسان کی روح کے لیے زینے کام دے سکتی ہے اور وہ تمام بزرگ ارواح جن کے ظہور کا تعلق اسی کرن سے ہے ایک نہایت ہی مفید اور موثر وسیلہ بن جاتی ہیں۔

57۔ قصہ کوتاہ نور کی پہلی تجلی سے لے کر مادی اجسام کے آخری شہود تک نور محمد ﷺ اور ذات محمدی (ﷺ) حیات عالم کا ازلی اور ابدی محور ہے۔ اس لیے ہر انسان کے لیے ان ہی کی جستجو۔ ان ہی کی اطاعت اور ان ہی کی ذات گرامی سے عشق ومحبت حاصل حیات ہے۔ خالق کا قرب ووصال اور مخلوق پر تصرف وتسلط اس حاصل کا دھرا انعام ہے۔

صلوۃ اللہ تعالیٰ علی خیر خلقه وحبیبه سیدنا ومولانا محمد وعلی اله واهل بیته واصحابه اجمعین۔ امین۔

☆.....☆.....☆

نوٹ :۔ تمہیمات کے تحت جو اشارات لکھے گئے ہیں ان کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ دور حاضر کے تعلیم یافتہ احباب بعض حقائق نور کی طرف توجہ فرما کر سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان خصوصی کا کچھ تصور محض اعتقادی طور پر ہی نہیں بلکہ عقلی اور فکری بنا پر بھی ذہن میں لا سکیں۔

سید شیر محمد ترمذی (رحمۃ اللہ علیہ)
(ریٹائرڈ) ڈپٹی ڈائریکٹر محکمہ تعلیم پنجاب لاہور

marfat.com
Marfat.com

عجائب الصلوٰۃ والسلام

سَلُّمُوَا یا قَوْمی بَلْ صَلُّوْا عَلَی صَدرِ الْاَمِیْن
مُصَطَفٰی مَاجَاءَ اِلَّا رَحْمَۃً لِلْعَالِمَیْن

صلوۃ وسلام کی رفعت وعظمت، اہمیت وحیثیت، محامد جلیلہ، محاسن جمیلہ اور برکات کثیرہ کا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا۔ کیونکہ جتنی بھی عبادات وتسبیحات اور دعوات و اذکار ہیں، ان تمام کی عملی نسبت انبیاء و رسل خصوصاً رحمۃ للعالمین جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنن مبارکہ سے ہے۔ مگر صلوۃ وسلام کے وظیفہ کو رب للعالمین نے اپنا معمول ٹھہرایا، گویا کہ یہ عمل مقدس ''درود وسلام'' سنت الٰہیہ ہے۔

نیز صلوۃ وسلام کو نصوص قطعیہ نے قوت اور جگہ کی قید سے آزاد رکھا جب کہ دیگر جملہ عبادات کے اوقات اور مقامات مقرر فرمائے۔

1- نماز

نماز کو "ان الصلوۃ کانت علی المومنین کتابا موقوتا" سے خاص فرمایا۔ جہت قبلہ اور قیام وغیرہ شرائط سے موکد کیا جب کہ درود وسلام کے لیے نہ وقت کا تعین اور نہ ہی کسی جہت وسمت کی قید ہے۔

2- روزہ

روزہ ماہ صیام میں فرض قرار دیا اور پھر سحری و افطاری کے وقت خاص

marfat.com
Marfat.com

فرمائے۔ نفلی روزوں کے لیے بھی انسان آزاد نہیں۔ ان میں طلوع وغروب کی قید ہے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ شب بھر کچھ نہ کھائے اور کہے میرا روزہ ہے۔ یا سورج کے غروب ہونے سے پہلے افطار کرنے سے اسے تکمیل روزہ کی بشارت سے نوازا گیا ہو۔ بہرحال روزہ قید زمانی کے ساتھ خاص ہے۔

3- زکوٰۃ

زکوٰۃ کو بنائے اسلام میں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ مگر اس عبادت کی سعادت صرف صاحب نصاب ہی کے حصہ میں آئی۔ جب کہ امت محمد ﷺ کی اکثریت مقدار معینہ کے نہ ہونے کے باعث محروم رہتی ہے۔ یوں بھی صاحب ثروت ونصاب حال "**علیھا الحول**" کی سہولت کے پیش نظر ممکن ہے۔ سعادت سے محروم رہ جائے۔

4- حج

حج ارکان اسلام میں حج عظیم ستون کی عظمت سے مزین ہے لیکن **من استطاع الیہ سبیلا** کے ساتھ ایام حج، احرام ومیقات معینہ اور مقامات خاص کی شرائط سے مقید ومخصوص کر دیا گیا ہے۔ بناء علیہ شاید ہی عالم اسلام کی کل آبادی کا 1/4 حصہ اس سعادت کو حاصل کرسکتے۔ ممکن ہے اس سے بھی قلیل تعداد وہاں حاضر ہوتی ہو۔

نیز جملہ عبادات (نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ) میں بلوغت کو شرط قرار دیا گیا ہے۔ نماز بالغ پر فرض، روزہ بالغ، تندرست، مقیم پر فرض، زکوٰۃ صاحب نصاب پر فرض، حج بالغ پر فرض اور دیگر فرائض وواجبات، سنن ومستحبات کی ادائیگی میں بھی اکثر وبیشتر بلوغت شرط ہے۔ نابالغ پر ان تمام امور شرعیہ کی بجا آوری فرض نہیں اور پھر طرہ یہ کہ فرض از خود ایک قید ہی تو ہے اور درود شریف ایسی کسی بھی قید سے

marfat.com
Marfat.com

آزاد، فرض محبت ہے۔

مگر ان جملہ امور کے برعکس "صلوۃ وسلام" کے لیے بلوغت شرط نہیں، نہ ہی اوقات کی قید ہے نہ ماہ وسال کی تخصیص اور نہ ہی لباس کی ہیت میں تبدیلی کا اشارہ، نہ مالی استطاعت اور جسمانی صحت کی تاکید، الغرض ایمان کے سوا درود و سلام کو ہر قسم کی قیود اور حدود سے آزاد رکھا۔ چنانچہ مسلمان بچہ، بوڑھا، نوجوان، مرد، عورت، بیمار، تندرست، مقیم، مسافر، غلام کسے باشندے دنیا، میں کہیں بھی ہو، وہ اپنے پیارے نبی رحمۃ للعالمین ﷺ کی بارگاہ عرش پناہ میں ہدیہ صلوۃ وسلام پیش کر کے سنت الہیہ کی ادائیگی، فرشتوں کی موافقت اور مومنین کی رفاقت کو پا کر سعادت دارین کا حق دار بن سکتا ہے۔

صلوۃ وسلام جملہ عبادات کی قبولیت کے لیے وسیلہ عظمیٰ ہے۔ دعا جسے رحمت عالم نور مجسم نبی مکرم ﷺ نے عبادت کا مغز قرار دیا۔ الدعا مخ العبادۃ۔ وہ اس وقت تک قبولیت کا جامہ نہیں پہن سکتی جب تک اس کے اول وآخر درود وسلام نہ پڑھا جائے۔ چنانچہ مشکوۃ شریف (باب الصلوۃ علی النبی ﷺ) میں حضرت فضالہ ؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور سید عالم ﷺ تشریف فرما تھے کہ اچانک ایک صاحب آئے اور نماز ادا کی۔ پھر اس نے **اللھم اغفرلی وار حمنی** کے کلمات سے دعا کی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے نمازی! تو نے جلدی کی۔ سن! جب نماز ادا کرنے لگو تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد کرو۔ جیسے کہ اس کی شان کے لائق ہے۔ پھر مجھ پر درود شریف پڑھ۔ پھر دعا کر، حضرت فضالہ ؓ فرماتے ہیں اسی اثناء میں ایک اور صاحب آئے۔ انہوں نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد کی پھر نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھا تو رسول کریم ﷺ نے اسے فرمایا۔

"اے نمازی! اب دعا کر تیری دعا قبول ہوگی۔"

نیز حضرت سیدنا فاروق اعظم ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ دعا زمین وآسمان کے درمیان معلق رہتی ہے۔ وہ قبولیت حاصل نہیں کر پاتی۔ یہاں تک کہ نبی کریم

marfat.com
Marfat.com

ﷺ پر درود شریف نہ پڑھا جائے۔

تفسیر روح البیان میں ہے کہ ہر دعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حجاب رہتا ہے۔ یہاں تک کہ حضور سید عالم ﷺ اور آپ کی آل پر درود شریف نہ پڑھا جائے۔ پس جب درود و سلام پڑھا جاتا ہے تو حجاب ہٹ جاتے ہیں اور دعا مقام قبولیت میں داخل ہو جاتی ہے اور جب تک درود شریف نہ پڑھا جائے دعا قبول نہیں ہوتی۔

بے بدرقہ او ہیچ دعا
البتہ بمنزل اجابت نرسد
بے ان کے واسطے کے خدا کچھ عطا کرے
حاشا غلط، غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے

بلاشبہ صلوۃ و سلام کو عبادات میں اولیت کا شرف حاصل ہے کیونکہ اس کی ابتدائی نسبت اور پہلا تعلق خالق کل سے ہے۔

ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوعلیہ وسلموا تسلیما۔

نیز جب حضرت آدم علیہ السلام کو احسن تقویم سے مرصع فرما کر نفخت فیہ من روحی سے شاد کام کیا اور انہی سے حضرت حوا کو تخلیق فرما کر اپنی حکمت بالغہ کے تحت دونوں میں انسیت کو ودیعت کیا۔ پھر رفاقت کی تکمیل کے لیے نکاح کا طریقہ القا ہوا تو ساتھ ہی ساتھ بطور حق مہر دس یا بیس مرتبہ باعث تخلیق عالم نبی مکرم رسول اعظم و خاتم ﷺ کی خدمت میں ہدیہ صلوۃ و سلام کا بیج بو دیا۔ لہٰذا جو بھی انسان کہلانے کا مستحق ہے اس پر لازم ہے کہ وہ رحمتہ للعالمین ﷺ کی ذات احسن و اجمل پر درود و سلام پیش کر کے اپنے انسان ہونے کا ثبوت مہیا کرے۔

لوگوں میں حقیقتاً ایماندار وہی انسان کہلانے کا حق دار ہے اور جو ایمان کی

marfat.com
Marfat.com

دولت سے محروم ہے وہ عنداللہ، **کالانعام بل ھم اضل** کے ضمرہ میں آتا ہے۔ نیز جو صورتاً انسان ہے مگر وہ محبوب خدا حضور پرنور ﷺ کا نام نامی سن کر درود شریف نہیں پڑھتا وہ بہت بڑا بخیل ہے۔

چنانچہ حضرت سیدنا انس ؓ سے مروی ہے کہ رسول دو جہاں ﷺ نے فرمایا۔ ''آیئے میں تمہیں بخیل اعظم بتاؤں، وہ کون ہے اور سب سے زیادہ محتاج کون ہے؟'' صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین عرض گزار ہوئے۔ ارشاد فرمایئے۔ آپ نے فرمایا۔

''من ذکرت عندہ فلم یبصل علی۔''

وہ شخص بخیل اعظم ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ ؓ فرماتے ہیں۔ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا۔

''البخیل الذی من ذکرنا عندہ فلم یصل علی۔''

(مشکوۃ شریف)

وہ بہت بڑا بخیل ہے جس کے سامنے میرا تذکرہ ہو مگر وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے۔ یہاں پر حضرت شیخ سعدی کا عام بخیل کے بارے میں ایک فتویٰ ملاحظہ فرمایئے اور پھر بخیل اعظم کی سزا کا خود اندازہ لگایئے۔ آپ فرماتے ہیں ۔

بخیل ار بود زاہد بحر و بر
بہشتی نہ باشد بحکم خبر

اگرچہ بخیل بحر و بر کی عبادت و ریاضت کر چکا ہو مگر بحکم حدیث شریف وہ بہشتی نہیں ہوسکتا۔ یہ زاہد، بحر و بر، بخیل کی سزا ہے جو بخیل اعظم ہوگا اس کی سزا کا تو کوئی اندازہ ہی نہیں لگا سکتا۔ چنانچہ ایسے شخص کے لیے آپ نے فرمایا۔

یل لمن لا یرانی یوم القیمتہ۔

قیامت کے دن ایسے شخص کے لیے خرابی ہے وہ میری زیارت نہ کرسکے گا۔

marfat.com
Marfat.com

نیز فرمایا۔ ''ذلیل ہوا وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر درود و سلام نہ پڑھا۔'' نیز فرمایا۔ ''ایسے شخص کو جنت کا راستہ سدھائی نہیں دے گا جو میرے نام آنے پر درود شریف پڑھنا بھول گیا۔''

اور جو قصداً نہیں پڑھتا بلکہ پڑھنے والوں کو روکتا ہے اس کا کیا حشر ہوگا؟

صلی اللہ حبیبہ محمد وآلہ واصحابہ و بارك وسلم۔

ان تمہیدی کلمات کے بعد چند واقعات عجیبہ اہل عشق و محبت کی نذر کرتا ہوں جو نہایت پر اثر، روح پرور اور ایمان افروز ہونے کے ساتھ ساتھ عبرت انگیز بھی ہیں۔

جامع المعجزات فی سیر خیر البریات مطبوعہ مصری میں علامہ محمد رہادی رحمۃ اللہ علیہ نے واقعہ معراج میں ایک نہایت سبق آموز روایت بیان کی ہے جسے امت اسلامیہ کے نامور خطیب سلطان الواعظین حضرت مولانا علامہ ''ابوالنور محمد بشیر آف کوٹلی لوہاراں'' نے ''جان ایمان'' کے عنوان سے نظم کا جامہ پہنایا ہے۔ پڑھیے اور اپنے ایمان و ایقان کی دولت میں اضافہ کیجیے۔

علامہ محمد رہادی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ معراج کی نعمت عظمیٰ کے کچھ عرصہ بعد حضرت جبریل امین رحمۃ للعالمین ﷺ کی خدمت میں آئے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ! آج ایک عجیب بات عرض کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ یہ آپ کے معراج سے پہلے کا واقعہ ہے کہ آسمان پر میں نے ایک بہت عزت و وقار کے مالک فرشتے کو دیکھا جو

ایک مرصع تخت پر بیٹھا ہوا تھا ذی وقار
اور فرشتے تخت کے ماحول تھے سرّ ہزار
وہ فرشتے مقتدی تھے اور یہ ان کا امام
کر رہے تھے ذکر حق مل کر یہی تھا ان کا کام

یا رسول اللہ ﷺ! وہ فرشتہ ایک دن تو شان و شوکت اور رفعت و منزل کی

marfat.com
Marfat.com

بلندیوں پر فائز دیکھا مگر چند دن بعد کوہ قاف سے میرا گزر ہوا تو نہایت دردناک آواز سنی۔ میں وہاں پہنچا جہاں سے یہ آواز سنائی دے رہی تھی۔ حضور! میں کیا بتاؤں اور کیسے بیان کروں کہ میں نے کیا دیکھا۔

اللہ اللہ رب کے بھی کیا بے نیازی کے ہیں کام
یا نبیؐ یہ تھا وہی جو تھا فرشتوں کا امام
تخت پر دیکھا تو اس کو ایک دن افلاک پر
اور اس دن دیکھتا ہوں رو رہا ہے خاک پر
اس کے تھے فرشتے ایک دن ستر ہزار
آج یہاں تنہا پڑا ہے کوئی حامی ہے نہ یار

یا رسول اللہ ﷺ! میں منظر دیکھ کر حیران ہوگیا کہ یہ وہی معزز و معظم فرشتہ جو ستر ہزار فرشتوں کا امام تھا آج بے کس و تنہا پہاڑوں میں پڑا ہوا ہے اور کوئی پرسان حال نہیں، رو رہا ہے اور زار و قطار رو رو کر حق تعالیٰ سے معافی طلب کر رہا ہے۔

سرکار! جب میں اس کے پاس پہنچا اور اس سے انقلاب کی وجہ دریافت کی نیز زوال مرتبہ کا سبب پوچھا تو پکار اٹھا۔

لیلۃ المعراج کو بیٹھا تھا اپنے تخت پر
ذکر حق میں محو تھا اور ماسوئی سے بے خبر
سرور دو کون محبوب خدائے بحر و بر
میرے آگے سے ہوا ان کی سواری کا گزر
محو، ذکر حق میں ہو کر لے رہا تھا رب کا نام
بہر تعظیم محمد رہ گیا مجھ سے قیام
بس یہی لغزش ہوئی میرے لیے وجہ زوال
آ گیا اپنی جلالت میں رب ذوالجلال

marfat.com
Marfat.com

بس اے جبریل! مجھ سے جونہی لغزش واقع ہوئی تو اللہ تعالیٰ اس بات پر اپنے جلال میں آ گیا اور میری ساری عبادت کے عدمِ قبولیت کا اعلان فرما دیا اور حکم فرمایا۔

نکل جا تو اس جگہ سے اے فرشتے پر غرور
کیوں نہ کی تعظیم آیا سامنے جب میرا نور
یہ عبادت رات دن کی مجھ کو نامنظور ہے
دور ہے جو میرے احمد سے وہ مجھ سے دور ہے
وہ عبادت ہی نہیں جس میں نہ ہو حب رسول
جن میں بو پائی نہیں جاتی وہ ہیں کاغذ کے پھول

اے جبرائل! اسی دن سے اللہ تعالیٰ نے معتوب فرما کر مجھے تختِ عزت سے اتار کر یہاں پھینک دیا ہے۔ اب ہر وقت اس سے معافی مانگ رہا ہوں۔ تاحال میری توبہ منظور نہیں ہوئی۔ اے جبرائیل! تو ہی میرے لیے دعا کر کہ اللہ تعالیٰ مجھے معاف کر دے۔

یا رسول اللہ ﷺ! مجھے بڑا رحم آیا اور میں نے اللہ تعالیٰ سے بصد عجز و نیاز اس کی معافی کے لیے دعا کی۔ حضور ﷺ! آپ کے صدقہ میں اللہ تعالیٰ کا دریائے رحم و کرم جوش میں آیا۔ میری دعا قبول ہوئی اور مجھے ارشاد ہوا۔ جبریل! اس معتوب فرشتے سے کہو

تم اگر یہ چاہتے ہو رحمتوں کا ہو ورود
تو میرے محبوب پر ایک بار پڑھ ڈالو درود

یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اسے کہا کہ حضور ﷺ پر درود پڑھو تا کہ تجھے معافی ہو جائے۔ چنانچہ اس نے بڑے ذوق و شوق سے آپ پر درود و سلام پڑھنا شروع کیا ہی تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے معاف کر دیا ہے اور حضور ﷺ!

آج میں نے پھر اسے دیکھا ہے اپنے تخت پر
پڑھتا رہتا ہے۔ درود اب آپ پر وہ بیشتر

marfat.com
Marfat.com

آخر میں سلطان الواعظین دامت برکاتہم فرماتے ہیں۔ ''میرے بزرگو! یہ سارا واقعہ میں نے نظم میں لکھ کر مقطع میں یہ لکھا ہے کہ''

اے بشیر اس واقعہ میں یہ سبق موجود ہے
کہ بجز حب نبی ذکر خدا مردود ہے۔

بیوی کو طلاق

حضرت شمس العارفین خواجہ محمد شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات عالیہ ''مرات العاشقین'' میں مرقوم ہے کہ ایک دن حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کا خیمہ دیکھا۔ اس نے چاہا کہ خیمے کے اندر جائے۔ جواب آیا تو اس قابل نہیں، جا اور قطب الدین سے کہہ دو کہ تم ہمیشہ درود و سلام کا تحفہ بھیجتے تھے۔ آج کیوں نہ بھیجا؟

وہ آدمی اسی وقت حضرت خواجہ قطب الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا ماجرا عرض کر دیا۔ آپ نے فرمایا۔ ''ہاں! ہر رات کو تین ہزار مرتبہ درود شریف میرا مقررہ وظیفہ تھا۔ آج نکاح کے باعث مجھ سے چھوٹ گیا۔ اس وجہ سے آپ نے بیوی کو طلاع دے دی۔ اللہ اکبر''

لاؤ کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کی یہ داستان

marfat.com
Marfat.com

علامہ یوسف نبھانی رحمۃ اللہ علیہ کی گرفتاری اور رہائی

قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ کے ملت اسلامیہ کی نامور شخصیت سے گہرے مراسم تھے۔ انہی عظیم ترین اکابر میں شہرہ آفاق علمی شخصیت حضرت علامہ الحاج الحافظ الشیخ الامام یوسف بن اسماعیل النبھانی رحمۃ اللہ علیہ سابق وزیر انصاف بیروت بھی ہیں۔ جن سے قطب مدینہ کے عمدہ تعلقات تھے۔ نیز وہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر تھے۔ امام اہل سنت مولانا سید دیدار علی شاہ صاحب محدث الوری رحمۃ اللہ علیہ بانی حزب الاحناف لاہور نے حج و زیارت کے دوران ان سے ملاقات کی۔ نیز علامہ یوسف نبھانی صاحب اعلیٰ حضرت بریلوی کی کتاب "الدولۃ المکیۃ" پر زوردار تقریظ تحریر فرما چکے تھے۔ اس نسبت سے بھی مولانا ضیاء الدین احمد قادری کو ان سے خصوصی نسبت تھی۔ جب راقم السطور نے پہلی بار 1976ء میں بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں حاضری کا شرف پایا تو حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری کے ہاں محفل میلاد میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی۔ موقعہ غنیمت جانا اور حضرت سے عالم اسلام کی اہم شخصیات کے بارے میں معلومات جمع کرتا رہا۔ تو آپ نے علامہ یوسف نبھانی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک نہایت ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا۔ (جسے میں نے پہلی مرتبہ اپنی

marfat.com
Marfat.com

کتاب۔"اغثنی یا رسول اللہ" ﷺ میں درج کیا بعدہ علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ نے علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "الشرف المؤبد لال محمد" کے ترجمہ "برکات آل رسول" کے ساتھ تقدیم میں شامل کیا پھر "نقوش کے رسول نمبر" انوار قطب مدینہ اور قطب مدینہ کے علاوہ پاک و ہند کے مختلف مذہبی رسائل و جرائد نے بڑے اعتماد سے شائع کیا نیز ماہنامہ "دلیل راہ" کے خاص نمبر کی زینت بنا۔ قطب مدینہ فرمانے لگے۔

بعض شرپسندوں اور منافقین نے سلطان عبدالحمید "سلطان ترکی" کے کان بھرے کہ علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے قصائد کے ذریعے تمہاری رعایا میں انتشار پھیلا رہے ہیں چنانچہ 1330ھ/1912ء میں جب علامہ مدینہ طیبہ پہنچے تو انہیں نظر بند کر دیا گیا۔ "علامہ فرماتے ہیں۔

"حسبت فی المدینة مدة اسبوع لکن بالاکرام والاحترام۔

مجھے ایک ہفتہ کے لیے نظر بند کر دیا گیا، لیکن عزت و احترام کے ساتھ۔

قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری مدنی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ جو اس واقعہ کے شاہد ہیں۔

گرفتاری کی تفصیل یوں بیان فرماتے ہیں۔

ایک دفعہ سلطان عبدالحمید نے مدینہ منورہ کے گورنر کو علامہ کی گرفتاری کا حکم دیا۔ گورنر بصری پاشا علامہ کا انتہائی معتقد تھا۔ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلطان کا حکم نامہ پیش کیا۔ علامہ یوسف نبہانی ملاحظہ فرماتے ہی گویا ہوئے۔

"سمعت و قرات" واطعت۔

میں نے سنا، پڑھا اور اطاعت کی۔

گورنری بصری پاشا عرض کرنے لگا۔ حضرت! گرفتاری تو ایک بہانہ ہے گورنر ہاؤس تشریف لائیے۔ آپ میرے ہاں بحیثیت مہمان ہوں گے۔ اس

marfat.com
Marfat.com

بہانے مجھے میزبانی کا شرف حاصل ہو جائے گا اور جو علماء و مشائخ آپ سے ملاقات کے لیے آئیں گے وہ بھی میرے مہمان ہوں گے آپ کے عقیدت مندوں پر گورنر ہاؤس کے دروازے ہر وقت کھلے رہیں گے۔ آپ کا گورنر ہاؤس میں قیام قید نہیں محض سلطان کے حکم کی تعمیل کے لیے ایک حیلہ ہے۔

حضرت علامہ نبہانی عالم اسلام کی ممتاز شخصیت تھے۔ ہم عصر علماء و مشائخ کے ان کے ساتھ گہرے مراسم تھے۔ ان کی گرفتاری کی خبر جنگل کی آگ کی طرح بڑی تیزی سے عالم اسلام میں پھیل گئی۔ خاص و عام سراپا احتجاج بن گئے۔

مگر علامہ صاحب بالکل مطمئن تھے۔ گھبراہٹ اور پریشانی کا نام تک نہیں تھا۔ تاہم علماء زعماء ملت نے ملاقات کے دوران علامہ سے کہا اگر آپ اجازت دیں تو ہم آپ کی رہائی کے لیے سلطان سے اپیل کریں علامہ نے فرمایا اگر آپ کو اپیل کرنا منظور ہے تو سلطان کونین ﷺ کی بارگاہ اقدس میں صلوۃ وسلام کے ساتھ یوں استغاثہ کی صورت میں کریں۔

صَلی اللّٰہ عَلَی النَّبِی الْاُمِّی ﷺ صلوۃً وَّ سلامًا علیک
یا رسول اللّٰہ قَلَّتْ حِیْلَتِیْ اَنْتَ وَسِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ یَا
سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ۔

حضرت قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ چنانچہ ہم نے (مذکورہ) استغاثہ شروع کیا ابھی تین دن تک ہی اس درود شریف کے ساتھ استغاثہ پیش کیا تھا کہ سلطان عبدالحمید کا گورنر بصری پاشا کو پیغام ملا۔ حضرت شیخ یوسف نبہانی کو باعزت بری کر دیا جائے۔ چنانچہ آپ کو بری کر دیا گیا۔ اسے علامہ نے الدلات اواضحہ میں از خود یوں تحریر فرمایا ہے۔

''جب حکومت پر واضح ہوا کہ میں پورے خلوص کے ساتھ دین اسلام کی خدمت اور نبی کریم ﷺ کی طرف سے دفاع کر رہا ہوں تو میری رہائی کا حکم صادر کیا گیا اور حکومت کے ذمہ دار افراد نے میری گرفتاری پر معذرت کا

marfat.com
Marfat.com

اظہار کیا۔

صلی اللہ علی حبیبہ محمد و آلہ واصحابہ و بارك وسلم۔

شہد کی مکھی

نبی کریم روف رحیم ﷺ کی رحمت و رافت نہ صرف نوع بشر پر ہی تھی۔ بلکہ آپ کا فیضان کائنات کی ہر چیز کو محیط ہے اور خالق کل کی ہر تخلیق خواہ چھوٹی ہو یا بڑی وہ رحمۃ للعالمین ﷺ کی محتاج ہے اور جس محتاج کو اپنے آقا کی عنایات گراں مایہ سے حظ وافر عطا ہو رہا ہوگا وہ بلاشبہ اپنے انداز میں بطور شکرانہ اظہار محبت کرے گا اور ہمیشہ اپنے محسن کے گن گاتا رہے گا۔ یہی وجہ ہے کہ ریت کے ذروں سے لے کر آفتاب و مہتاب کی چمک دمک تک آپ کی عطا پر رطب اللسان ہیں۔ شہد کی مکھی کو لیجئے۔ جو خالق ارض و سماء کی مخلوق میں ایک بہت ہی چھوٹی سی تخلیق ہے ایک دن سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کبھی لباس پر قربان ہوتی۔ کبھی گیسوئے عنبرین کی بلائیں لیتی۔ کبھی جسم منور پر تصدق ہوتی اور کبھی پائے اقدس کو چوم کر اپنے ذوق کا سامان مہیا کرتی۔ اسی اثناء میں حضور ﷺ اس سے مخاطب ہوئے۔

اے مکھی! تو یہ تو بتا! شہد کس طرح تیار کرتی ہے؟ اس نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ ہم چنبیلی، موتیا، گیندا، گلاب، نرگس، اور رنگا رنگ پھولوں کا رس چوس کر جب اپنے چھتے کی طرف آتی ہیں تو اس رس کو وہاں اگل دیتی ہیں۔ وہ شہد بن جاتا ہے۔

اس پر آپ نے فرمایا۔ پھولوں کا رس تو کڑوا یا پھیکا اور بے ذائقہ ہوتا ہے جب کہ شہد میٹھا؟ تو یہ بتا اس کڑوے اور بے ذائقہ رس میں شیرینی کہاں سے آجاتی ہے۔ تو اس نے عرض کیا۔

marfat.com

Marfat.com

گفت چوں خوانیم بر احمد درود
می شود شیریں و تلخی را ربود

یارسول اللہ ﷺ ، ہمارے منہ یا پیٹ میں تو شیرینی و میٹھا نہیں بلکہ جب ہم گلشن سے پھولوں کا رس چوس کر اڑتی ہوئی اپنے گھر کی طرف آتی ہیں تو آپ پر درود و سلام پڑھتی ہوئی آتی ہیں۔ جس کی برکت سے شہد، شیریں و خوش ذائقہ بن جاتا ہے قرآن فرماتا ہے فیہ شفاء و رحمۃ۔ ممکن ہے شہد کی مکھی کی یہی ادا بارگاہ رب اللعالمین میں پسند آئی ہو اور سورۃ النحل کو قرآن پاک میں نازل فرما کر اسے زندہ جاوید بنایا گیا ہو۔

سبحان اللہ کیا تعجب ہمارے بداعمال، درود و سلام پڑھنے کے باعث اچھے ہو جائیں۔ نیز منکر وسیلہ کو شہد کے استعمال پر بھی حرمت کا فتویٰ لگا دینا چاہئے کیونکہ یہ بھی درود شریف کے وسیلہ جلیلہ سے ہی شیریں دیٹھا بنتا ہے۔

صلی اللہ علیہ حبیبہ محمد و آلہ اصحابہ و بارک وسلم۔

marfat.com
Marfat.com

محفلِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

در

کاشانۂ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا

ایک دن سید عالم نور مجسم نبی مکرم جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی معیت میں حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ حضرت سیدنا فاروق اعظم اور حضرت عثمان ذوالنورین کو لے کر حضرت علی المرتضیٰ کے دولت کدہ پر جلوہ افروز ہوئے تو حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فوراً خاطر مدارت کا اہتمام کیا اور ایک چمکدار صاف ستھری طشت (پلیٹ) میں نہایت نفیس شہد خدمت عالی میں حاضر کیا۔ عجیب اتفاق کہ شہد میں ایک بال پڑا نظر آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرماتے ہی صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا' یہ طشت (پلیٹ) اور شہد جس میں بال بھی نظر آ رہا ہے بعض حقائق و معارف کی تصریح چاہتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ہر شخص اس کے متعلق اظہار کرے۔

ارشاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سنتے ہی حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایماندار انسان اس پلیٹ سے زیادہ چمکدار ہے اور ایمان اس کے دل میں شہد سے زیادہ شریں ہے اور ایمان' آخرت تک اپنے ساتھ لے جانا اس بال سے زیادہ باریک ہے۔

سیدنا فاروق اعظمؓ عرض کرتے ہیں کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بادشاہی اس پلیٹ سے زیادہ روشن ہے اور حکمران شہد سے زیادہ شیریں ہے لیکن حکومت میں

marfat.com
Marfat.com

عدل و انصاف کرنا بال سے زیادہ باریک ہے۔

پھر حضرت سیدنا عثمان ؓ عرض پیرا ہوئے یا رسول اللہ ﷺ! علم اس طشت سے زیادہ روشن اور علم دین پڑھنا شہد سے زیادہ شیریں ہے اور علم پر عمل کرنا بال سے زیادہ باریک ہے۔

خلفاء ثلاثہ رضوان اللہ علیہم کے ان اسرار و معارف کے انکشاف کے بعد حضرت علی ؓ یوں اظہار فرماتے گویا ہوئے۔ یا رسول اللہ ﷺ! مہمان اس طشت سے زیادہ روشن ہیں اور خدمت مہمان شہد سے زیادہ شیریں ہے لیکن مہمان کی دلنوازی اور خوشنودی حاصل کرنا بال سے زیادہ باریک ہے۔

یاران مصطفیٰ جب اپنے اپنے مقدس خیالات کا اظہار کر چکے تو سید عالم ﷺ پردہ کی دوسری جانب حضرت سیدہ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ آپ بھی کچھ کہیں۔

حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ "ابا جان! عورتوں کے حق میں حیا اس طشت سے زیادہ چمکدار ہے اور چادر عورت کے منہ پر شہد سے زیادہ شیریں ہے اور خود کو نگاہ غیر محرم سے بچانا بال سے زیادہ باریک ہے۔

اس علم کے بعد معلم کتاب و حکمت سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

حاضرین میں بھی اس بارے میں کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ سنو!

معرفت الٰہی اس طشت سے زیادہ روشن ہے اور معرفت سے آگاہ ہونا شہد سے زیادہ شیریں ہے' لیکن اس کو اپنے دل میں محفوظ رکھنا بال سے زیادہ باریک ہے۔

ابھی یہ مبارک گفتگو ختم نہ ہونے پائی تھی کہ دروازے پر آنے والے نے باریابی کی اجازت چاہی۔ یہ حضرت جبریل ؑ تھے۔

حضور ﷺ کی اجازت پاکر جب محفل مصطفیٰ میں عام انسانی شکل میں جبریل امین حاضر ہوئے تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے بھی اظہار کا موقع مرحمت فرمایئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہیے۔ بارگاہ رسالت ﷺ کے دربان

marfat.com
Marfat.com

نے عرض کیا۔

"راہ خدا اس طشت سے زیادہ روشن ہے اور اس راہ پر چلنا ایمان دار کو شہد سے زیادہ محبوب ہے لیکن اس راہ پر قائم رہنا بال سے زیادہ باریک ہے۔"

اس کے بعد حضور پرنور پر وحی کا نزول ہوا اور حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

"میرے حبیب! بہشت اس طشت سے زیادہ چمکدار ہے اور بہشت کی نعمتیں شہد سے زیادہ شریں ہیں لیکن پل صراط سے گزرنا ہے جو بال سے بھی زیادہ باریک ہے۔"

حضرت علامہ قسطلانی شارح الصحیح البخاری رحمۃ اللہ علیہ کنز المعارف میں اس واقعہ کو نقل فرماتے ہیں کہ بظاہر یہ ایک پراسرار خوش طبعی ہے لیکن درحقیقت یہ حکمت و معرفت کی ایک جامع تفسیر اور فیضان و عرفان کا بہترین انکشاف ہے۔

واللہ یا محمد مثلك لم یکن فی العالمین و انت
الذی فاداك ربك مرحبا

خدا کی قسم یا رسول اللہ ﷺ! آپ تمام مخلوق میں بے مثل ہیں۔ آپ ایسا نہ کوئی ہوا اور نہ ہی ہوگا۔ آپ کی شان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مرحبا کہہ کر مخاطب فرمایا۔

لم یخلق الرحمن مثل محمدا بدأ و علمی انه لایخلق

اللہ رحیم و کریم نے آپ کی مثل کوئی پیدا نہ کیا اور ہمارا ایمان (علم) ہے کہ نہ ہی وہ پیدا کرے گا۔

شریعت درر محفل مصطفیٰ ﷺ
طریقت عروج دل مصطفیٰ ﷺ
شریعت میں ہے قیل و قال حبیب
طریقت میں محو جمال حبیب

کنز المعارف بحوالہ جمال حق کانپور ص 17 مطبوعہ اکتوبت 1964ء

marfat.com
Marfat.com

عجائب میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ابو محمد آدم علیہ السلام

حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی کنیت ابو محمد ہے، تفاسیر، احادیث، آثار تواریخ اور کتب سیر میں اس کنیت کو ائمہ کرام، محدثین عظام، علماء اور مورخین نے تسلسل سے تحریر کیا ہے۔ مگر تعجب ہے کہ کسی بھی انسان نے حضرت عبدالمطلب سے پہلے اپنی اولاد کے لیے اسم محمد کو علم نہ بنایا، انبیاء و مرسلین اپنی اپنی قوموں اور امتوں کو نبی اکرم رسول اعظیم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ کمالات جمیلہ سے آگاہ فرماتے رہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی جلالت شان نے ہر دل کو مرعوب کر رکھا تھا۔ بناء علیہ کسی بھی شخص کو اپنے بیٹے کا نام محمد رکھنے کی جرأت نہ ہوئی۔ حضوصا ابو البشر سیدنا آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے پانچ صد فرزند بھی عطا فرمائے، مگر کسی ایک بیٹے کا نام حضور کے نام نامی پر نہ رکھا بلکہ معلوم کا تو یہ عالم تھا کہ اپنی لغزش بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کے وسیلہ جلیلہ سے معاف کرائی۔ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو ابو محمد کنیت سے نوازا تو انہوں نے عرض کیا

لِمَ رَبِّ کُنیَتِی أبامُحَمَّدٍ؟
الٰہی میری کنیت ابو محمد کس سبب سے ہے؟ ارشاد ہوا
اِرْفَعْ رَأسَكَ
اپنا سر مبارک اٹھایئے اور اوپر دیکھئے
فَرَفَعَ رَأسَهٗ
تو انہوں نے سر اقدس اوپر اٹھایا

marfat.com
Marfat.com

فَرَاَی نبوُرَ مُحَمَّدٍ ﷺ فی سَرَادِقِ الْعَرْشِ
انہوں نے نور محمد مصطفیٰ ﷺ ساق عرش پر دیکھا تو آواز آئی
ھٰذَا نُوْرُ نَبِیٍّ مِنْ ذُرِّیَّتِکَ
یہ اس عظیم نبی کا نور ہے جو تمہاری اولاد سے ہوگا
اِسْمُهٗ فِی السَّمَاءِ اَحْمَدُ وَفِی الْاَرْضِ مُحَمَّدٌ۔
ان کا اسم گرامی آسمانوں میں احمد اور زمین پر محمد ﷺ ہے
لَوْلَاہُ مَاخَلَقْتُکَ وَلَاخَلَقْتُ سَمٰوٰتٍ وَلَا اَرْضًا،
اگر انہیں پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو نہ تجھے پیدا کرتا اور نہ ہی زمین و آسمان معرض وجود میں لاتا۔

واضح ہوا کہ ہر ایک کا میلاد، میلاد مصطفیٰ ﷺ کے سبب ہے۔

سبب	ہر	سبب	منتہائے طلب
علّت	جملہ	علّت	پہ لاکھو سلام

تمنائے زیارت

اللہ تعالیٰ جَلَّ وَعَلٰی نے جب سیدنا آدم علیہ السلام کی پشت مبارک میں نبی کریم ﷺ کے نور کو ودیعت فرمایا تو ان کی پشت مبارک کے پیچھے کھڑے ہو کر فرشتے درود و سلام پڑھنے لگے سیدنا آدم علیہ السلام نے عرض کیا۔ الٰہی؟ فرشتے میرے پیچھے کھڑے کیا دیکھ کر درود سلام پڑھ رہے ہیں۔ آواز آئی

یَنْظُرُوْنَ اِلٰی نُوْرِ مُحَمَّدٍ وَیُصَلُّوْنَ عَلَیْہِ۔

یہ نور محمد ﷺ کی زیارت سے محظوظ ہو کر ان پر درود شریف پڑھ رہے رہیں تو آپ کے قلب اطہر میں بھی نورانیت مصطفیٰ ﷺ دیکھنے کی خواہش پیدا ہوئی عرض کیا یا اللہ؟ مجھے بھی اس نور مقدس کی زیارت سے مشرف فرما تو اللہ تعالیٰ نے حضور سید عالم ﷺ کے نور کو ان کی انگلیوں کے ناخنوں میں ظاہر فرمایا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرط محبت سے انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگا لیے پھر کیا ہوا۔ مولوی

marfat.com
Marfat.com

عبدالستار صاحب اکرام محمدی میں تحریر کرتے ہیں:

حضرت نے اوہ انگلی چم کے اکھاں اوپر لائی
پڑھ صلوات نبی دے اتے عزت خوب بڑھائی
بانگ و چالے سنت آدم اوتھوں مومن کر دے
نام نبی دا سن انگھوٹھے چم اکھیاں تے دھر دے

خوشبو ہی خوشبو

مواہب لدینہ میں ہے کہ پشت در پشت نور مصطفیٰ ﷺ اصلاب طاہرہ اور ارحام فاخرہ میں منتقل ہوتا ہوا حضرت عبدالمطلب کے صلب مبارک میں جلوہ افروز ہوا، جوانی کے عالم میں آپ ایک دن حطیم کعبہ میں سو گئے۔ جب بیدار ہوئے تو عجیب کیفیت تھی، آنکھوں میں سرمہ، سر پر تیل لگا ہوا اور نہایت دیدہ زیب لباس سے مرصع ہیں نیز حسن و جمال کا عالم ہی کچھ اور ہے حضرت عبدالمطلب اپنی اس نرالی ہیئت پر سخت حیرت زدہ اپنے والد ماجد ہاشم بن عبدمناف کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ انہیں قریش کاہنوں کے پاس لائے اور مذکورہ واقعہ بیان فرمایا۔ کاہنوں نے جواب دیا اللہ تعالیٰ عبدالمطلب کو نکاح کا حکم فرما رہا ہے، چنانچہ آپ نے پہلے قیلہ سے عقد کیا وہ جلد ہی فوت ہو گئیں تو فاطمہ بنت عمرو سے نکاح ہوا۔ جس کے بطن اطہر سے حضرت عبداللہ پیدا ہوئے۔ بیان کرتے ہیں کہ جب تک نور مصطفیٰ ﷺ حضرت عبدالمطلب کی پشت مبارک میں جلوہ افروز رہا ان کے بدن مبارک سے ہر وقت بھینی بھینی روح پرور خوشبو آتی رہتی تھی جہاں سے گزرتے فضا مشکبار ہو جاتی نیز بیان کرتے ہیں اگر مکہ مکرمہ میں قحط پڑ جاتا تو لوگ حضرت عبدالمطلب کا ہاتھ تھامے کوہ ثبیر پر لے آتے اور ان کے توسل سے بارش کی دعا مانگتے تو باران رحمت کا نزول ہوتا اور قحط ختم ہو جاتا۔

مشرق و مغرب کا مالک

مستند روایات میں ہے کہ ایک رات حضرت عبدالمطلب نے خواب دیکھا

marfat.com
Marfat.com

کہ ان کے سامنے اچانک ایک درخت نمودار ہوا ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے اس نے اس تیزی سے بڑھنا شروع کیا یہاں تک کہ اس کی شاخیں مشرق، مغرب، شمال اور جنوب میں پھیل گئیں۔ جڑیں تحت الثریٰ تک اور چوٹی آسمان سے باتیں کرنے لگی۔ وہاں ایک گروہ آیا جو اس درخت کو اکھاڑنے پر آمادہ دکھائی دیتا تھا۔ اسی اثناء میں ایک مختصر سی جماعت ظاہر ہوئی جو اس کے مقابل ڈٹ گئی اور اس گروہ پر غالب آئی۔ جب حضرت عبدالمطلب بیدار ہوئے تو اس عجیب ترین خواب کی تعبیر کے لیے ایک یہودی معبر کے ہاں پہنچے۔ خواب بیان کیا، مگر اس نے حقائق کو چھپاتے ہوئے کہا یہ محض تمہارا خیال ہے پریشان ہونے کی چنداں ضرورت نہیں، مگر جو منظر آپ دیکھ چکے تھے محض وہم و گمان تصور کر کے بھلایا نہیں جاسکتا تھا۔ چنانچہ وہاں سے پلٹے اور ایک معبرہ خاتون فریضہ کے پاس آئے اسے خواب سنایا۔ وہ فوراً گویا ہوئی

لَیَخْرُجُ جَنٌّ مِنْ صُلْبِكَ رَجُلٌ یَمْلِكُ الْمَشْرِقَ وَالْمَغْرِبَ

پشت تیری تھیں بچہ ہوسی رب دیاں سبھ عطائیں
مالک ہوسی کل دنیا دا مشرق و مغرب تائیں

حفیظ جالندھری مرحوم اس تعبیر کو یوں موزوں فرماتے ہیں:

جوانی کے دنوں میں اک نرالا خواب دیکھا تھا
درخت نسل ہاشم اس قدر شاداب دیکھا تھا
کہ اس کے سایہ میں دونوں جہاں معلوم ہوتے تھے
مکان و لامکاں دو ٹہنیاں معلوم ہوتے تھے

عبرتناک انجام

جوں جوں ظہور نور محمدی کا وقت قریب آتا جا رہا تھا توں توں شیطان اپنی ذریت کے ذریعے نئے نئے جال بن کر انہیں ختم کرنے کے منصوبے مرتب کرتا

marfat.com
Marfat.com

رہتا تھا ادھر عبدالمطلب کی پشت مبارک سے حضرت عبداللہ کے صلب اطہر میں نور نبوت جاگزین ہوا تو ادھر شیطان نے حضرت عبداللہ پر طرح طرح کے وار چلانے شروع کر دیئے۔

حضرت عبداللہ نہ صرف عبدالمطلب ہی کی آنکھ کا تارا تھے، بلکہ اس قریش، ہاشمی شہزادے پر مکہ مکرمہ کا ہر بچہ بوڑھا، نوجوان، مرد و زن شیدا تھے۔ اس رعنا جواں کا حسن و جمال دیدنی تھا، شرافت کا یہ پتلا ایک روز طواف کعبہ سے فارغ ہو کر گھر کی طرف پلٹا ہی تھا کہ بنت مرالخثعمیہ حسینہ نے آپ کو اپنی طرف رغبت دلائی اور اپنی خواہش کی تکمیل پر ایک سو اونٹوں کے عطیہ کی پیشکش بھی کی تو حضرت عبداللہ ؓ نے ایک غیرت مند انسان کی طرح نہ صرف اس کی تمنا کا جنازہ نکال دیا، بلکہ اس کی پیشکش کو پائے حقارت سے ٹھکراتے ہوئے گویا ہوئے۔

فعل حرام کے ارتکاب سے تو مر جانا ہی اچھا۔ حلال کو بیشک میں پسند کرتا ہوں، مگر اس کے لیے اعلان ضروری ہے کہ تم مجھے بہکاتی اور پھسلاتی ہو مگر شریف انسان کو لازم ہے کہ اپنی عزت اور دین کی حفاظت کرے۔

دکھائی مرد نے جب اس طرح سے شوکت ایماں
ہوئی شرمندہ عورت پست ہو کر رہ گیا شیطان

اس کے بعد جب گھر تشریف لائے تو حضرت عبداللہ ؓ کی طبیعت پر بے حد بوجھ تھا کہ میرے جیسے عفت مآب کی طرف اسے دیکھنے کی جرأت تک کیوں ہوئی؟ والد ماجد نے آپ کی اندرونی کیفیت کو جاننے کی کوشش کی مگر ایک غیرت مند انسان کی طرح آپ نے شرم و حیا سے کام لیتے ہوئے عرض کیا۔ ابا جان! اجازت فرمایئے تاکہ میں ہرن کا شکار کھیل آؤں؟ حضرت عبدالمطلب نے اجازت فرمائی۔ شکار کے لیے باہر تشریف لے گئے انہی دنوں خیبر سے آئے ہوئے پانچ یہودی تاجر مکہ مکرمہ سے واپسی کا سامان باندھے باتیں کرتے جا

Marfat.com

رہے تھے ان میں سے ایک نے کہا میں نے تورات میں دیکھا کہ وادی عرب میں ایک نبی کا ظہور ہوگا دوسرا بولا بیشک مگر وہ ہماری قوم سے ہوگا۔ تیسرے نے تائید کی بیشک ہماری قوم اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پیاری ہے۔ لہٰذا حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد کے علاوہ نبی ہو ہی نہیں سکتا۔ چوتھے نے کہا وہ نبی مدینہ پاک سے اٹھے گا اور ہماری قوم سے ہوگا۔ پانچواں بھی انہی کی تائید کر رہا تھا کہ اچانک شیطان ایک شیخ (بزرگ) کی شکل میں نمودار ہوا۔ نہایت عیاری و مکاری سے اپنی طرف اس نے متوجہ کیا اور کہا میں نے تمہاری تمام باتیں بیت المقدس میں بیٹھے ہوئے سنی ہیں، مگر میں تمہاری خیر خواہی کے لیے وہاں سے آیا ہوں اور واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اگر تم یہودی قوم کا بھلا چاہتے ہو تو سنو آج کل پروردگار کی توجہ عرب کے مشہور خاندان قریش کی طرف مبذول ہے مکہ مکرمہ کے سردار عبدالمطلب کے صاحبزادے عبداللہ کی پشت میں اس نبی کا نور منتقل ہو چکا ہے عنقریب اس کی ولادت اس شہر مقدس میں ہوا چاہتی ہے۔ اگر میری بات مانو تو عبداللہ ابن عبدالمطلب کو قتل کر دو، وہ بہت جلد اس وادی میں ہرنوں کے شکار کے لیے آنے والا ہے۔

سحر کے وقت نکلو غار سے میدان میں جاؤ۔ وہیں اس نوجوان کو قتل کر ڈالوں جہاں پاؤ۔ اسی اثناء میں حضرت عبداللہ شکار کھیلتے ہوئے ان یہودیوں کے قریب پہنچ گئے۔

ادھر پانچوں یہودی بھی اندھیرے غار سے نکلے
یہ بزدل گھڑ چڑھے اس دامن کوہسار سے نکلے
جوان ہاشمی کی جستجو تھی ان کمینوں کو
کہ شیطان نے حسد سے بھر دیا تھا ان کے سینوں کو
یہودی گھڑ چڑھوں نے دفعتہً پیدل کو آ گھیرا
نظر تلوار آئی دیدہ حیراں جدھر پھیرا

marfat.com
Marfat.com

مگر یہ شیر تلواروں کے سایہ سے نہ گھبرایا
مثال برق کوندا، پشت توسن پر چلا آیا
پکارا پہلے بتلا دو کہ حملے کا سبب کیا ہے
وہ بولے ایک ہی مقصد ہے تجھ کو قتل کرنا ہے

آناً فاناً انہوں نے آپ پر حملہ کر دیا، آپ نے وار روکے اور بہادری کے ایسے جوہر دکھائے کہ پہلے ہی ہلے ان کا ایک ساتھی ڈھیر ہوگیا۔ وہ تجربہ کار، جنگجو اور پختہ عمر رکھتے تھے جبکہ آپ عالم شباب میں قدم رکھ رہے تھے تاہم خاصی دیر تک مقابلہ جاری رہا۔ اس دوران حضرت وہب بن عبدمناف حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد ماجد کا اونٹ گم ہوگیا اس کی تلاش میں ادھر آ نکلے اور حضرت عبداللہ کو چار آدمیوں سے برسرپیکار دیکھا، ان کے دل میں معاونت کا خیال آیا اور اٹھے ہی تھے کہ اچانک پاؤں میں کپڑا الجھ گیا اور گر پڑے۔ دوبارہ قصد کیا تو پھسل گئے، سر پر چوٹ آگئی، تیسری مرتبہ پھر خون نے جوش مارا تو اچانک اژدہا راہ میں حائل ہوگیا تقدیر پر شاکر دل میں سوچا کہ اب آنکھیں بند کرلوں کیونکہ میں ہاشمی شہزادہ قتل ہوتے دیکھ نہیں سکتا۔ اس بات کے دل میں آتے ہی کیا دیکھتا ہوں کہ چار فرشتے آسمان سے اترے اور ان یہودیوں کو ختم کر ڈالا۔ حضرت وہب وہاں پہنچے دیکھا ان کے سر قلم ہو چکے ہیں۔

پڑے تھے اب یہ لاشے ایک اک سے دور سب تنہا
کھڑا تھا اک جگہ فرزند عبدالمطلب تنہا
غرض زخمی جواں کو ساتھ لے کر وہب گھر آیا
یہ سارا ماجرا اس کے پدر کو جا کے بتلایا

حضرت عبدالمطلب نے حضرت عبداللہ کے بچ جانے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور حضرت وہب بن عبدمناف کے دل میں اس عظیم الشان اور عدیم النظیر

marfat.com
Marfat.com

واقعہ دیکھنے کے بعد حضرت عبداللہ کی محبت نے گھر کر لیا اور انہیں اپنی دامادی کے شرف سے ممتاز کرنے کا عزم بالجزم کیا۔

نور عظیم

حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے والدہ ماجد حضرت وہب بن عبد مناف جب بچشم خود حضرت سیدنا عبداللہ ابن عبدالمطلب کی جلالت شان کا معائنہ کر چکے تھے تو ان کے دل میں ایسے ورنایاب کو اپنانے کی خواہش کا پیدا ہونا فطری تقاضا تھا، چنانچہ انہوں نے اپنی نہایت پاکباز، عفت مآب صاحبزادی حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے عقد کے لیے حضرت عبدالمطلب سے بات کی تو انہوں نے آمادگی کا اظہار فرمایا اور پھر چند ہی دن بعد حضرت سیدنا عبداللہ کا نکاح سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا سے وقوع میں آیا۔

وہ نور لم یزل جس کی جھلک تھی روئے انور میں
نظر آنے لگی اس کی جھلک تقدیر مادر میں

اَنَا ابْنُ ذَبِیْحَیْن

نبی کریم ﷺ نے اپنے میلاد کا تذکرہ بارہا فرمایا۔ انہیں واقعات ولادت میں آپ کے والد ماجد حضرت عبداللہ ابن عبدالمطلب کے میلاد پاک کی کیفیت بیان فرماء بجو بڑی تعجب خیز لیکن ایمان افروز ہے۔ جسے رسول کریم ﷺ نے بڑے والہانہ انداز میں بیان کرتے ہوئے فرمایا اَنَا ابْنُ ذَبِیْحَیْنِ۔ میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں۔ یعنی حضرت سیدنا اسماعیل ذبیح عظیم علیہ السلام اور حضرت سیدنا عبداللہ بن عبدالمطلب جن کے ذبح کا واقعہ بڑا دل دوز ہے، جو مکہ مکرمہ ہی میں ظہور پذیر ہوا، قصہ قدرے طویل ہے مگر اختصاراً تحریر کیا جاتا ہے۔

بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت عبدالمطلب نے دعا مانگی، الٰہی! تو مجھے

marfat.com
Marfat.com

دس بیٹے عطا فرما، جوان ہونے پر ان میں سے ایک تیری راہ میں قربان کروں گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مختلف ازواج سے دس فرزند عنایت کیے جن میں حضرت عبداللہ تمام سے فائق تھے، وعدہ کے مطابق حضرت عبداللہ کے ذبح کرنے کا پروگرام بنا اور منادی کر دی گئی مکہ مکرمہ کے تمام لوگ یگانے کیا بیگانے حضرت عبداللہ کی قربانی کے خلاف رائے دینے لگے بھائیوں نے اپنی اپنی قربانی کی پیشکش کر دی۔ معاملہ نہایت نازک ہوتا گیا آخر سر کردہ حضرات نے فیصلہ دیا کہ حضرت عبداللہ اور دس اونٹوں کے درمیان قرعہ اندازی کی جائے اور جب تک اونٹوں کے نام قرعہ فال نہ نکلے دس دس کا اضافہ کیا جائے چنانچہ دسویں مرتبہ ایک سو اونٹوں کے نام قرعہ نکلا۔ جو حضرت عبدالمطلب نے اپنے بیٹے کے فدیہ میں ذبح کر دیئے۔ اس طرح حضرت عبداللہ ﷺ کی اللہ تعالیٰ نے زندگی محفوظ رکھی اور عظمت و رفعت کو چار چاند لگا دیئے۔ دراصل جاہلیت میں سرداران مکہ نے یہ طے کر رکھا تھا کہ قتل کے بدلے قتل یا فدیہ و قصاص میں دس اونٹ مقتول کے ورثا کو دینے ہوں گے۔ اسی بنا پر حضرت عبداللہ اور دس اونٹوں کے درمیان قرعہ اندازی عمل میں آئی، مگر حضرت عبداللہ کے فدیہ میں سو اونٹوں کی قربانی کے بعد مقتول کے ورثاء کے لیے یک صد اونٹ ہی جزیہ شہرت پکڑ گیا جو حجاز مقدس میں قبائلی سطح پر آج بھی قائم ہے۔

اَنَا ابْنُ ذَبِیحَیْنِ

اسی کی طرف مشہور ہے نیز اس قربانی کے بعد سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ جو لوگ دس اونٹوں کے بدلے میں انسان کو قتل کرنا آسان سمجھتے تھے اب ان کو سو اونٹوں کی ادائیگی کے بوجھ نے قتل سے اجتناب کی راہ دکھائی۔ رحمت عالم ﷺ کی ولادت باسعادت سے قبل ہی قتل کے دروازے مقفل ہونا شروع ہو گئے تھے مگر ذاتی انا کی خاطر انسان جب درندگی پر اتر آتا ہے تو اسے کچھ سجھائی نہیں دیتا وہ بہرحال نفس امارہ کی خواہش کو پورا کرتا ہے چنانچہ ابوجہل

marfat.com

Marfat.com

نے نبی اکرم ﷺ کو شہید کرانے کا منصوبہ مرتب کیا تو قاتل کے لیے اس نے بھی سو اونٹوں کا انعام مقرر کیا، مگر آپ کی حفاظت و ضیانت تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر لے رکھی تھی۔

وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ

میرے حبیب جس طرح چاہو جہاں چاہو تبلیغ کرو، تمہاری حفاظت ہم خود کریں گے، بالفاظ دیگر تمہارے دشمنوں سے ہم خود نمٹ لیں گے۔

مٹ گئے ہیں مٹ جائیں گے اعداد تیرے
پر نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا
فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ بھی اڑتا ہے پھریرا تیرا

جبین منور

حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک دن چرخہ کات رہی تھیں جبکہ قریب ہی سید عالم، حبیب مکرم ﷺ نعلین شریف مرمت فرما رہے تھے۔ گرمی کے باعث جبین مصطفیٰ ﷺ پر پسینے کے قطرے ستاروں کی طرح چمک رہے تھے، ایسے محسوس ہوتا تھا کہ جمال حبیب، پر انوار کی بارش ہو رہی ہے۔ حضرت ام المومنین فرماتی ہیں۔

فَجَعَلَ جَبِيْنُهٗ يَعْرِقُ وَجَعَلَ عِرْقُهٗ يَتَوَلَّدُ نُوْرًا فَبُهِتُّ
یہ منظر دیکھ کر میں مبہوت ہوگئی۔
فَقَالَ مَالَكِ بُهِتِّ؟ قُلْتُ جَعَلَ جَبِيْنُكَ يَعْرِقُ وَجَعَلَ عِرْقُكَ يَتَوَلَّدُ نُوْرًا۔
آپ نے دریافت فرمایا۔
عائشہ! تم مبہوت کیوں ہو رہی ہو۔ میں نے عرض کیا۔ آپ کی جبین

marfat.com
Marfat.com

اقدس پر پسینہ اس انداز میں پیدا ہو رہا ہے گویا اس سے نور کے فوارے پھوٹ رہے ہیں

وَلَوْرَاكَ اَبُوْ كَبِيْرٍ هُذَلِيْ يَعْلَمُ اَنَّكَ اَحَقُّ بِشِعْرِهٖ حَيْثُ يَقُوْلُ۔

اگر آپ کی اس کیفیت کو ابو کبیر ہذلی (شاعر) دیکھ لیتا تو یقیناً پکار اٹھتا کہ حقیقتاً آپ ہی کی ذات اقدس اس کے ان اشعار کی مصداق ہے۔

وَمُبَرَّاً مِنْ كُلِّ غَيْرِ حَيْضَةٍ
وَفَسَادَ مُرْضِعَةً وَدَاءَ مُغِيْلِ
وَاِذَا اَنْظُرُ اِلٰى اُسْرَةِ وَجْهِهٖ
بُرِقَتْ بِرُوْقِ الْعَارِضِ الْمُتَهَلِّلِ

ترجمہ: آپ کی ذات حیض کی ہر آلودگی اور دودھ پلانے والی کی اس خرابی سے بری ہے جو زمانہ شیر نوشی میں مرض محبت سے ہوتی ہے۔ اور جب آپ کی پیشانی کے شکن دیکھتا ہوں تو وہ ایسے چمکتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں جیسے باریک سے بادل میں چاند چمکتا دکھائی دیتا ہے۔

فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَاكَانَ فِيْ يَدِهٖ وَقَامَ اَتٰى فَقَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَقَالَ جَزَاكَ اللّٰهُ يَا عَائِشَةَ خَيْرًا فَمَا اَنْكَرَ اَنِّيْ سُرِرْتُ كَسُرُوْرِيْ بِكَلَامِكَ۔

یہ اشعار سنتے ہی رسول کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ میں جو کچھ بھی تھا رکھ دیا۔ اور دعا سے نوازا فرمایا اے عائشہ! اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر عطا فرمائے، مجھے جہاں تک یاد پڑتا ہے اتنا کبھی خوش نہیں ہوا جتنا آج تیرے اشعار پڑھنے سے مجھے سرور حاصل ہوا ہے۔ (الدرر المنظم)

واضح ہوا کہ حضور سید عالم ﷺ اپنے ذکر سے سرور حاصل کرتے ہیں اور

marfat.com

Marfat.com

خوشی و مسرت کے عالم میں ذکر کرنے والوں کو اپنی دعاؤں سے بھی نوازتے رہتے ہیں اور ان کی مناسب طریقہ سے حوصلہ افزائی کرتے ہیں (کَمَامَرَ)

خوشبودار سانپ

حضرت ابراہیم ﷺ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کی ایک جماعت حج کے لیے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئی، جن میں حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ بھی شامل تھے راستہ میں انہوں نے ایک نہایت خوبصورت سفید رنگ کا سانپ دیکھا۔

يَنْفَعُ رِيْحُ الْمِسْكِ فَقُلْتُ لِاَصْحَابِیْ اَمْضُوْ فَلَسْتُ نُبَارِحُ حَتّٰی اَنْظُرَ اِلٰی مَايَصِيْرُ اَمْرُ هٰذِهِ الْحَيَّةِ مَا بَشَتْ اِنْ مَاتَتْ مُعَمْلَتْ اِلٰی حَرْفَةٍ بَيْضَاءَ فَلَفَفْتُهَا فِيْهَائُمَّ تَخْتَهَا عَنِ الطَّرِيْقِ فَدَفَنْتُهَا (الی الاخر)

جس سے کستوری کی خوشبو آرہی تھی۔ میں نے اپنے رفقاء سے کہا آپ جائیے اور میں اس وقت تک یہاں سے آگے نہیں بڑھوں گا جب تک اس کے انجام کو نہیں دیکھ پاتا، سانپ کوئی چیز کھا رہا تھا، اس کے کھاتے ہی وہ مر گیا۔ میں نے سانپ کو ایک سفید کپڑے میں لپیٹ کر راستے کی ایک جانب دفن کر دیا۔ پھر اپنے ساتھیوں سے جا ملا۔

واللہ! ابھی میں ساتھیوں کے پاس بیٹھا ہی تھا کہ مغرب کی طرف سے چار عورتیں آئی ان میں سے ایک نے پوچھا تم میں سے عمرو کو کس نے دفن کیا ہے۔ ہم نے دریافت کیا عمرو کون؟ اس نے کہا وہ سانپ! میں نے کہا، میں دفن کر کے آرہا ہوں، وہ عورت بولی! بخدا تو نے دن کو روزہ رکھنے، رات کو عبادت کرنے اور شب و روز نیکی کی تبلیغ کرنے والے کو دفن کر دیا۔ جو تمہارے رسول ﷺ کی بعثت سے چار سو سال قبل تعریف سن کر آسمان پر ایمان لایا تھا۔ یہ سن کر ہم نے

marfat.com
Marfat.com

اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ پھر حج کعبہ کی سعادت عظمیٰ حاصل کر کے مدینہ طیبہ واپسی پر حضرت امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور خوشبو دار سانپ کا قصہ پیش کیا۔

تو حضرت فاروق اعظم ﷺ نے فرمایا تم سچ کہتے ہو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا آپ فرما رہے تھے کہ میرے مبعوث ہونے سے چار سو سال پہلے آسمان پر ایمان لایا تھا۔

سبحان اللہ صدیوں پہلے آمد مصطفیٰ اور میلاد حبیب کی انتظار رہی، جب دنیا میں جلوہ افروز ہوگئے تو منتظر عشاق کی تمنائیں بر آئیں اور حضور کی محبت کے باعث انسان تو انسان جنات اور حیوانات جنہیں آپ سے پیار تھا ان میں بھی قدرتی طور پر خوشبو پیدا کر کے اللہ تعالیٰ نے عظمت محبوب کا سکہ بٹھا دیا۔

وہ شمع کیسے بجھے.....؟

ملفوظات اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ میں ایک سوال "میلاد شریف میں جھاڑ، فانوس وغیرہ سے زیب و زینت اسراف ہے یا نہیں؟ اس کے جواب میں ارشاد کے عنوان سے درج ذیل عبارت درج ہے پڑھ پڑھئے اور اپنے ایمان کی دولت میں اضافہ کیجئے۔

ارشاد! علماء فرماتے ہیں

لَاخَیْرَ فِی الْاِسْرَافِ وَلَا اَلْاِسْرَافَ فِی الْخَیْرِ

جس شے سے تنظیم ذکر شریف مقصود ہو ہرگز ممنوع نہیں ہو سکتی۔ امام غزالی علیہ الرحمۃ نے احیاء العلوم شریف میں سید ابو علی رودباری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نقل کیا کہ ایک بندہ صالح نے مجلس ذکر شریف ترتیب دی اور اس میں ایک ہزار شمعیں روشن کیں، ایک شخص ظاہر بین پہنچے اور یہ کیفیت دیکھ کر واپس جانے لگے، بانی مجلس نے ہاتھ پکڑا اور اندر لے جا کر فرمایا جو شمع میں نے غیر خدا کے لیے

marfat.com
Marfat.com

روشن کی ''بجھا دیجئے'' کوششیں کی جاتی تھیں مگر کوئی شمع ٹھنڈی نہ ہوئی۔
سچ فرمایا کسی شاعر نے ۔

فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیسے بجھے جسے روشن خدا کرے

غالبات مولانا ظفر علی خان نے ایسے ہی موقعہ پر کہا ہوگا ۔

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

اس آیت کا مولوی عبدالستار صاحب یوں ترجمہ کرتے ہیں ۔

پھونکاں مار بجھایا لوڑن نور محمد والا
نور محمد کدے نہ بجھ سی وعدہ حق تعالیٰ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ﷺ کا اسلام

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ﷺ اکابر صحابہ میں شمار ہوتے ہیں، عشرہ مبشرہ السابقون الاولون میں شامل ہیں، سید عالم ﷺ کے رفقاء خاص میں آپ ممتاز مقام پر فائز تھے، سیدنا فاروق اعظم ﷺ کی نگاہ میں وہ خلفاء رسول کریم ﷺ کے منصب پر فائز ہونے کی صلاحیتوں سے آراستہ تھے۔ آپ ہی کے فیصلہ اور ایثار کے باعث حضرت سیدنا عثمان بن عفان ﷺ خلیفہ الرسول اور امیر المومنین منتخب ہوئے۔ 32ھ کو تہتر برس کی عمر شریف میں وصال فرمایا، ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے قبل از وصال، نبی کریم ﷺ کے روضہ پاک میں دفن کرنے کی پیشکش فرمائی تو آپ نے فرمایا۔ ''مجھے حضور ﷺ کے پاس لیٹنے سے شرم آتی ہے لہٰذا جنت البقیع میں دفن کیا جائے۔'' آپ کی وصیت کے مطابق حضرت سیدنا عثمان غنی ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی، نبی کریم ﷺ کے شہزادے حضرت ابراہیم ﷺ اور حضرت عثمان بن مظعون کے ساتھ ہی قبر میں دفن کیے گئے اور معلم الامتہ

marfat.com
Marfat.com

حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ جو آپ کے پڑوسی اور رفیق خاص تھے بعد از وصال انہیں آپ کے پہلو میں دفن کیا گیا گویا کہ وہ عالم برزخ میں منازل قرب سے شاد کام ہوئے، ان گنت خوبیوں کے مالک حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ اپنے اسلام لانے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''میں نے یمن کا سفر بارہا کیا اور ہمیشہ عسکان بن عِوا کن حمیری کے پاس قیام کرتا تھا اور وہ مجھ سے پوچھا کرتا تھا کہ تم میں کوئی شخص پیدا ہوا ہے جس کا چرچا لوگوں میں ہو، اس کا لوگ تذکرہ کرتے ہوں، کوئی ایسا شخص ہوا ہے جو تمہارے آبائی دین کی مخالف کرتا ہو۔'' میں اس کا جواب نفی میں دیتا رہا، جس سال آنحضرت ﷺ مبعوث ہوئے آپ کا بیان ہے کہ اس سال میں پھر یمن گیا اور اسی کے پاس ٹھہرا اور مجھ کو آنحضرت ﷺ کی بعثت کا علم بالکل نہ تھا، اس زمانہ میں وہ بوڑھا ہو چکا تھا اور اونچا سننے لگا تھا۔ میری اطلاع ہونے پر وہ باہر آیا، پٹی باندھی اور تکیہ لگا کر بیٹھا اس کے اردگرد اس کے لڑکے پوتے سب جمع ہو گئے۔ مجھ سے میرا نسب نامہ پوچھا۔ میں بیان کرتا کرتا جب زہرہ پر پہنچا تو اس نے کہا ٹھہر جا، کیا میں تم کو ایسی بات کی اطلاع نہ دوں جو تجارت سے بہتر ہو، آپ نے جواباً کہا ضرور ایسا کیجئے۔

اس نے کہا کہ میں تم کو بشارت دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے پہلے مہینہ میں تمہاری قوم (قریش) میں ایک رسول مبعوث کیا ہے اور اس کو برگزیدہ اور مقبول بنایا ہے اور اس پر کتاب اتاری ہے اور کتاب پر عمل کرنے والوں کے لیے ثواب مقرر کیا ہے۔ اس کی تعلیم کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ بتوں (یعنی اللہ کے سوا سب کی) پرستش سے منع کرتا ہے اور دعوت اسلام دیتا ہے۔ اچھے کام کا حکم دیتا ہے اور خود بھی اچھے کام کرتا ہے اور بیہودہ باتوں سے منع کرتا ہے اور ان کو مٹاتا ہے۔ آپ نے دریافت کیا کہ وہ کس قبیلہ سے ہے تو اس نے جواب دیا کہ وہ نہ قبیلہ ازد سے ہے اور نہ شمالہ سے وہ بنی ہاشم سے ہیں اور تم اس کے ننھالی رشتہ دار ہو اور آپ کو''

marfat.com

Marfat.com

مخاطب کر کے کہا کہ اے عبدالرحمٰن! اس بات کو تم پوشیدہ رکھو اور جلد واپس جاؤ اور ان سے جا کر ملو اور ان کی دلدہی کرو اور میری طرف سے یہ التماس نامہ پیش کر دینا۔

اَشْهَدُ بِاللّٰهِ ذِی الْمَعَالِیْ
فَالِقِ اللَّیْلِ وَالصَّبَاحِ

گواہ بناتا ہوں اللہ بڑائی اور بزرگی والے کو جو رات دن کا ظاہر کرنے والا ہے۔

اِنَّكَ ذُوْ السِّرِّ مِنْ قُرَیْشٍ
یَا ابْنَ الْفِدٰی وَمَنَ الذَّبَاحَ

بے شک آپ قریش، میں راز دار ہیں۔ اے اس شخص کے بیٹے! جس کی قربانی کا فدیہ دیا گیا ہے۔

اُرْسِلْتَ تَدْعُوْا اِلٰی یَقِیْنٍ
وَبِرُشْدٍ لِلْحَقِّ وَالْفَلَاحِ

رسول بنا کر بھیجے گئے، یقینی باتوں کی طرح آپ دعوت دیتے ہیں اور حق دار اور بھلی باتوں کی ہدایت کرتے ہیں۔

اَشْهَدُ بِاللّٰهِ رَبِّ مُوْسٰی
اِنْ اُرْسِلْتَ بِالْمَطَاحِ

قسم ہے موسیٰ ں کے رب کی کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ بے شک بطحا میں رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔

فَكُنْ لِّیْ شَفِیْعًا اِلٰی مَلِیْكٍ
یَدْعُوْا الْبَرَایَا اِلَی الْفَلَاحِ

ہو جایئے شفیع اس مالک کے دربار میں جو لوگوں کو بھلائی کی طرف بلاتا ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن ؓ فرماتے ہیں کہ یہ اشعار مجھ کو یاد ہو گئے اور میں سفر

marfat.com
Marfat.com

سے بعجلت تمام واپس آیا اور حضرت ابوبکر ﷺ سے جن کے ساتھ میرے مراسم محبت پہلے سے تھے واقعہ بیان کیا۔ انہوں نے اسلام لانے کی تحریک کی اور مجھ کو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حضرت خدیجہ کے گھر لے آئے۔ آنحضرت ﷺ کے چہرہ پر خوشی کے آثار نمایاں تھے۔ مجھے دیکھ کر فرمایا ایسا چہرہ دیکھتا ہوں جسے دیکھ کر نیکی کی امید بندھتی ہے۔ دیکھئے اب اللہ تعالیٰ کیا کرتا ہے؟ حضرت عبدالرحمٰن ﷺ نے عرض کیا ایک امانت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں ایک مرسل نے پیغام بھیجا ہے وہ مجھ کو پہنچا دو میں نے اشعار یاد کر لیے تھے اور آپ کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ (سیرت نبویہ علامہ زینی دحلان مکی ص 61 ج 1)

جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں

اس دور کے معروف بین الاقوامی عالم حسن البنا شہید مصری بانی جماعت اخوان المسلمون مصر، عید میلاد النبی ﷺ کے جلوس میں شمولیت کا ایک نہایت ہی پردرد، روح پرور، ایمان افروز واقعہ اپنی ڈائری میں درج کرتے ہوئے رقم طراز ہیں، جسے پاکستان میں ابو الاعلیٰ مودود کے دست راست جناب خلیل احمد حامدی نے عربی سے اردو میں ترجمہ کیا اور اسلامک پبلی کیشنز لاہور نے "حسن البنا شہید کی ڈائری" کے نام سے کتاب کو شائع کیا، ایک مثالی کردار کے عنوان کے تحت صفحہ 197,196 پر یوں بیان کرتے ہیں ؤ۔

"مجھے یاد ہے کہ جب ربیع الاول کا مہینہ آتا ہے تو یکم ربیع الاول سے لے کر 12 ربیع الاول تک معمولاً ہر رات ہم "حصافی اخوان" میں سے کسی ایک کے مکان پر محفل ذکر منعقد کرتے اور میلاد النبی ﷺ کا جلوس بنا کر باہر نکلتے، اتفاق سے ایک رات برادرم شیخ شلبی الرجال کے مکان پر جمع ہونے کی باری آگئی، ہم عادۃً عشاء کے بعد ان کے مکان پر حاضر ہوئے، دیکھا پورا مکان خوب روشنیوں (چراغاں) سے جگمگا رہا ہے۔ اسے خوب صاف و شفاف اور آراستہ و پیراستہ کیا

marfat.com

Marfat.com

جاچکا ہے۔ شیخ شلبی الرجال نے رواج کے مطابق حاضرین کو شربت اور قہوہ اور خوشبو پیش کی۔ اس کے بعد ہم جلوس بن کر نکلے اور بڑی مسرت و انبساط کے ساتھ مروجہ مناقب، اور نظمیں (میلادیہ نعتیں) پڑھتے رہے۔ جلوس ختم کرنے کے بعد ہم شیخ شلبی الرجال کے مکان پر واپس آگئے اور چند لمحات ان کے پاس بیٹھے رہے۔ جب اٹھنے لگے تو شیخ شلبی الرجال نے بڑے لطافت آمیز اور ہلکے پھلکے تبسم کے ساتھ اچانک اعلان کیا کہ "انشاء اللہ کل آپ حضرات میرے ہاں علی الصبح تشریف لے آئیں تا کہ "روحیہ" کی تدفین کر لی جائے۔"

روحیہ شیخ شلبی کی اکلوتی بچی ہے، شادی کے تقریباً گیارہ سال بعد اللہ تعالیٰ نے شیخ کو عطا کی ہے، اس بچی کے ساتھ ہمیں اس قدر شدید محبت دولستگ ہے کہ دوران کام بھی اسے جدا نہیں کرتے۔ یہ بچی نشوونما پا کر اب جوانی کی حدود میں داخل ہو چکی ہے۔ شیخ نے اس کا نام روحیہ تجویز کر رکھا ہے کیونکہ شیخ کے دل میں اسے وہی مقام حاصل ہے جو جسم میں روح کو حاصل ہے۔ شیخ کی اس اطلاع پر ہم بھونچکے رہ گئے۔ عرض کیا۔ "روحیہ کا کب انتقال ہوا؟" فرمانے لگے۔ "آج ہی! مغرب سے تھوڑی دیر پہلے۔" ہم نے کہا آپ نے ہمیں پہلے کیوں نہ اطلاع کر دی۔ کم از کم میلاد النبی ﷺ کا جلوس کسی اور دوست کے گھر سے نکالتے۔ کہنے لگے جو کچھ ہوا، بہتر تھا۔ اس سے ہمارے حزن وغم میں تخفیف ہوگئی اور سوگ مسرت میں تبدیل ہوگیا۔ اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی کوئی اور نعمت درکار ہے؟

سچ فرمایا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے ۔

ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں

(حسن البنا شہید کی ڈائری)

marfat.com
Marfat.com

آئینہ سیرت النبی ﷺ

ولادت باسعادت

بوقت صبح صادق بروز پیر 12 ربیع الاول مطابق 20 اپریل 571ء جب کہ آپ کے والد حضرت عبداللہ کی وفات ہو چکی تھی۔ آپ نے سب سے پہلے اپنی والدہ محترمہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا دودھ نوش فرمایا۔ تین روز بعد حضرت ثوبیہ رضی اللہ عنہا کا، ایک ہفتہ بعد حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی آغوش رضاعت میں اور پھر پانچ سال کی عمر میں اپنی والدہ کی آغوش میں تشریف لائے۔ مدینہ منورہ کا پہلا سفر والدہ محترمہ حضرت آمنہ کی وفات بمقام ابوالعسمر 6 سال ابواء سے آپ کی دایہ برکت بنت ثعلبہ معروف ام ایمن رضی اللہ عنہا آپ کو مکہ معظمہ لے آئیں اور چچا ابو طالب کی کفالت میں آگئے۔

آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب کی وفات	عمر 8 سال
آپ کا پہلا تجارتی سفر ہمراہ چچا ابو طالب	عمر 12 سال
حلف الفضول میں شرکت	عمر 16/15 سال
حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا الکبریٰ سے نکاح	عمر 25 سال
اہل مکہ کی طرف سے صادق و امین کا خطاب	عمر 30 سال
غیبی اسرار و رموز کا آغاز و ظہور	عمر 33 سال

marfat.com
Marfat.com

حجر اسود بیت اللہ میں نصب کرنے کیلئے بحیثیت ثالث تقرر	عمر 35 سال
غار حرا میں شب و روز عبادت	عمر 37 سال
بعثت نبوت بروز پیر 9 ربیع الاول 41 ولادت نبوی	عمر 40 سال
نماز فجر و عصر کی فرضیت (2-2 رکعت)	1 نبوت
آغاز نزول قرآن مجید۔ جمعرات 17 رمضان	1 نبوت 17 اگست 610ء
دارالارقم	تبلیغ و دعوت اسلام کے مرکز کا قیام
چالیس افراد کا قبول اسلام	عمر 43 سال 3 نبوت
مسلمانوں کی پہلی ہجرت حبشہ	عمر 45 سال رجب 5 نبوت
کفار مکہ کی طرف سے بائیکاٹ	عمر 47 سال۔ یکم محرم 7 نبوت
معاشرتی بائیکاٹ کا خاتمہ چچا ابو طالب کا انتقال۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ کی وفات	عمر سال 50 10 نبوت
واقعہ معراج، فرضیت نماز خمسہ 5	عمر 52 سال 27 رجب 12 نبوت
مدینہ منورہ کے 18 افراد کا قبول اسلام بیعت عقبہ اولیٰ	عمر 52 سال ذی الحجہ 12 نبوت

marfat.com
Marfat.com

مدینہ منورہ کے 72 افراد کا قبول اسلام بیعت عقبہ اولیٰ	عمر 52 سال ذی الحجہ 12 نبوت
مدینہ منورہ کے 72 افراد کا قبول اسلام بیعت عقبہ ثانیہ	عمر 43 سال 13 نبوت
ہجرت ارمکہ معظمہ، داخلہ غار ثور	عمر 54 سال، جمعرات 27 صفر 13 نبوت
قبا میں تشریف آوری	بروز پیر 8 ربیع الاول 13 نبوت
داخلہ مدینہ منورہ۔ فرضیت جمعہ کا حکم قیام برمکان ابوایوب انصاری ؓ	12 ربیع الاول 1 ھ عمر 54 سال 23 ستمبر 622ء
بنیاد مسجد نبوی	عمر 54 سال 22 ربیع الاول 1ھ
حکم تحویل کعبہ (در مسجد ذوقبلتین)	بروز ہفتہ 15 شعبان 6ھ
فرضیت روزہ، زکوٰۃ، جہاد	یکم رمضان 2ھ
نماز عید الفطر کی ادائیگی	یکم شوال 2ھ
معرکہ بدر	عمر 55 سال 17 رمضان 2ھ
معرکہ احد و حرمت شراب	عمر 56 سال 3-4ھ
قاری القرآن صحابہ کرام کی شہادت	عمر 57 سال 4ھ
غزوہ خندق	عمر 58 سال 5ھ

marfat.com
Marfat.com

زنا، قذف، لعان کے فوجداری قوانین کا نفاذ، پردے کا حکم	عمر 58 سال 5ھ
صلح حدیبیہ	عمر 58 سال ذی قعدہ 6ھ
فتح قلعہ خیبر، دنیا کے مختلف بادشاہوں کے نام حضور نے دعوت اسلام کے خطوط ارسال فرمائے۔	یکم محرم 7ھ
فتح مکہ	20 رمضان المبارک 8ھ
اسلامی حکومت کا قیام، حکام کا تقرر فوجوں کی آرگنائزیشن، سیاسی انتظامات، غیر مسلم اقوام سے سلوک	عمر 60 سال 8ھ
صدقات وزکوٰۃ کے محصلوں کا تقرر	عمر 61 سال 9ھ
واقعہ تبوک، ادائیگی حج (امارت صدیق اکبر)	ذی الحجہ 9ھ
مختلف قبائل اور ممالک کے وفود کی آمد	ذی الحجہ 9ھ
مختلف ممالک یمن، بحرین، عمان، یمامہ تک اثرات	10ھ
حجۃ الوداع، آپ کا امت سے آخری خطاب	عمر 63 سال 10ھ
وصال سے 5 روز قبل مسجد نبوی میں امت محمدیہ سے رسول اللہ کا آخری خطاب	جمعرات نماز ظہر
وصال خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ	عمر شریف 63 سال
بروز	پیر
بوقت	چاشت
12 ربیع الاول 11ھ	

marfat.com
Marfat.com

بمطابق	7 جون 632ء
تدفین جسد اطہر	32 گھنٹے بعد وصال
13-14 ربیع الاول (منگل، بدھ درمیانی شب	11ھ

حضور کا سلسلہ نسب

خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ کا سلسلہ خاندان آپ کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم کے بعد عدنان اور نابت بن اسماعیل علیہ السلام سے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام تک پہنچتا ہے بعض تاریخی شواہد کے مطابق حضرت محمد رسول اللہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی ولادت کے 2753 سال بعد اس دنیا میں تشریف لائے۔ حضور اکرم ﷺ کے دادا کا نام حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ والد کا نام حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، ماں کا نام حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا۔

حضور کے دودھ شریک بہن بھائی

حضرت خاتم الانبیاء رحمۃ اللعالمین ﷺ کے دودھ شریک (رضاعی) بہن بھائی چار تھے (1) عبداللہ (2) عیسہ (3) صدیقہ (4) اور حذافہ جو شیما کے لقب سے مشہور تھیں۔ ان میں سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت شیما رضی اللہ عنہا دونوں اسلام کی نعمت سے مشرف ہوئے۔ باقی حضرات کا حال معلوم نہیں ہوسکا۔ آپ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے بھی بچپن میں حضرت ثوبیہ کا دودھ پیا تھا۔ اس لیے وہ بھی رضائی بھائی تھے رسول اللہ ﷺ کی مادری زبان مبارک عربی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری مقدس کتاب قرآن مجید کو عربی زبان میں نازل فرمایا اور اہل جنت کی زبان بھی عربی ہوگی۔ حضور خاتم الانبیا ﷺ اپنا لباس عموماً سفید، سادہ، موٹا اور روئی سے تیار شدہ استعمال فرماتے۔ ملبوسات میں جبہ، چادر، عمامہ، ٹوپی، حلہ موزے، ازار بند، وغیرہ چیزیں شامل تھیں۔ سبز رنگ کی یمنی چادر آپ کو بہت

Marfat.com

پسند تھی۔ جو بردیمانی کے نام سے مشہور ہے۔ سرخ لباس مردوں کے لیے منع فرماتے۔ کبھی سیاہ عمامہ اور اکثر عمامے کے نیچے ٹوپی استعمال فرماتے گھر میں جو ٹوپی پہنتے وہ سر مبارک کے بالوں کے ساتھ چمٹی ہوتی۔ عمامے کے شملے دونوں پیچھے شانے مبارک پر ہوتے۔ نمائشی اور فاخرہ لباس کو ناپسند فرماتے۔ کرتے کا تکمہ اکثر کھلا رہتا تھا۔ حضرت رسول کریم ﷺ کے خصوصی دوست احباب قبل از نبوت (1) حضرت ابوبکر صدیق ؓ (2) حضرت حکیم بن حزام ؓ، رئیس مکہ اور حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے چچا زاد بھائی جنہوں نے قبول اسلام کے بعد مکہ کا دارالندوہ ایک لاکھ درہم میں خرید کر کے خیرات کر دیا۔ حضور سے عمر میں 5 سال بڑے تھے۔ (3) حضرت ضماد بن ثعلبہ ؓ، بنی ازد قبیلہ کے معروف طبیب تھے۔ جنہوں نے حضور کی زبان مبارک سے کلام اللہ سن کر اعلان کیا تھا کہ یہ "کسی مجنون کا کلام نہیں۔ بلکہ اللہ کا ہے۔" اور حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔

اسم گرامی	سن نکاح	عمر وقت نکاح	حضور کی عمر	حضور کی خدمت میں عرصہ
خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا	25 میلاد	28/40 سال	25 سال	25 سال
حضرت سودہ رضی اللہ عنہا	10 ھ نبوت	50 سال	50 سال	14 سال
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا	10 ھ نبوت	9/19 سال	50 سال	9 سال
حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا	شعبان 3 ھ	22 سال	55 سال	8 سال
حضرت زینب بن خزیمہ رضی اللہ عنہا	شعبان 3 ھ	30 سال	55 سال	3 ماہ
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا	4 ھ	26 سال	56 سال	7 سال

marfat.com
Marfat.com

حضرت زینب بن جحش رضی اللہ عنہا	5ھ	36 سال	57 سال	6 سال
حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا	شعبان 5ھ	20 سال	57 سال	6 سال
حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا	6ھ	36 سال	57 سال	6 سال
حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا	جمادی والاخری 7ھ	17 سال	56 سال	پونے چار سال
حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا	7ھ	36 سال	59 سال	سوا 3 سال

حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا 6ھ میں شاہ مقوقس نے آپ کو حضور کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کیا۔ حضور کی تمام ازواج مطہرات اور بیٹیوں کے مہر سوا بارہ اوقیہ نقرہ سے زائد نہ تھے۔ امہات المومنین میں سے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی قبر مکہ معظمہ میں ہے۔ باقی ازواج مطہرات مدینہ منورہ میں مدفون ہیں رسول اللہ کے فرزندانِ ارجمند تین تھے۔

(1) حضرت قاسم ؓ
(2) حضرت عبداللہ ؓ
(3) اور حضرت ابراہیم ؓ

حضرت عبداللہ کی کنیت طیب اور طاہر تھی۔ طیب حضور ﷺ کی پیدا کردہ کنیت اور طاہر کنیت حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی طرف سے تھی۔

بڑے لڑکے کی مناسبت سے حضور ﷺ کی کنیت ابوالقاسم ہے۔ حضرت قاسم ؓ اور حضرت عبداللہ ؓ دونوں فرزند حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے تھے۔ حضرت ابراہیم ؓ، حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے تھے۔ سب سے پہلے حضرت قاسم اور سب سے چھوٹے حضرت ابراہیم تھے۔ یہ سب بچپن میں ہی اللہ کو پیارے ہو گئے تھے۔ پہلے دونوں فرزند مکہ معظمہ میں پیدا

marfat.com
Marfat.com

ہوئے اور حضرت ابراہیم ؓ، مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور وہیں (مدینہ منورہ) میں مدفون ہیں۔ حضرت خاتم الانبیا ﷺ کی چار بیٹیاں تھیں۔ سیدہ زینب، سید رقیہ، سیدہ ام کلثوم اور سیدۃ النساء حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہن۔ سب سے بڑی حضرت زینب اور سب سے چھوٹی حضرت فاطمہ تھیں۔ چاروں حضرت خدیجۃ الکبریٰ کی اولاد اور چاروں کی ولادت مکہ معظمہ میں ہوئی۔ حضرت زینب کا نکاح ان کی والدہ ماجدہ حضرت خدیجہ نے اپنے خالہ زاد ابو العاص بن ربیع اموی سے کیا تھا۔ ایک صاحبزادہ (علی) اور ایک صاحبزادی (امامہ) ان کی اولاد تھی۔ 8ھ کو مدینہ منورہ میں ان کی وفات ہوئی۔ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح قبل از اسلام ابولہب کے لڑکے عتبہ کے ساتھ ہوا تھا اور ظہور اسلام کے بعد طلاق ہوئی اور حضرت عثمان غنی ؓ سے ان کا نکاح ہوا ان کی اولاد ایک لڑکا عبداللہ تھے۔ وفات 2ھ میں ہوئی۔ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا سے چھوٹی تھیں ان کا نکاح بھی قبل از اسلام ابولہب کے دوسرے لڑکے عتیبہ سے ہوا تھا۔ اسی طرح ان کی بھی طلاق ہوئی اور سیدہ رقیہ کی وفات کے بعد وہ بھی حضرت عثمان غنی ؓ کے نکاح میں آئیں۔ ان دونوں بیٹیوں کی مناسب سے ہی حضرت عثمان غنی (ذوالنورین) کے لقب سے نوازے گئے۔

ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے 9ھ میں مدینہ منورہ وفات پائی سیدۃ النساء حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور کی سب سے چھوٹی صاحبزادی تھیں۔ ان کا نکاح حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ہوا۔ آپ کی اولاد میں دو صاحبزادے حضرت حسن ؓ اور حسین ؓ اور صاحبزادیاں حضرت زینب رضی اللہ عنہا اور حضرت ام کلثوم تھیں۔ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عمر فاروق سے ہوا تھا۔ حضرت فاطمہ نے حضور ﷺ کے وصال کے 6 ماہ بعد 3 رمضان المبارک 11ھ کو وفات پائی۔ آپ مدینہ منورہ جنت البقیع میں دفن ہوئیں آپ کے فرزند ارجمند حضرت حسن ؓ جو آپ کے بڑے بیٹے ہیں ان کی قبر بھی آپ کے پہلو میں ہے۔

marfat.com
Marfat.com

حضور سید الکونین کا سامان زندگی

زندگی تھا اور حضور اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات کے لیے حضور نے کس قسم کا سامان زندگی مہیا فرمایا تھا۔ اس کی ایک جھلک ملاحظہ فرمایئے: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں حضور کا بستر چمڑے کا تھا۔ جس میں کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو ام المومنین ہونے کے بعد ام المساکین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا گھر ملا تھا۔ انہیں جو اثاثہ میسر آیا وہ ایک چکی اور چند سیر جو تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ان کی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں پانی ایک مشک میں ہوتا تھا۔ حضور سرور کائنات ﷺ ایک ٹوٹے ہوئے پیالے میں ہی تمام قسم کے مشروبات نوش فرماتے تھے۔ حضور کی ازواج مطہرات اپنی ضروریات کی چیزیں گھر میں رکھ کر باقی سب اللہ کے راستے میں غریبوں، یتیموں میں خیرات کر دیا کرتی تھیں۔ تمام امہات المومنین کے مکان الگ الگ ایک دوسرے سے ملے ہوئے اور مختصر تھے۔ مثلاً حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ جس کا دریچہ مسجد نبوی کے اس حصے میں کھلتا ہے

رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ اَلْجَنَّة

جنت کے باغات میں سے ایک چمن فرمایا گیا ہے۔" یہ اس قدر تھا کہ جب حضور ﷺ کی نماز جنازہ کے لیے صحابہ کرام حجرے میں داخل ہونے لگے تو دس آدمیوں سے زیادہ کی اس میں گنجائش نہ تھی۔ ان تمام حجروں کے اندر سامان برائے نام ہوتا تھا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں حضور کے آرام فرمانے کے لیے ٹاٹ کا ایک ٹکڑا موجود ہوتا جسے دو تہہ کر کے بچھا دیا جاتا تھا۔ حضور ﷺ کے تمام حجروں کی وسعت چھ سات ہاتھ سے زیادہ نہ تھی۔ دیواریں مٹی کی تھیں اور ان میں شگاف پڑ گئے تھے کہ سوراخوں سے دھوپ اندر آتی تھی۔ تمام چھتیں کھجور کی شاخوں اور پتوں سے بنائی تھیں۔ بارش سے بچنے کے لیے کمبل لپیٹ دیئے

marfat.com

Marfat.com

جاتے۔ حجروں کی بلندی اتنی تھی کہ آدمی کھڑا ہو کر چھت کو چھو سکتا تھا۔ گھر کے دروازوں پر پردہ یا ایک پٹ کا کواڑ ہوتا تھا۔ کاشانہ نبوت گوانوار الٰہی کا مظہر تھا۔ لیکن اس میں رات کو چراغ تک نہ ہوتا تھا۔ گھر کی ظاہری زیب و آرائش آپ کو پسند نہ تھی۔ ایک مرتبہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دھاری دار رنگین کپڑے لٹکا دیئے تو حضور ﷺ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ ہمیں مال اینٹ اور پتھر کو لباس پہنانے کے لیے نہیں دیا گیا ہے۔

حضور نبی کریم کے اخلاق و عادات

محسن انسانیت حضرت محمد رسول ﷺ کے اخلاق و عادات سراپا قرآن مجید تھے آپ نہایت خلق و محبت اور خندہ پیشانی کے ساتھ ملاقات فرماتے، سلام کہنے میں سبقت کرتے تھے۔ مصافحہ اور معانقہ کرتے وقار اور متانت کے ساتھ گفتگو فرماتے۔ کسی کی دل شکنی نہ کرتے۔ غریبوں، بیواؤں اور ضعیفوں کے گھر جا کر ان کا پانی بھرتے ضروریات زندگی کی چیزیں بازار سے لا کر دیتے۔ مہمانوں کو خاطر مدارات خود کرتے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا کہ ہر چیز مہمانوں کی خاطر مدارات خود کرتے کبھی ایسا بھی ہوتا کہ ہر چیز مہمانوں کی نذر ہو جاتی۔ تمام اہل و عیال فاقہ کرتے، ہمیشہ سادہ اور ایک ہی غذا پر گزارہ کرتے کسی مجلس میں تشریف رکھتے تو اپنے سامنے جو کھانا ہوتا اسی پر اکتفاء کرتے سب سے مل جل کر زمین پر اس طرح فروکش ہوتے کہ کسی قسم کا امتیاز نہ دکھائی دیتا۔ آپ کا مقدس چہرہ انور ہی پہچان کی علامت تھا۔ عام انسانوں کے ساتھ یکساں اور مساوات کا سلوک کرتے، امیر غریب، چھوٹے بڑے، کالے گورے کی کوئی تمیز اور فرق نہ رکھتے، زمین پر بیٹھ کر کھانا تناول فرماتے، انسانوں کی عزت و توقیر صرف تقویٰ و پرہیزگاری کی بنیاد پر کرتے۔ بیماروں کی عیادت کرتے۔ حضور کی خدمت میں آپ کے جانثار صحابہ اکرام ہمہ وقت حکم کے منتظر اور مستعد رہتے۔ آپ کے ادنیٰ

marfat.com
Marfat.com

اشارہ ابرو پر جانثاری کو دنیا و آخرت میں سرخروئی اور نجات کا باعث سمجھتے۔ بایں ہمہ حضور اپنے تمام کام اپنے ہاتھ سے کرتے تا کہ امت کا کوئی فرد محنت و مزدوری اور اپنے ہاتھ سے کام کو معیوب خیال نہ کرے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے آپ کے معمولات کی بابت دریافت کیا تو آپ نے جواب دیا کہ حضور گھر کے کام کاج میں مصروف رہتے اور کپڑوں میں اپنے ہاتھ سے پیوند لگاتے گھر میں خود جھاڑو دیتے، دودھ دوہ لیتے تھے۔ بازار سے سودا سلف خرید لاتے تھے۔ جوتا ٹوٹ جاتا تو خود ہی اس کی مرمت کر لیتے تھے۔ ڈول میں ٹانکے خود لگا لیتے۔ اونٹ اور سواری کے جانور خود باندھتے۔ چارہ دیتے اور غلام کے ساتھ مل کر آٹا خود گوندھتے تھے۔ ہاتھ سے کبھی اپنے کسی غلام، لونڈی، کسی عورت او کسی جانور کو نہیں مارا۔ آپ نے کسی سائل کی درخواست کبھی رد نہیں فرمائی۔ انسان تو اشرف المخلوقات ہے۔ آپ حیوانات پر بھی رحم فرماتے تھے اور اس بے زبان مخلوق پر جو ظلم روا رکھے جاتے۔ آپ نے اس سے منع فرمایا۔ جانوروں کے گلے میں قلادہ ڈالنے کا رواج ختم کرا دیا۔ زندہ جانور کے بدن کا گوشت کاٹنے جانور کی دم اور بال کاٹنے، پرندوں کے انڈے اور ان کے گھونسلوں سے بچے اٹھانے کو منع فرما دیا۔ جانوروں کو بھوکے پیاسے رکھنے والے مالکوں کو سخت تنبیہ فرمائی کہ خدا سے ڈرو۔ حضور رحمۃ العالمین ﷺ، طہارت، پاکیزگی اور خوشبو کو پسند فرماتے، اجلا اور پاکیزہ لباس پہنتے اور دوسروں کو پہننے کا حکم دیتے۔ اجتماع عام خصوصاً جمعہ کی نماز کے لیے صاف ستھرا لباس پہنتے۔ خوشبو اور سرمہ لگانے کا حکم دیتے تا کہ پسینے کی بو سے دوسرے مسلمان بھائیوں کو معمولی تکلیف تک بھی نہ پہنچے۔ شرم و حیا کی تلقین فرماتے۔ دوسروں کے سامنے ننگا نہانے، بے پردہ ہونے، کھڑے ہو کر پیشاب کرنے، زنا، شراب سود اور فسق و فجور کی سختی سے ممانعت فرماتے۔

marfat.com
Marfat.com

حضور کا عدل و انصاف

حضور خاتم النبیا ﷺ کو عرب کے بیشار قبائل کے واسطہ پڑتا تھا۔ وہ قبائل اور خاندان ایک دوسرے کے سخت دشمن ہوتے تھے۔ حضور نے ان تمام قبائل کے ساتھ ہمیشہ عدل و انصاف سے کام لیا اور اسلام کی دعوت دینے یا عدل و انصاف کا معاملہ کرتے وقت کسی خاص قبیلے یا کسی خاص فرد کی طرفداری نہیں کی۔ حتیٰ کہ مسلم اور غیر مسلم کا فرق و امتیاز بھی روا نہیں رکھا، بلکہ سب کے ساتھ مساوات کا سلوک کیا۔ چنانچہ ایک مرتبہ مخزوم قبیلے کی ایک عورت نے چوری کی۔ بعض لوگوں نے اس عورت کو سزا سے بچانے کے لیے حضور کے نہایت ہی پیارے حضرت اسامہ بن زید ؓ سے فرمائش کر کے معافی کی درخواست پیش کی۔ آپ نے اس سفارش پر ناراض ہو کر فرمایا: "بنی اسرائیل اسی سبب سے تباہ ہوئے کہ وہ غریبوں پر حد جاری کرتے اور امیروں سے درگزر کرتے تھے۔" حضور نے ایسے ہی موقع پر فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر میری لختِ جگر فاطمہ بھی چوری کا ارتکاب کرے گی تو اس کے بھی ہاتھ کاٹ دیئے جائیں گے۔ حضور محسن انسانیت ﷺ نے جہاں انسانوں کو غلامی کی ذلت اور کالے گورے کے فرق و امتیاز سے نجات دلا کر شرف انسانیت سے سرفراز کیا، وہاں انسانوں میں اقتصادی و معاشی مساوات قائم کرنے کے سلسلے میں جو اصلاحات نافذ کیں اور جو اسوۂ حسنہ پیش فرمایا۔ وہ تاریخ انسانی کا باعث صد افتخار سرمایہ ہے۔

(1) حضور نے فرمایا وہ شخص ایماندار نہیں جو خود پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا ہمسایہ فاقے اور بھوک سے نڈھال ہو۔

(2) آپ نے فرمایا کہ مزدور کو جو محنت و مشقت کر کے پسینہ سے شرابور ہو جائے) اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مزدوری ادا کر دو۔

marfat.com
Marfat.com

(3) آپ نے فرمایا جس شخص نے مردود اور بنجر زمین کو زندہ کر کے قابل کاشت بنالیا اور بیکار زمین پر دیوار کھڑی کر کے قبضہ کرلیا وہ اس کی ہوگی۔

(4) حضور نے فرمایا کہ زمین اس کی ہے جو اس پر کاشت کرتا ہے اور جو شخص کاشت کے بغیر تین سال تک بیکار چھوڑ دے اس کا حق ملکیت خود بخود ساقط ہو جاتا ہے۔

(5) آپ نے فرمایا۔ گھاس اور آگ میں تمام انسان برابر کے شریک ہیں۔ یعنی جو چیز قدرتی پیداوار اور وسائل میں شامل ہیں (درخت، معدنیات، گیس، تیل وغیرہ) وہ سب انسانوں کی مشترکہ میراث ہیں۔

(6) حضور نے فرمایا جس شخص نے چالیس روز تک سامان غذا کو (گرانفروشی) کے لیے ذخیرہ کیا۔ اللہ کی ذات سے اس کا کوئی واسطہ نہیں اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پروا ہے۔

(7) آپ نے فرمایا۔ جس شخص نے کھوٹ ملا کر دھوکہ کیا وہ ہم میں سے نہیں۔

حضور کی تحریری تبلیغ اسلام

حضور خاتم الانبیا ﷺ نے زبانی دعوت اسلام کے ساتھ ساتھ تحریر و انشاء کی صورت میں دنیا کے مختلف بااثر لوگوں، بادشاہوں اور حکمرانوں کے نام خطوط ارسال کر کے تبلیغ اسلام کا فریضہ انجام دیا۔ ایسے ناموں کی تعداد (250) سے زائد بیان کی گئی ہے ان میں سے بعض مشہور افراد کے نام حسب ذیل ہیں۔

مملکت	حکمران کا نام	قاصدِ نبوی کا اسم گرامی
حبشہ	شاہ نجاشی اصحمہ بن الجبر	حضرت جعفر طیار، حضرت عمرو بن امیہ ضمری
مصر	شاہ مصر مقوقش	حضرت حاطب ابن ابی بلتعہ
ایران	شاہ کسریٰ خسرو پرویز	حضرت عبداللہ ابن حذافہ

marfat.com
Marfat.com

روم	قیصر روم ہرقل	حضرت دحیہ بن خلیفہ کلبی
یمامہ	ہوزہ بن علی	حضرت سلیط بن عمرو
بحرین	منذر بن ساوی	حضرت علاء بن الحضرمی
دمشق	حارث بن ابی شمر غسانی	حضرت شجاع بن وہب اسدی
عمان	جیفر بن جلندی بن عامر	حضرت عمرو بن العاص

علاوہ ازیں پاپائے روم، شاہان حمیر اور خیبر کے یہودی سرداروں کے نام بھی والا نامے ارسال کر کے دعوت اسلام دی گئی۔

..... ان مکتوبات گرامی کی بنا پر دنیا کا سب سے پہلا بادشاہ جس نے دعوت اسلام قبول کرنے کا شرف و اعزاز حاصل کیا وہ شاہ حبشہ حضرت اصحمہ ؓ ہیں اور دنیا کا وہ بادشاہ جس نے حضور خاتم الانبیا ﷺ کا مکتوب گرامی پھاڑ دیا۔ وہ شاہ ایران "خسرو پرویز" تھا جس کی گستاخانہ حرکت پر حضور ﷺ نے فرمایا تھا۔ "هَلَكَ كِسْرىٰ" کسریٰ ہلاک ہوگیا۔ قاتلوں نے شاہ ایران "خسرو پرویز" کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے جہنم واصل کیا اور اس کی سلطنت بھی پارہ پارہ ہوگئی۔

غزوات، تاریخی جنگیں

تاریخ اسلام میں وہ لڑائیاں غزوات کہلاتی ہیں۔ جن میں حضور اکرم ﷺ نے خود شرکت کر کے جہاد فرمایا اور جس جہاد اور معرکہ آرائی کے لیے صحابہ کرام کو سپہ سالار مقرر فرمایا وہ سرایا کہلاتی ہیں جس کے لغوی معنی "قصد" اور سیر کے ہیں۔

نمبر شمار	نام غزوہ	تعداد	تاریخ و سنہ ھ	بمقابلہ
-1	ابواء (ودان)	70	2ھ	انسداد قافلہ قریش

marfat.com
Marfat.com

-2	بواط	200	2ھ	انسداد قافلہ قریش
-3	سفوان	70	2ھ	تعاقب کرز بن جابر ڈاکو
-4	ذی العشیرہ	150	2ھ	برائے معاہدہ قبائل سپہ وع
-5	بدر الکبریٰ	313	17 رمضان 2ھ	کفار قریش ایک ہزار
-6	بنو قینقاع	-	شوال 2ھ	قبائل یہود
-7	السویق	200	شوال 2ھ	تعاقب ضخر بن حرب اموی
-8	بنو سلیم	200	محرم 3ھ	قبیلہ بنو سلیم یا غطفان
-9	غطفان انمار	1450 سوار	ربیع الاول 3ھ	بنو ثعلبہ۔ بنو محارب
-10	احد	650	16 شوال 3ھ	مدینہ سے تین میل کفار عرب
-11	حمراء الاسد	640	7 شوال 3ھ	احد کے دوسرے دن تعاقب دشمن
-12	بنو نضیر	-	ربیع الاول 4ھ	یہودی قبیلہ کا تعاقب
-13	بدر اخریٰ	1510	ذی قعدہ 4ھ	انسداد قبیلہ قریش
-14	دوالجندل	1000	ربیع الاول 5ھ	حلف قبائل عرب
-15	مریسیع	-	3 شعبان 5ھ	بنو مصطلق کا انسداد
-16	خندق (احزاب)	3000	شوال۔ ذی قعدہ 5ھ	سرداران و قبائل
-17	بنو قریظہ	-	ذوالحجہ 5ھ	یہودی قبیلہ بنو قریظہ
-18	بنی لحیان	1200 اسوار	ربیع الاول 6ھ	اہل رجیع قاتلین مبلغ اسلام
-19	ذی قردہ (غابہ)	500	ربیع الثانی 6ھ	ڈاکوؤں کے خلاف
-20	حدیبیہ	1400	ذی قعدہ 6ھ	قریش مکہ۔ مانعین عمرہ

marfat.com
Marfat.com

-21	خیبر	1420	محرم 7ھ	یہودی قبائل
-22	وادی القرائی	382	محرم 7ھ	یہودی قبائل
-23	ذات الرقاع	400	10 محرم ھ	مختلف قبائل
-24	فتح مکہ	10000	رمضان 8ھ	قریش
-25	حسنین	12000	شوال 8ھ	مختلف قبائل
-26	طائف		شوال 8ھ	مختلف قبائل
-27	تبوک	12000	رجب 9ھ	افواج ہرقل۔ قیصر روم کا انسداد

غزوات کے علاوہ سرایا کی تعداد ساٹھ کے قریب ہے۔ یہ تمام 2ھ سے 9ھ تک آٹھ سال کے اندر معرکے ہوئے۔ ان جنگوں میں فریقین کے کل 918 افراد کا جانی نقصان ہوا اور کفار کے 6565 افراد قیدی بنائے گئے جن میں سے 6347 قیدی رحمۃ العالمین نے آزاد کر دیئے تھے۔

پیغمبر انسانیت کا عالمی منشور

پیغمبر آخر الزمان حضرت محمد رسول ﷺ نے 10ھ میں جب اپنی حیات طیبہ کے آخری حج کا ارادہ فرمایا تو جملہ اطراف و اکناف میں اطلاع بھیج دی گئی۔ اس پر فرزندان اسلام کی ایک کثیر تعداد مدینہ طیبہ میں جمع ہوگئی۔ جس میں ہر طبقے اور ہر درجے کے افراد شامل تھے۔ حضور ﷺ نے اپنے ساتھیوں سمیت ذی الحلیفہ میں احرام باندھا اور لبیک لبیک کی صداؤں کے ساتھ آپ مکہ معظمہ کو روانہ ہوئے۔ 9 ذی الحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد وادی نمرہ میں اور پھر میدان عرفات میں ایک لاکھ چوبیس ہزار (یا چوالیس ہزار) قدسیوں کے ساتھ تشریف لائے تو یہ پورا میدان تکبیر و تہلیل کی ایمان افروز صداؤں سے گونج اٹھا۔

حضور محسن انسانیت نے جبل رحمت کے قریب قصویٰ نامی اونٹنی پر سوار ہو کر

marfat.com
Marfat.com

کائنات انسانی کے لیے ایک ایسا بین الانسانی منشور پیش فرمایا۔ جو بنی آدم کی فلاح بہبود اور امن وسلامتی کے ابدی پیغام اور طریق کار پر مشتمل ہے۔ حضور کا یہ آخری خطاب ''خطبہ حجتہ الوداع'' کے نام سے معروف ہے آپ نے خداوند قدوس کی حمد وثنا کے بعد فرمایا۔

''لوگو! میں تمہیں اس کی عبادت کی نصیحت کرتا ہوں۔ میری باتیں پوری توجہ اور غور کے ساتھ سنو! کیونکہ میں نہیں دیکھتا کہ اس سال کے بعد اس مقام پر۔ اس مہینہ میں اور شہر میں پھر تم سے ملاقات ہو سکے۔ خدا تعالیٰ نے تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزت وآبرو کو ایک دوسرے پر آج کے دن اس شہر اور اس مہینہ کی حرمت کی طرح حرام کر دیا ہے۔ لوگو! تمہارا خدا ایک ہے۔ تمہارا باپ ایک، تم سب اولاد آدم ہو۔ اور حضرت آدم مٹی سے پیدا کیے گئے تھے۔ کسی عربی کو عجمی پر اور کسی کالے کو گورے پر کوئی فضیلت اور برتری حاصل نہیں اور نہ ہی کسی عجمی کو عربی پر اور گورے کو کالے پر کوئی امتیاز حاصل ہے۔ یعنی وطنیت اور رنگ ونسل کے سب امتیازات ختم ہیں۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے معزز وہ ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے۔ ہر مسلمان دوسرے مسلمانوں کا بھائی ہے اور اخوت اسلامی کے رشتے میں منسلک ہے۔ تمہارے یہ غلام! تم اپنے خادموں کو وہی کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو۔ اور وہ ہی پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو۔ لوگو! دور جاہلیت کی ہر بات میں اپنے قدموں کے نیچے روندتا ہوں اس زمانے کے تمام خون باطل کر دیئے گئے اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کا خون (ابن ربیعہ بن الحارث) کا جو بنی سعد میں ابھی شیر خوار تھا اور ہذیل نے جسے قتل کر دیا تھا، معاف کرتا ہوں اور زمانہ جاہلیت کے تمام سودی لین دین باطل کرتا ہوں۔ سب سے پہلے اپنے خاندان کا سود (عباس ابن عبدالمطلب) کا باطل قرار دیتا ہوں۔ لوگو! اپنی عورتوں کے متعلق اللہ سے ڈرتے رہو۔ خدا کے کلام سے تم نے ان کا جسم اپنے لیے حلال بنایا ہے۔ تمہاری عورتوں کو تمہارے مقابلے میں کچھ حقوق اور ذمہ

marfat.com
Marfat.com

داریاں سپرد ہیں۔تمہارا حق عورتوں پر یہ ہے کہ وہ تمہاری خوابگاہوں اور بستروں پر کسی غیر مرد کو ہرگز نہ آنے دیں اور گھروں میں تمہاری اجازت کے بغیر کسی شخص کو داخل نہ ہونے دیں اور وہ کسی بے حیائی کا ارتکاب نہ کریں اور تمہارے ذمے عورتوں کا حق یہ ہے کہ ان کو خوراک اور پوشاک کا اہتمام کرو۔ اے لوگو! تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ کسی شخص کے لیے اپنے بھائی کی اجازت کے بغیر اس کا مال لینا جائز نہیں۔ میرے بعد کہیں اس اخوت اسلامی کو ترک کر کے کافرانہ ڈھنگ اور طرز زندگی اختیار نہ کر لینا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگو! اے لوگو! میرے بعد کوئی نبی یا پیغمبر آنے والا نہیں۔ اور نہ ہی تمہارے بعد کوئی اور امت پیدا کی جائے گی۔ پس غور سے سن لو! تم اپنے رب کی عبادت میں لگے رہو۔ پانچوں وقت نماز ادا کرتے رہو۔ ماہ رمضان المبارک کے روزے رکھتے رہو اپنے مال کی زکوٰۃ خوش دلی کے ساتھ ادا کرتے رہو۔ حج بیت اللہ کرتے رہو اور اپنے امراء و حکام کی اطاعت پر کاربند رہو۔ تاکہ اپنے رب کی جنت میں داخل ہو سکو۔ لوگو! میں تمہارے لیے ایک ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں۔ جب تک تم اس پر کاربند رہو گے کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ وہ ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن مجید) اے لوگو! تمہیں عنقریب خدا کے سامنے حاضر ہونا ہے اور تم سے تمہارے اعمال کی بابت باز پرس کی جائے گی اور تم سے میری بابت دریافت کیا جائے گا۔ تو بتاؤ تم وہاں کیا جواب دو گے؟ اس پر تمام حاضرین نے بآواز بلند عرض کیا۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے پیغام حق پہنچا دیا اور امت کو نصیحت کرنے کا حق ادا کر دیا۔ حقیقت سے پردے اٹھا دیئے اور امانت الٰہی کو صحیح طریقے سے ہمارے سپرد کر دیا۔ حاضرین کے اس جواب پر حضور محسن انسانیت نے انگشت شہادت آسمان کی طرف اٹھا کر فرمایا۔ اے خدا سن لے اور گواہ رہنا کہ تیرے بندے کیا گواہی دے رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ جو لوگ یہاں پر موجود ہیں وہ سب باتیں ان لوگوں تک پہنچا دیں جو اس وقت یہاں حاضر نہیں

marfat.com
Marfat.com

ہیں ممکن ہے بعض سامعین کے مقابلہ میں بعض غیر حاضر لوگ ان باتوں کو اچھی طرح یاد رکھیں اور ان پر عمل پیرا ہو کر خوب حفاظت کا فریضہ انجام دیں۔ حضور ﷺ جب خطبہ سے فارغ ہوئے تو اسی مقام پر قرآن مجید کی یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ۝

آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمتیں پوری کر دی ہیں اور تمہارے لیے "دین اسلام" کو پسند کیا۔

بعد ازاں حضور ﷺ مناسک حج ادا کر کے بیت اللہ میں آئے۔ طواف و الوداع سے فارغ ہو کر قدسیوں کی جماعت کے ساتھ "مدینہ منورہ" واپس تشریف لے گئے اور صرف اکیاسی روز بعد محسن انسانیت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اس دار فانی سے عالم جاودانی کی طرف تشریف لے گئے۔

وَصَلَّی اللّٰہ تعالٰی علٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ وَخَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

(تبرکات حضرت صاحبزادہ سید غفار قطب علی شیرازی)

(نیرہ سید جماعت علی شاہ ثانی لاثانی علیہ الرحمۃ)

marfat.com

Marfat.com

اعزاز ربیع اول ہے

ہے عید ولادت عالم میں آغاز ربیع الاول ہے
محبوب خدا کی نسبت سے اعزاز ربیع الاول ہے
عشاق نبی ہیں شیدائی، ہے خلق میں جلوہ آرائی
کتنا دلکش محبوب و حسین اندازِ ربیع الاول ہے
پھولوں میں مہک سینوں میں لہک تاروں میں چمک
جاں بخش وضیائے بخش جہاں اعجاز ربیع الاول ہے
بیخود ہیں جناں میں حورو ملک تسبیح بلب ہیں ارض و فلک
ہر زمزمہ مرغ سدرہ آواز ربیع الاول ہے
وہ پردہ برانداز و حدت آنے کو ہے باشان و شوکت
ہر سر خفی ہر رمز جلی ہمراز ربیع الاول ہے
خوشبو سے معطر ہیں دو جہاں، فردوس بکف ہیں کون و مکان
کونین کے گوشہ گوشہ میں اعزاز ربیع الاول ہے
ہے ورد زباں سبحان اللہ ہر لب پہ ہے شور صل علیٰ
تکبیر کی دھن میں نغمہ سرا ہر ساز ربیع الاول ہے
جنت سے فرشتے آتے ہیں انوار ملک برساتے ہیں
عشاق نبی پر آئینہ ہر راز ربیع الاول ہے
لاریب کہ ہے میلاد نبی محبوت مجھے مثل رجی!
سینہ میں مرے ہر وقت ضیا اعزاز ربیع الاول ہے

مولانا (ضیاء القادری بدایونی) علیہ الرحمۃ

marfat.com
Marfat.com

عید میلاد النبی

ہم منائیں گے نہ کیوں کر عید میلاد النبی
خود مناتا ہے جب داور عید میلاد النبی
گلشن ہستی پہ ہے سایہ فگن ابر کرم
آج ہے اللہ اکبر عید میلاد النبی
آج ہو ہر ایک زبان مصروف نغمات درود
یوں منائیں ہفت کشور عید میلاد النبی
آج کا دن ہے خدا کا ہم پہ احسان دوستو
رحمت حق ہے سراسر عید میلاد النبی
اس کی عظمت پر نچھاور ہے مری ہر ایک خوشی
ساری عیدوں سے ہے بہتر عید میلاد النبی
ہیں میرے احساس اور فکر و تخیل پر سرور
کس قدر ہے روح پرور عید میلاد النبی
ملتفت ہم پر ہے رب ذوالمنن اس واسطے
اپنی خوشیوں کا ہے محور عید میلاد النبی
دولتِ عشق نبی ملتی ہے اس کے فیض سے
یوں کرے ہم کو تو ممنون عید میلاد النبی
کیوں نہ ہو اپنا تخیل عرش پر محمود آج
لطف فرما ہے جو ہم پر عید میلاد النبی

(راجا رشید محمود ایم۔اے)

marfat.com
Marfat.com

یاصاحب الجمال

سراپائے رسول ﷺ

جب ام معبد کی بیوی نے دودھ سے بھرا پیالہ اس کے سامنے لا کر رکھا تو حیران رہ گیا یہ کہاں سے آیا؟ بکری تو خشک تھی اور گھر میں دودھ بھی نہ تھا ﷺ ام معبد نے کہا! اللہ کی قسم ہمارے ہاں آج ایک مبارک انسان کا گزر ہوا جس کے ہاتھ لگانے سے اے ابو معبد ہماری بکری کے تھن دودھ سے بھر گئے اللہ کی قسم! تم پی کر دیکھو کتنا لذیذ اور کتنا شیریں دودھ ہے۔ بنی کنانہ کی بکریوں سے بھی زیادہ شیریں! معبد نے دودھ پیا اور حیران رہ گیا دودھ واقعی ایسا تھا جیسا کہ اس کی بیوی نے بتایا تھا۔ دودھ پی کر اس نے بڑی محبت سے اپنی بکری پر ہاتھ پھیرا، پھر منہ صاف کرتے ہوئے بیوی سے پوچھا۔ بتا تو سہی وہ کون مبارک مسافر تھے جو اس خشک بکری کو تر و تازہ کر گئے، بیوی نے جو تفصیل بیان کی اسے سن کر ابو معبد بول اٹھا! قسم خدا کی! یہ وہی شخص ہے جسے قریش کے لوگ تلاش کرتے پھر رہے ہیں۔ اے ام معبد! میں بے قرار ہوں تم اپنے زور بیان سے ہر بات کا نقشہ کھینچ کر رکھ دیتی ہو ذرا وضاحت سے ان کا حلیہ اور ان کا چال ڈھال تو بیان کرو، میں بھی تو جانوں وہ کیسے تھے؟ شوہر کی تعریف پر ام معبد خوش ہو گئی اس کا ذوق بیاں ابھر آیا اور وہ اپنے قبیلہ کے روایتی انداز میں جو فصاحت و بلاغت سے پر تھا بولنے لگی!! پاکیزہ رو، تاباں و کشادہ چہرہ خوش وضع سر، زیبا قامت، صاحب جمال، آنکھیں سیا اور فراخ بال گھنے سیاہ اور گھونگریالے، آواز

marfat.com
Marfat.com

جاندار اور کچھ ایسے خاموش ہوں تو وقار چھا جائے اور کلام فرمائیں تو پھول جھڑیں۔ روشن مردمک، سرگیں چشم، باریک و پیوستہ آبرو، دور سے دیکھنے میں زمینده و دل پذیر، قریب سے دیکھو تو کمال حسین، شیریں کلام واضح بیان، کلام الفاظ کی کمی بیشی سے پاکبولیں تو معلوم ہو کہ کلام کیا ہے پروئی ہوئی کوڑیاں ہوں جو ترتیب آہنگ سے نیچے گرتی جا رہی ہیں، میانہ قد کہ دیکھنے والی آنکھ پستہ قدی کا عیب نہیں لگا سکتی نہ طویل کہ طوالت نظروں میں کھٹکے، سراپا دو شاخوں کے درمیان تر و تازہ حسین شاخ کی طرح خوش منظر جس کے رفیق پروانہ وار گرد و پیش رہتے ہیں، مخدوم و مطاع، نہ تنگ نظر نہ بے مغز، نہ کوتاہ سخن نہ فضول گو۔ (ﷺ)

(تبرکات: علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ)

marfat.com
Marfat.com

حسن مجسم صلی اللہ علیہ وسلم

ربیع الاول

دَر و عہت کا ایسا موسم جس نے چشم زَون میں زمانہ کے خزاں رسیدہ ماحول کو رشد ارم بنا دیا اسی ماہ منور کی بارہویں (بمطابق 20 اپریل 571ء) تاریخ کو خدا کے محبوب دو عالم کے ممدوح، سرزمین کیتی پہ آیت نور کی تفسیر کر جلوہ گر ہوئے۔

مرحبا سید مکی مدین العربی!
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

انسانیت کے محسن، صداقت کے پیامی، امن و اخلاق کے داعی، جود وسخا کے پیکر، عفت وحیات کے دلدادہ حلم ومروت کے خوگر، سراپا رحمت، الغرض جملہ کمالات وحسنات سے مزین ہو کر تشریف لائے۔ سارے عالم کو دنیا کے تمام باطل آستانوں سے ہٹا کر صرف وحدہٗ لاشریک کی بارگاہ میں جھکانے کے لیے خاتم الانبیاء خاتم الرسل بن کر ظلمت کدہ ہستی میں وہ آئے۔

وہ آئے جن کے آنے کی زمانے کو ضرورت تھی

جن و ملک نے جن کی بعثت کے ترانے گائے بحر و بر نے جن کی آمد کے گیت سنائے، عرض تا فرش جن کے قدوم میمنت لزوم کے اعزاز میں بقعۂ نور بنا، خاک نشینان عالم اپنی قسمت پہ رشک کناں زبان حال سے کہہ رہے تھے۔

marfat.com
Marfat.com

وہ آئیں گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے
کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں

بزم نور کے مکیں..... ہم خاکیوں کی انجمن میں..... زہے قسمت، زہے نصیب!
نورانی مکڑا: جس کی تابانیوں کے سامنے نورانی فرشتوں نے پیشانیاں خم کیں

قَدْ جَاءَ كُمْ مِنَ اللّٰهِ نُور الخ
(تمہارے پاس خدا کی طرف سے نور آگیا۔)

نور والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا
سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا

والضحیٰ (رخ زیبا کی قسم) جس کے دیدار کی کیفیت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی زبان سے

اذا نظرت الی سرة وجهه
بوقت کبرق اعارض المتیلل (بیرہ)

یعنی جب میں نے آپ کے روئے تاباں پہ نگاہ ڈالی تو جگمگاہٹ ایسی تھی گویا بادل کی اوٹ سے بجلی کوند رہی ہو۔ حسن و جمال: جسے ایک نظر دیکھنے والے (صحابہ) ایمان و عرفان کے اس مقام پر فائز کہ حضور غوث الاعظم، ان حضرات کے خاک قدم کو سرمہ عزت سمجھیں۔

من رانی فقد رأالحق
(جس نے مجھے دیکھا اس نے حق کو دیکھا۔)

اے کہ تیرا جمال ہے زینت محفل حیات!
دونوں جہاں کی نعمتیں ہیں ترے حسن کی زکوٰۃ
وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں
وہی پھول خار سے دور ہے وہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

marfat.com
Marfat.com

وجودِ مسعود: وجہ تخلیق کائنات

لولاك لماخلقت الافلاك والارضين

(اے پیارے اگر تمہیں پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں زمینوں اور آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔)

گر ارض و سما کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں
آمد بروں زپردۂ تدقیس شاہدے
کز بہر او زمانہ بسے انتظار کرد

زلف معنبر: جس کی نزہت سے کونین کی بہاروں کو صدقے ملے۔

والليل اذ سجٰی

(آپ کی زلف شب گوں کی قسم جب وہ بکھر جائے۔)

کعبۂ جاں کو پہنایا ہے غلاف مشکیں!!
اڑ کے ابرو پہ جو آئے ہیں تمہارے گیسو،
بھینی خوشبو سے مہک جاتی ہیں کلیاں واللہ
کیسے پھول میں بسائے ہیں تمہارے گیسو

چشم مبارک: جس نے شب معراج جلوۂ ذات باری کا مشاہدہ کیا، وہ اس شان سے کہ

مازاغ البصروما طغٰی

(آنکھ نہ کسی طرف پھیری نہ حد سے بڑھی)

نگاہ پھیر لیں تو دو جہاں میں کچھ نہ رہے
اٹھائیں آنکھیں تو مردوں کو زندگی مل جائے

دست کرم: وہ جس کی عطا خالق کائنات کی بخشش، جس کی حرکت و سکون مالک ارض و سما کا اشارہ

marfat.com
Marfat.com

وما رمیت..... اذرمیت ولکن اللہ رمٰی

(دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا)

وہ گنجور معارف جس کے اک اک حرف میں پنہاں
نکات فلسفی، اسرار نفسی، راز عمرانی!

تعلم: کے لیے زبان خیر البشر کی ہے اور کلام مالک الملک پروردگار کا،

وما ینطق عن الھویٰ ان ھوا لاوحی یوحٰی

(اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے)

وہ ناطق جس کے آگے مہر بر لب بلبل سدرہ
وہ صادق جس کی حق گوئی کا شاہد نطق ربانی

لطف وراحت: ایسی کہ مہد سے تا لحد غم امت میں خود رفتہ۔

وبالمومنین رؤف رحیم

(مومنوں کے ساتھ مہربان نہایت رحم کرنے والے)

چشم پوش و کرم شان شما!
کار ما بے باک، وصرار ہم!

سرعت رفتار: ایسی کہ نبض کائنات کی حرکت حیران شد در، نظام شمسی دم بخود۔

سبحٰن الذی سریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الٰی المسجد الاقصیٰ

(پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک)

شب اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشۂ بزم جنت پہ لاکھوں سلام!

marfat.com
Marfat.com

اخلاق: وہ جس نے خون کے پیاسے دشمنوں کو غلام بے دام بنا لیا۔

اِنَّكَ لَعلٰی خُلقٍ عَظِیم

(بیشک آپ بہترین اخلاق پر فائز ہیں)

دم خلقش کہ جان دادہ عرب را
فروگستہ چراغ بولہب را!
اخلاق و مساوات و اخوت کا معلم
بیکس کا مدد گار غریبوں کا سہارا

کف پا کی نسبت نے وادی ام القریٰ کی شان و رفعت کو اتنا اجاگر کیا کہ ذات باری نے اس کی قسم ارشاد فرمائی

لا اقسم بھٰذا لباد وانت حل بھٰذ البلد

(مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو)

شد قدم گاہ خلیل اور بکام!
عالی از یمن قدومش آں مقام!
کھائی قرآں نے خاکِ گزر کی قسم
اس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

یا جامع الصفات..... کامل المحاسن..... شفیع الامم..... رحمۃ للعالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(علامہ بدرالقادری مدظلہ)

marfat.com
Marfat.com

اصحاب فیل اور عظمت کعبہ

چمن زار میں فصل بہار آتی ہے تو دلفریب رعنائیوں اور کیف زا لطافتوں، روح پرور نزہتوں اور دلکش رنگینیوں کو اپنے جلو میں لے کر..... جب اس شان و وقار سے بہار کا ورود ہوتا ہے تو گلشن میں گلہائے رنگارنگ کھلتے ہیں غنچے مہکتے ہیں۔ کلیاں مسکراتی ہیں عندلیب زار بہاروں کی اس بوقلمونی پر نثار ہوتی ہے اور اپنے کیف آفرین اور دلنشین نغمات حسن چمن پر نچھاور کرتی ہے، باغبان اپنی خوش بختی اور قسمت کی یاوری پر خوش ہوتا ہے اور کھل کھلائے گلوں، مہکتے غنچوں اور لچکتی شاخوں پر جان دیتا ہے۔ تمام کائنات قدرت کے ان روح پرور مظاہر اور حسن ازل کی دلفریبیوں کی داد دیتی ہے۔ اس کے ساتھ دل آویز بہاروں کا خالق بھی اپنی مخلوق کو مسکراتا دیکھ کر اپنے اس حسن تخلیق پر ناز کرتا ہے اور کائنات کے لیے رحمت و عطا کے دروازے کھول دیتا ہے۔ چنانچہ خالق کائنات کے اس نظام فطرت کے تحت گلستان ہستی پر بہار جاوداں کا ورود ہونے والا ہے۔ نسیم رحمت کی شمیم جانفزاء کے دلنواز جھونکے مشام ہستی کو معطر کرنے والے ہیں۔ اہل چمن کسی گل رعنا کے کھلنے کے منتظر ہیں۔ گویا گلستان حیات میں فصل بہاری کا اہتمام ہو چکا ہے اور ذرہ ذرہ اس کے خیر مقدم کے لیے بیقرار ہے۔ مشاطہ قدرت زلف گیتی کی تزئین میں مصروف ہے اور عروس کائنات کے چہرۂ گلگوں پر فرحت و انبساط کے آثار نمایاں ہیں۔ رحمت الٰہی کو تسیم خوشگوار رحمتوں اور لطافتوں کو اپنے جلو میں لیے ریگزار عرب کے خطہ مقدس کی طواف کر رہی ہے۔ عالم لاہوت میں حوران و ملائک نغمات سرمدی سے کائنات کو مسحور کر رہے ہیں اور کائنات کا ذرہ ذرہ سرور بہاراں سے یوں گویا ہے کہ ۔

marfat.com
Marfat.com

سماں نزہت کہ فردوس کا ہے بزم دوران میں
مبارک ہو قسم حوض کوثر آنے والا ہے
بہار خلد کی رنگینیاں ہیں جس سے گلشن میں
مبارک عندلیبو! وہ گل تر آنے والا ہے
وہ نور لم یزل فطرت بھی جس پر ناز کرتی ہے!
وہ فخر دو جہاں، محبوب داور آنے والا ہے
قمر! بشریٰ لکم کی ہر طرف تشہیر ہوتی ہے
ہے جس کی ذات، شانِ حق کی مظہر آنے والا ہے

7 محرم کا واقعہ ہے کہ چمن زار گیتی میں درود بہار کے دن قریب ہیں یعنی سید الانبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی ولادت باسعادت میں ابھی باون روز باقی ہیں کہ ابرہہ ابن صباح اشرم جو شاہِ حبش نجاشی کی طرف سے یمن کا گورنر تھا اور صنعا (دارالخلافہ یمن) میں شاہ حبش کا باجگوار ہونے کے باوجود خود مختار حاکم کہلاتا تھا جب اس نے دیکھا کہ اطراف و اکناف سے لوگ مکہ مکرمہ مین کعبہ معظمہ کی زیارت کے لیے نذر و نیاز اور تحائف لے کر آتے ہیں۔ چونکہ وہ بھی مذہب عیسوی کا زبردست مبلغ تھا کعبہ کی اس قدر عظمت دیکھ کر اس کی آتشِ حسد بھڑکی اس نے فوراً صنعا میں سنگِ مرمر کا ایک عظیم الشان کلیسا تعمیر کرایا۔ جس میں تصویر عیسیٰ علیہ السلام کو بھی نصب کیا۔ جب یہ سب کام مکمل ہوگیا تو اہل یمن کو پہلے اس کے طواف پر مجبور کیا۔

اہل مکہ نے جب کعبۃ اللہ کے مقابل میں کلیسائے یمن کو دیکھا تو زہیر بن عمرو مکی نے ایک دن موقع پا کر وہاں پہنچ کر پاخانہ کر دیا۔ انہی دنوں مکہ معظمہ سے جانے والا ایک مسافر قافلہ جب صنعا کی طرف سے گزرا تو اس کلیسا کے پاس ڈیرہ لگایا۔ رات کے وقت جب اہل قافلہ نے آگ جلائی تو ایک چنگاری اڑ کر اس پر جا پڑی جس سے وہ جل کر خاک ہوگیا۔ جب ابرہہ نے اپنے تعمیر کردہ

marfat.com
Marfat.com

کلیسا کی یہ بے حرمتی دیکھی تو پاسخ ہوا اور دل میں آتش غضب بھڑکی۔ ادھر شیطان لعین کا داؤ بھی چل گیا۔ اس نے ابرہہ کو یہ سبق دیا کہ یہ سب شرارت اہل مکہ کی طرف سے ہے اس لیے بہتر ہے کہ تم ان کی عبادت گاہ کعبہ کو گرا دو۔

چنانچہ ابرہہ تدریس ابلیس پر عمل کرتے ہوئے جنگی ہاتھیوں کے ساتھ اپنے سپاہیوں کا ایک انبوہ کثیر لے کر انہدام کعبہ کی نیت سے چڑھ آیا۔ راہ میں جو کچھ آیا۔ برباد کر دیا۔ آخر جب یہ لشکر کعبہ معظمہ سے تین میل دور وادی محسر میں پہنچا تو ابرہہ کے محمود نامی ہاتھی نے آگے بڑھنے سے انکار کر دیا اور ایک قدم بھی آگے نہ بڑھا۔ پھر دوسرے ہاتھی پر سوار ہو کر بڑھنے کا قصد کیا تو وہ بھی رک گیا۔ آخر مجبوراً اسی جگہ پڑاؤ ڈال دیا۔ عرب والوں نے کبھی ہاتھی نہیں دیکھے تھے اس لیے ہاتھیوں اور اس بڑے لشکر کی سطوت و شوکت سے گھبرا کر اہل مکہ نے اپنے گھروں کو چھوڑ دیا اور پہاڑوں میں جا چھپے۔ صرف حضرت عبدالمطلب (حضور ﷺ کے جدامجد) اور ان کے خاندان کے چند افراد وہ بھی ان کے بیٹے اور پوتے تھے، بس یہی ایک خاندان تھا جو مکہ میں موجود رہ گیا تھا۔ باقی سب بھاگ گئے۔

یہی دس بارہ افراد پر مشتمل مختصر سی فوج تھی۔ جسے رب کعبہ کی طرف سے نصرت غیبی پر ناز تھا جسے چند دنوں کے بعد پیدا ہونے والے اپنے خاندان کے چشم و چراغ، نازش کون و مکان اور صاحب اعجاز بیٹے کے مقام عظمت و رفعت پر فخر تھا، جسے اپنی خاندانی سعادت پر گمان تھا۔ گویا ؎

سپہ اولاد تھی، والد سپہ سالار مکہ تھا
یہی کعبے کا خادم تھا، یہی سردار مکہ تھا

اسی اثناء میں ابرہہ کے لشکری اہل مکہ کے مویشیوں کے ساتھ حضرت عبدالمطلب کے کچھ اونٹ بھی ہنکا لے گئے تو خبر ہونے پر حضرت عبدالمطلب تن تنہا اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ابرہہ کے پاس پہنچے ابرہہ نے جب اس پیکر

marfat.com
Marfat.com

شرافت ونجابت اور مجسمہ تقدس وطہارت کو اپنی طرف آتے دیکھا تو خیر مقدم کے لیے باہر نکلا اور کمال تعظیم سے پیش آیا اور کہنے لگا۔ کہیے حضرت! آپ کا نام کیا ہے اور کیا درخواست لے کر آئے ہو تو اس کے جواب میں افصح العرب حضرت عبدالمطلب نے فرمایا۔ مجھے اہل عرب ''عبدالمطلب'' کے نام سے پکارتے ہیں اور یہاں آنے کی غرض یہ ہے کہ تیرے لشکری میرے اونٹ ہنکا لائے ہیں وہ مجھے واپس دے دو۔ اس کے علاوہ اور کوئی درخواست نہیں ہے۔''

یہ سن کر ابرہہ نے نخوت آمیز قہقہہ لگایا اور کہنے لگا۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیے تمہاری قدیمی عبادت گاہ۔ (جسے تم کعبہ کے نام سے موسوم کرتے ہو) کو گرانے کی غرض سے یہاں آیا ہوں اور

تعجب ہے کہ تم ناچیز شے کا ذکر کرتے ہو
نہیں کعبے کی فکر، اونٹوں کی اپنے فکر کرتے ہو

''میں نے سمجھا تھا کہ کعبہ کو بچانے کی کوشش کے لیے آئے ہو اور اسے نہ گرانے کی درخواست کرو گے، مگر تم نے تو اپنے ذاتی مفاد کو پیش کیا۔''

ابرہہ کی یہ بات سن کر سرچشمہ صداقت نے نہایت متانت سے جواب دیا کہ اونٹ میرے ہیں اور کعبہ رب کا ہے اس لیے

صداقت ہے یہی میں اپنی شے کا ذکر کرتا ہوں
کہ میرا مال ہیں اونٹ اس لیے میں فکر کرتا ہوں
کرے گا فکر اپنے گھر کی جو اس گھر کا مالک ہے
کہ جو اس گھر کا مالک ہے وہ بحر و بر کا مالک ہے

حضرت عبدالمطلب کا یہ متانت آمیز اور صداقت انگیز جواب سنتے ہی ابرہہ نے خاموش ہو کر اونٹ واپس کر دیئے۔

آپ اپنے اونٹ لے کر گھر واپس تشریف لے آئے اور علی الصبح اپنے خاندان کی معیت میں حرم کعبہ میں تشریف لا کر جناب آمنہ رضی اللہ عنہا والدہ ماجدہ

marfat.com
Marfat.com

آنحضرت ﷺ کو اپنے پاس بٹھا کر دعا مانگتے ہیں۔

"کہ اے کعبہ کے مالک اور اے چودہ طبق کی کائنات کے خالق! تو سمیع و بصیر ہے تو علیم و خبیر ہے تو جانتا ہے کہ ایک دشمن کعبہ تیرے مقدس گھر کو صفحہ ارضی سے مٹا دینے کی نیت سے آیا ہوا ہے۔ اس لیے فتح و نصرت عطا فرما اور پھر حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی جانب اشارہ کر کے دعا فرماتے ہیں کہ الٰہی ۔

یہ عالی شان بچہ جو ابھی ہے بطن مادر میں!
بشارت تھی کہ اس کو نور چمکے گا تیرے گھر میں
اسی کے واسطے سے ہم دعا کرتے ہیں اے مالک
سوا تیرے کسی سے ہم نہیں ڈرتے ہیں اے ملک
بچا لے یورش دشمن سے اپنے گھر کی حرمت کو
بچا لے آل اسمٰعیل کے سامان عزت کو!

صبح کا وقت ہے افق مشرق سے پیدۂ سحر نمودار ہو رہا ہے۔ دعا سے فراغت کے بعد حضرت عبدالمطلب جملہ احباب و اعزہ کی معیت میں کوہ ثبیر پر چڑھ کر کیا دیکھتے ہیں کہ ابرہہ کے لشکر میں ہلچل مچی ہوئی ہے گویا اب وہ کعبہ پر حملہ کی تیاری میں ہے دیکھتے دیکھتے ابرہہ پہلے اپنے سفید ہاتھی پر آگے آگے عجب شاہانہ ٹھاٹھ کے ساتھ اور پیچھے پیچھے اس کے لشکر نے کعبہ کا رخ کیا۔ جونہی حریم کعبہ میں آ کر ابرہہ نے اپنے ہاتھی کو بڑھایا کہ بس ایک ہی ٹکر سے کعبہ کو مسمار کر دے ادھر عبدالمطلب مقابلہ کے لیے باغیظ و غضب اٹھے اور ادھر رب کعبہ کی قدرت کاملہ کی شان بے نیازی کو ملاحظہ کیجئے کہ ہاتھی بجائے آگے بڑھنے کے پیچھے ہٹا اور آگے بڑھ کر ٹکر مارنے کی بجائے ۔

پئے تعظیم کعبہ عاجزی سے جھک گیا ہاتھی

ابرہہ ایسے پر ہاتھی کی اس حرکت پر سخت برہم ہوا۔ جونہی پیچھے مڑ کر اپنے لشکریوں کو بڑھنے کے لیے کہنے لگا تو دیکھتا ہے کہ تمام لشکر بھی قطار اندر قطار رکے

marfat.com
Marfat.com

گیا ہے اور ہاتھیوں کا یہ حال ہے کہ سب کے سب عظمت کعبہ کے سامنے سجدہ ریز ہیں۔ مہاوت ہاتھیوں کو مارتے ہیں۔ اٹھانیکی کوشش کرتے ہیں مگر ان کی ہر طرح جرأت ناکام ثابت ہوئی اس عجیب واقعہ کے منظر کی عکاسی حفیظ جالندھری نے اپنے شعر میں یوں کی ہے کہ

پڑے ہیں اس طرح ہاتھی کہ جنبش ہی نہیں کرتے
کیوں؟ کس وجہ سے؟ اس لیے کہ
خدا کا ڈر ہے دل میں آج شیطان سے نہیں ڈرتے

آخر ابرہہ نے جب اپنے جنگی ہاتھیوں کو بھی سرنگوں دیکھا تو غضب آلود ہو کر اپنے لشکریوں کو تیغ تبر تیر وسناں لے کر آگے بڑھنے کے لیے کہا اور ادھر قادر مطلق کی شان بے نیازی کا منظر دیکھئے کہ دعائے عبدالمطلب کی اجابت بحکم رب جلیل ہزاروں ابابیل تین تین کنکریاں "دانہ مسور کے برابر" چونچ میں ایک ایک دونوں پنجوں میں لے کر غول کی صورت میں جدہ کی طرف سے نمودار ہوئیں اور بجلی کی سی تیزی کے ساتھ ابرہہ کے لشکر پر چھا کر سنگریزوں کی بارش شروع کر دی۔

اس آفتِ ناگہانی کو دیکھ کر ابرہہ کا لشکر بدحواس ہو کر بھاگنے لگا۔ ہر شخص کا نام اس کنکر پر لکھا تھا جس سے وہ مارا گیا ایک ایک کنکر ہر سوار کے سر سے نکل کر اور جانور کی پشت میں گھس کر پیٹ سے نکل جاتا تھا ایک پل میں ہی کَعَصْفٍ مَّاْکُوْل بن گیا یعنی تباہ و برباد ہو گیا اور حضور پرنور شافع یوم النشور سید کائنات فخر موجودات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیات والتسلیمات کے قدوم میمنت لزوم کے فیوض و برکات سے کعبہ معظمہ شر اشرار اور یورش کفار سے محفوظ رہا۔

سورۂ فیل میں اسی واقع کی طرف اشارہ ہے۔ اس واقعہ سے عرب والوں کے دل میں کعبہ کی عقیدت پہلے سے دو چند ہو گئی اور اس سال کا نام عام الفیل رکھا گیا۔ اس کے ساتھ ہی ظہور قدوسی کی نسبت سے اس سال کو سنۃ الفتح

marfat.com
Marfat.com

لابتھاج کے نم سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔

سورۂ فیل (پ 30) کی پہلی آیت سے ثابت ہو رہا ہے کہ حضور ﷺ اپنی ولادت سے قبل ہی نور نبوت سے اس واقعہ کو مشاہدہ فرما رہے تھے

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِيْلِ

اے محبوب (ﷺ) کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے رب نے ان ہاتھی والوں کا کیا حال کیا۔ "یعنی تم نے دیکھا" اس سے یہ ہی ثابت ہوا کہ جس طرح قبلِ ولادت حضور ﷺ معائنہ فرما رہے تھے اسی طرح بعدِ وصال بھی مشاہدہ جاری ہے۔

(علامہ قمر یزدانی مدظلہ)

marfat.com
Marfat.com

درسِ انسانیت

پیرزادہ سید محمد عثمان نوری

نوری کتب خانہ نزد جامع مسجد نوری بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور

marfat.com
Marfat.com

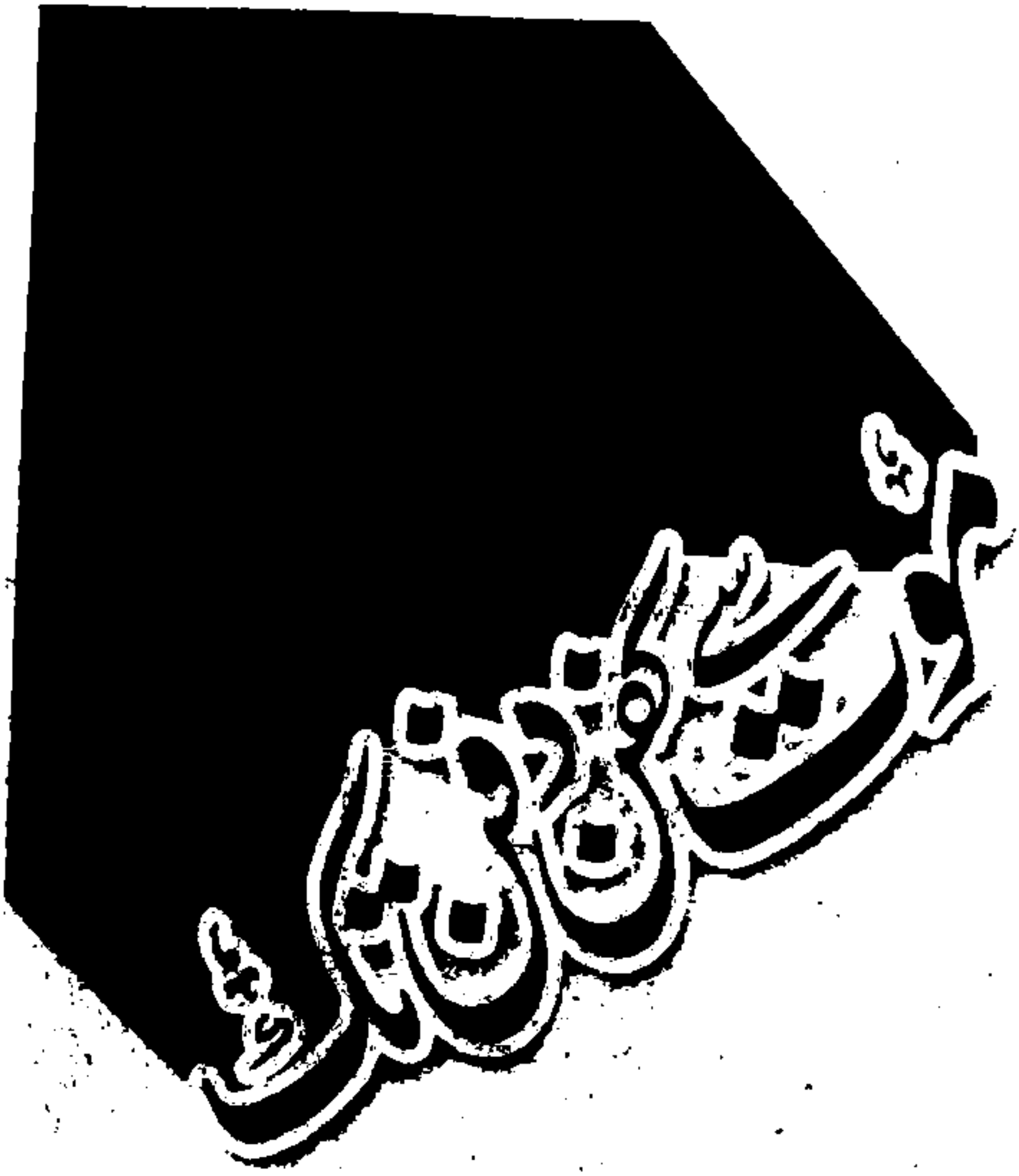

پیرزادہ سید محمد عثمان نوری

نوری کتب خانہ نزد جامع مسجد نوری
marfat.com
Marfat.com

شائقین عملیات و تعویزات کیلئے نادر تحفے

مشہور
ومعروف
آزمودہ

انگوٹھی چاندی

۲۴
نقوش والی

چاندی کے پترے پر بنوائی شدہ

تعویزات

جملہ
روحانی وجسمانی
امراض کے لیے
تیر بہدف

نزد جامع مسجد نوری بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور

Voice:042-6366385

نوری کتب خانہ